

اہل حدیث
پر خوفناک بہتانوں کے دندان شکن جوابات

قصیدہ اہل حدیث

تالیف:

قدوة السالکین عمدة المحدثین حجة الاسلام

امام ابن قیم الجوزیة دمشقی



ترجمہ و تفہیم مطالب

عبد الجبار سلفی، فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

فاضل جامعہ محمدیہ گوہر انوار - ایم اے پنجاب یونیورسٹی لاہور

www.KitaboSunnat.com

ناشر:

بیت اللہ اکیڈمی

17 - اردو بازار - لاہور

۲۶
۱-۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ
محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث
پر خوفناک بہتانوں کے دندان شکن جوابات

قصیر الزمیر

تالیف:

قدوة السالکین عمدة المحدثین حجة الاسلام

امام ابن قیم الجوزیة دمشقی



ترجمہ و تفسیر مطالب

عبد الجبار سلفی، فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

فاضل جامعہ محمدیہ گوٹہ لائلوالہ۔ ایم اے پنجاب یونیورسٹی لاہور

www.KitaboSunnat.com

ناشر:

فیصل اللہ اکیڈمی

17 - اردو بازار - لاہور

۲۸/۱۱/۲۰۱۷

انتخاب از قصیدہ نونیه	نام کتاب
امام ابن قیم الجوزیہ (مترجم عبدالجبار سلفی)	مؤلف
محمد اشرف	ناشر
فیض اللہ اکیڈمی اردو بازار، لاہور	مکتبہ
نیراسد پرنٹرز	مطبع
اول	بار
33/-	قیمت
500	تعداد

☆☆☆ ملنے کے پتے ☆☆☆

- ☆ میان انٹرنیشنل - اردو بازار، لاہور
- ☆ محمدی پرنٹنگ ایجنسی اینڈ کیسٹ ہاؤس، ۱۸ اردو بازار لاہور
- ☆ فاروقی کتب خانہ الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ☆ سجانی اکیڈمی، حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ☆ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ☆ فاران اکیڈمی، قذافی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ اصلاح انسانیت، قلعہ دیدار سنگھ، گوجرانوالہ

☆ مکتبہ الامریٹ، امین پور بازار، لاہور

☆ مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ، گوٹہ، لاہور

☆ مکتبہ کتاب گھر، اردو بازار کراچی

☆ مکتبہ الامریٹ، امین پور بازار، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طاہتہ منصورہ یعنی اہل حدیث مسلمانوں کو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت توحید اور آپ کی محبوب سنتوں کا وارث ہونے کی بنا پر، منطقی طور پر انہی الزامات اور بہتانات کا نشانہ بنا پڑا ہے جو مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ کی طرف سے آپ پر لگائے جاتے تھے مثلاً "یہ کہ

☆ جناب رسالت ماب" (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ کے گستاخ ہیں۔ کیونکہ آپ انہیں ابن اللہ نہیں مانتے اور نہ ہی انہیں حاجت روا، مشکل کشا سمجھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں **وَنَبِيٍّ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا**۔

☆ اہل حدیث صاحبان پر بھی یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ (عیاذ باللہ) گستاخ رسول ہیں کیونکہ یہ انہیں نونہ من نونہ اللہ نہیں مانتے اور نہ ہی حواج اور مشکلات کے وقت انہیں پکارنا جائز سمجھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں

وَإِن يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِصُرَّةٍ فَمَا كَا شَفِ لَدَا لَا هُوَا

☆ یہود و نصاریٰ کو جناب رسالت ماب اور صحابہ پر یہ اعتراض تھا کہ وہ نہ تو یہودی ہیں نہ عیسائی۔ اس لیے وہ کہتے تھے کہ **كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارًا تَهْتَبُوا**

☆ اس طرح اہل حدیث صاحبان پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ نہ تو حنفی ہیں نہ شافعی نہ سروردی نہ قادری اور انہیں کہا جاتا ہے حنفی بنویا شافعی اور یہ کہ قادری سلسلے کی بیعت کرو یا نقشبندی کی۔ اہل حدیث کہتے ہیں۔ نہ حنفی بنو نہ شافعی بلکہ سچے اور کھرے مسلمان بنو اور سلسلہ محمدی (قرآن و حدیث) پر گامزن رہو۔

☆ مشرکین مکہ کو جناب رسالت ماب پر اعتراض تھا کہ یہ لات و منات اور ہبل، وڈ، یغوث، یعوق، نسر جیسے ویوں حضرت ابراہیم و اسماعیل اور حضرت عیسیٰ جیسے پیغمبروں کا مکر ہے کیونکہ یہ ان کے آستانوں پر جبین نیاز جھکانے اور

وہاں پر نذر نیاز کو شرک کہتا ہے اس لیے وہ آپ کو مجنون، شاعر، ساحر، صابی وغیرہ القاب سے پکارتے تھے۔

☆ اس طرح مشرک مسلمانوں کو اہل حدیث صاحبان پر اعتراض ہے کہ یہ بزرگوں اور پیغمبروں کے منکر ہیں کیونکہ یہ ان کے آستانوں پر جبین نیاز جھکانے اور ان کے نام پر نذر و نیاز دینے کو شرک قرار دیتے ہیں اس لیے وہ انہیں گستاخ، وہابی، نجدی وغیرہ القاب سے پکارتے ہیں۔

☆ اس طرح یہود و نصاریٰ زبانی کلامی تو تورات و انجیل اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرتے تھے لیکن عملاً "احبار و رہبان کی باتوں کو اتھارنی سمجھتے تھے اس طرح مقلدین زبانی کلامی تو قرآن اور مبعوث بالقرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن عملاً "اپنے شیوخ و ائمہ کی باتوں کو پتھر پر لکیر سمجھتے ہیں اور حدیث رسول کو رد کرتے ہیں اور قرآن کی تاویل کر کے اپنے شیوخ پر ثابت کرتے ہیں اور اہل حدیثوں کو برا کہتے ہیں حجبتہ الا سلام قد وہ المحققین امام ابن قیم الجوزی نے اپنے اس قصیدے میں جو پانچ ہزار آٹھ صد (۵۸۴۸) اشعار پر مشتمل ہے، ان بہتان بازوں اور مکاروں کی فریب کاریوں کا ایسا پردہ چاک کیا ہے کہ اس وقت سے آج تک اس کا جواب نہ بن سکا اور نہ بن سکے گا۔ انشاء اللہ۔ سچائی ویسے بھی موثر اور زور دار ہوتی ہے لیکن اسے شعر میں بیان کیا جائے تو اس کا اثر اور رنگ اور ہی ہوتا ہے لیکن نظم و نثر میں یکساں قدرت رکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں یہ خاص ملکہ چند برگزیدہ ہستیوں کو نصیب ہوا ہے جن میں امام ابن قیم سرفہرست ہیں۔

امام ابن قیم کو محدث و مفسر، اصولی و متکلم، ادیب اور مفکر، عابد اور زاہد کی حد تک تو دنیا جان چکی تھی لیکن ان کے شعری ملکہ کی حیثیت کا اندازہ ان کے اس قصیدے سے ہوا جسے پڑھ کر مخالف و موافق علماء و ادباء دنگ رہ گئے۔ ہمارے اسلاف کرام اس قصیدے کو زبانی یاد کیا کرتے تھے اور اس کے

ایمان افروز اشعار سے ایمان کی محفلیں گرمایا کرتے تھے بلکہ میرے استاذ محترم حضرت العلام محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ ان اشعار کو مترنم آواز سے تہائیوں میں مزے سے گنگایا کرتے تھے ان اشعار میں جو لطافت و حلاوت کبھی تھی ویسی آج بھی ہے۔ یہ اشعار جرات و استقلال کا سبق بھی ہیں اور ایمان کی تازگی کا باعث بھی لیکن

شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے
بست سٹاپیں بچوں کو جسے رے میں خاکبازی کا

ہمارے مدارس کے مہتمم صاحبان کا فرض تھا کہ وہ اس لائق مصنف کی کتابوں کو نصاب میں شامل کرتے اور نہ سہی لیکن اتنا تو کرتے کہ ہر فن میں اپنے اسلاف کرام امام ابن تیمیہ، ابن قیم، نواب صدیق حسن کی ایک ایک کتاب ضرور رکھتے کم از کم اس قعیدے کی ان فصول کو تو ضرور شامل نصاب کرنا چاہیے جو اس دور کے مسائل سے تعلق رکھتی ہیں۔

بزرگوار مہتمم صاحبان سے دردمندانہ گزارش ہے کہ خدا را وقت کو نصیحت سمجھیں اور کافیر، شافیہ، میسزی، صدرا، ملا جلال، شرح تہذیب وغیرہ کو دریا برد کر کے امام ابن تیمیہ، ابن قیم، شاہ ولی اللہ نواب صدیق حسن خان امام شوکانی کی مصنفات کو جگہ دیں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے گا اور نوجوان نسل آپ کو لسان صدق سے یاد کرے گی راقم الحروف نے اپنے اہل ایمان بھائیوں کے ایمانوں کو تازگی دینے کی خاطر اس عظیم الشان قعیدے کے منتجات کا اردو ترجمہ پیش کیا ہے اور اشعار کے مطالب کی توضیح کی ہے رب العزیز کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ انہیں شرف قبولیت بخشے۔

وَاللّٰهُ سَأَلَ أَنْ يَجْعَلَ عَلَيَّ هَذَا خَالِصًا لِرِضَا، وَلَا يَجْعَلَ لِأَحَدٍ مِّنْهَا شَاءً

19-7-93 ناچیز عبدالجبار سلفی

آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ رب العزت ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے جس کے پالنہار ہونے پر تمام مخلوق گواہ ہے جس کی غلامی کا ساری مصنوعات اقرار کر رہی ہیں اور اپنے اندر پائی جانے والی عجیب و غریب کاریگری کے ذریعے گواہی دے رہی ہیں کہ اس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے اور اپنی مخلوق کی تعداد برابر - اپنی خوشنودی کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن برابر اور بابرکت صفات کے برابر حمد کا مستحق ہے -

وہ ایسا بابرکت اور بے نیاز اور یکتا رب ہے جسکی ربوبیت میں کوئی شریک نہیں اور اس کی صفوں اور کاموں میں کوئی شبیہ نہیں -

اللہ تعالیٰ کائنات کی ان تمام چیزوں سے بڑا ہے جو اس کے علم میں ہیں اور جو اس کے قلم نے لکھی ہیں اور جن پر اس کا حکم نافذ ہے -

ہم اس بے بس اور عاجز بندے کی طرح لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں - نہ زندگی کا مالک ہے - نہ موت کا اور نہ جی اٹھنے کا بلکہ اول تا آخر رب العزت کا محتاج ہے -

ہم اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد نہ باپ نہ کوئی ہمسروہ یقیناً ایسا ہی ہے جس طرح اس نے اپنے متعلق بیان کیا اور بڑھ کر ہے اس سے جو مخلوق اس کے متعلق بیان کر سکتی ہے -

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیارے بندے

اور رسولؐ ہیں اور وحی الہی کے امین ہیں اور اس کی طرف سے مخلوق کی جانب سفیر ہیں۔ اور مخلوق پر حجت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت سے قبل ہدایت اور دین حق دیکر مبعوث فرمایا اور انہیں بشیر و نذیر اور سراج منیر اور داعی الی اللہ بنایا اور انہیں اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب انبیاء و رسل کو گئے ایک عرصہ بیت چکا تھا اور صراط مستقیم کے نشانات مٹ چکے تھے اور کتابوں کی نصیحتیں طاق نسیان ہو چکی تھیں۔

کفر کی آگ بھڑک رہی تھی اور اس کی چنگاریاں کائنات کے گوشوں تک اڑ رہی تھیں اور اہل زمین اس لائق تھے کہ ان پر غضب الہی ٹوٹ پڑے ان حالات میں رب کائنات نے اہل زمین کو دیکھا تو چند اہل کتاب کو چھوڑ کر باقی تمام عرب و عجم پر ناراض ہوا

کیونکہ ہر قوم نے اپنی گمراہ کن آراء کو سند بنا رکھا تھا اور اپنی باطل تحریروں سے وحی الہی کا مقابلہ کر رکھا تھا کفر کی اندھیری رات طویل ہو چکی تھی اور ضلالت کا سیاہ غبار چھا چکا تھا۔ حق کے راستے معدوم ہو چکے تھے اور اس کی علامتیں اکھڑ چکی تھیں ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ایمان کی صبح کو روشن کیا جو نہی یہ آفتاب رسالت طلوع ہوا کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے نور سے چمکنے لگا۔ ضلالت کی تاریکی ختم ہو گئی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعے گمراہی سے ہدایت بخشی اور جمالت سے نکال کر شریعت کا نور بخشا اور اندھا پن دور کر کے نور بصیرت عطا کیا اور اہل حق کو قلت سے کثرت میں اور انگی ذلت کو عزت میں تبدیل کیا اور آپؐ کے ذریعے بند آنکھوں اور ڈھکے ہوئے کانوں اور

اور مستور دلوں کو کھول دیا اور ڈنگے کی چوٹ پر آپؐ نے پیغام الہی پہنچایا۔ رسالت کی امانت ادا کی اور امت کی خیر خواہی کی اور ضلالت کے بادلوں کو بکھیر دیا اور جماد فی سبیل اللہ کا حق ادا کر دیا اور ایسی بندگی کی کہ اللہ کی طرف سے یقین آگیا۔

اللہ رب العزۃ نے آپؐ کا سینہ کھول دیا اور ذکر بلند کر دیا اور بوجھ اتار دیا آپؐ کے مخالفین پر ذلت مسلط کر دی اور قرآن حکیم نے آپؐ کی زندگی کی قسم کھائی اور ان کا نام اپنے نام سے جوڑ دیا جب بھی کسی جگہ کسی وقت اللہ کے بابرکت نام کا ذکر ہوتا ہے ساتھ ہی اس کے پیارے پیغمبرؐ کا نام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تک کسی خطیب کا خطبہ کسی نمازی کی نماز اور کسی موزن کی اذان مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ یقین سے گواہی نہ دے لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا بندہ اور اسکا پیارا رسول ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ وَجَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا عَرَّفْنَا بِاللّٰهِ وَهَدَانَا
إِلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلِيمًا كَثِيرًا

گستاخی رسولؐ کے ظالمانہ بہتان کے جواب میں

- ۱ قَالُوا تَنْقُصُمُ رَسُولَ اللَّهِ ۖ وَأَ عَجَبًا لِهَذَا الْبَغِيِّ وَالْبُهْتَانِ
 ۲ عَزْلُوهُ أَنْ يَحْتَجَّ قَطُّ بِقَوْلِهِ ۖ فِي الْعِلْمِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الشَّانِ
 ۳ عَزْلُوا كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ رَسُولِهِ ۖ عَنِ ذَاكَ عَزْلًا " لَيْسَ ذَا كِتْمَانٍ
 ۴ جَعَلُوا حَقِيقَتَهُ وَظَاهِرَهُ هُوَ ۖ الْكُفْرَ الصَّرِيحُ الْبَيِّنُ الْبُطْلَانِ

ترجمہ

- ۱ کہتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ کی شان میں گستاخی کی۔
 ۲ ان کا اپنا حال یہ ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کی صفت کمال یعنی علم کے بارے
 آپ کے ارشادات کو بالکل نظر انداز کر دیا اور کبھی حجت نہیں سمجھا۔
 ۳ انہوں نے صفات الہی کے اثبات میں کتاب اللہ اور حدیث رسولؐ کو جس طرح
 نظر انداز کر دیا ہے وہ کوئی ذمہ چھپی بات نہیں۔
 ۴ انہوں نے قرآن کے حقیقی مطالب اور روز روشن کی طرح صاف شفاف مفہوم کو
 صریح کفر قرار دیا

توضیح مطالب

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کا جتنا حصہ اہل
 حدیث مسلمانوں کو نصیب ہوا ہے اتنا دوسروں کو نصیب نہیں ہوا اس کی دلیل یہ
 ہے مقلدین اہل مبتدعین عشق رسولؐ کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اسلام کے اصول و
 فروع یعنی عقائد و احکام کی تشریح اور توضیح کے معاملے میں حضرت رسول مقبول صلی
 اللہ علیہ وسلم کو وہ حق نہیں دیتے جو اپنے شیوخ اور اماموں کو دیتے ہیں۔ بطور تجربہ
 کے ائمہ کے مقلدین یا شیوخ (پیروں) کے مریدین کو عقائد و احکام کے متعلق ایسی

حدیث دیکھائیں جو ان کے محبوبین اماموں یا شیوخ کے نظریات کے خلاف ہو یہ اسے رد کرنے میں بڑی پھرتی دکھائیں گے اگرچہ اس حدیث رسولؐ کو ثقہ راویوں نے بیان کیا ہو اور صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؓ اہل بیت اطہارؓ اس پر ساری زندگی عمل کرتے رہے ہوں۔ جبکہ اہل حدیث مسلمانوں کے عقیدے میں جو کوئی شخص سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہؐ کے فرمان کے ہوتے ہوئے، صحابہ تابعین، ولیوں، اماموں کی حتیٰ کہ گذشتہ نبیوں کی بات مانے گا وہ گمراہ ٹھہرے گا۔ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ هَدَا لَكُمْ مُوسَىٰ فَاَتَّبَعُوهُ وَتَرَ كُفُومِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ (کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر تمہارے پاس موسیٰ آجائیں تو ان کی پیروی کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھے راستے سے گمراہ ہو جاؤ گے)

اس واضح اور بین حقیقت کے باوجود مقلدین اور معطلین الٹا ہمیں گستاخ رسول قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص (گستاخی) کرتے ہو ہمیں ان کے اس ظالمانہ بتان اور زیادتی پر نہایت تعجب اور حیرانگی ہے۔ حالانکہ بتان تراشنے والوں کا اپنا وطیرہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عظیم و خبیر ہونے کی صفات کمالیہ کے بارے میں اس کے برگزیدہ اور مقدس رسولؐ کے ارشادات کو قابل حجت نہیں سمجھا بلکہ انہوں نے رب العزت کے اوصاف کے بیان میں قرآن کریم اور احادیث رسولؐ کو بڑی ڈھٹائی سے رد کر دیا اور صفات الہیہ کی حقیقت اور بین مطالب کو صریح کفر قرار دیا اور کہا کہ اللہ عرش عظیم پر فائز نہیں ہے بلکہ لامکان ہے اور نہ ہی وہ سمع و بصر ہے اس کا ہاتھ بھی نہیں نہ کان ہیں نہ آنکھیں ایسے احمقوں کو سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے فتح الربانی میں ڈانٹتے ہوئے فرمایا ہے کہ صفات الہی کا انکار کرنے والو تمہیں صفات الہی کی تاویل کرتے ہوئے شرم و حیا نہیں آتی اللہ نے جن اوصاف سے اپنی شان بیان کی ہے تم ان کی تاویل کرتے ہو۔ تمہارے لیے یہ کافی نہ تھا جس طرح حضرت محمد رسولؐ صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؓ صفات الہی پر بغیر کسی تاویل کے ایمان رکھتے تھے تم بھی ان پر ویسے ہی ایمان رکھتے قرآن میں ہے اَلْوَحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ السَّوِيّ۔ استوی معلوٰ ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

- ۵ قَالُوا وَظَاهِرُهُ هُوَ التَّشْبِيهُ وَالتَّجْسِيمُ ۝ وَالتَّمَثِيلُ حَاشَا ظَاهِرَ الْقُرْآنِ
 ۶ مَنِ قَالَ لِي الرَّحْمَنُ مَا دَلَّتْ ۝ عَلَيْهِ حَقِيقَتُهُ الْأَخْبَارُ وَالْفُرْقَانُ
 ۷ فَهُوَ الْمَشْبِيُّ وَالْمَثْبِيلُ وَالْمَجْسِيمُ ۝ غَايِدُ الْأَوْثَانِ لَا الرَّحْمَنُ
 ۸ تَالَلِيهِ لَقَدْ مَسَّخَتْ عُقُولُكُمْ فَلَيْسَ ۝ وَرَاءَ هَذَا قَطْبٌ مِنْ نَقْصَانِ
- ترجمہ

- ۵ کہتے ہیں کہ قرآن کا ظاہر تو تشبیہ اور تجسیم اور تمثیل ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے
 ۶ (ان کے نزدیک) جو کوئی اللہ کے متعلق وہ کچھ بیان کرے جس پر قرآن اور حدیث
 کے حقائق دلالت کرتے ہیں
 ۷ وہ تشبیہ دینے والا، تمثیل دینے والا اور جسم ثابت کرنے والا ہے جو رحمن کا نہیں
 بلکہ بتوں کا پرستار ہے
 ۸ (ہستان لگانے والو) اللہ کی قسم تمہاری عقلیں مسخ ہو چکی ہیں اس سے بڑھ کر تمہارا
 اور نقصان کیا ہو سکتا ہے

www.KitaboSunnat.com

توضیح مطالب

ہستان تراشنے والوں کا کہنا یہ ہے کہ قرآن کے ظاہری اور حقیقی مطالب پر ایمان لانا تو اللہ کے لیے جسم ثابت کرنے اور اسے مخلوق سے تشبیہ دینے اور اس کی مثال دینے کے مترادف ہے جبکہ قرآن میں ہے وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ کہ اس کی مثل کوئی شئی نہیں حالانکہ یہ ان کی کم فہمی ہے اصل یہ ہے جس طرح اللہ کی ذات بے مثال ہے اسی طرح اس کی صفات بھی بے مثل ہیں۔ لیکن ان کج فہموں کے نزدیک جو مسلمان اللہ کی صفات پر ایسے ایمان رکھے جیسے وہ قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں اور جس طرح انبیاء و رسل اور صحابہ کرام ان پر بغیر تاویل کے ایمان رکھتے تھے وہ مجسم، ممثل اور مشبہ ہے اور رحمان کی بجائے بتوں کا پرستار ہے امام عالی مقام انہیں کہتے ہیں کہ اے کم بختو! تمہاری عقلیں الٹی ہو گئی ہیں۔ تاؤ اس سے بڑھ کر تمہارا اور نقصان کیا ہو سکتا ہے۔

- ۹ فَرَسْتُمْ حِزْبَ الرَّسُولِ وَجَنبَهُ ○ بِمَصَابِكُمْ يَا لِرِقَّةِ الْبِهْتَانِ
 ۱۰ وَجَعَلْتُمْ التَّنْقِصَ عَيْنٍ وَلَا إِلَهَ ○ إِذْ لَمْ يُوَافِقْ رَأْيِي فَلَانَ
 ۱۱ أَنْتُمْ تَنْقَصْتُمْ إِلَهَ الْعَرْشِ ○ وَالْقُرْآنِ وَالْمَبْعُوثِ بِالْقُرْآنِ
 ۱۲ نَزَهْتُمُوهُ عَنِ صِفَاتِ كَمَالِهِ ○ وَعَنِ الْكَلَامِ وَفَوْقَ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمہ

- ۹ اے بہتان تراش گروہ تم نے سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ کی جماعت اور ان کے لشکر پر اپنی بیماری تھوپنے کی ناکام کوشش کی۔
 ۱۰ اور تم نے عین موافقت کو گستاخی قرار دیا کیونکہ ان کی موافقت کسی امام یا شیخ کی رائے کے خلاف ہے
 ۱۱ تم (النا ہمیں گستاخ کہتے ہو جبکہ تم) رب العرش اور قرآن اور مبعوث بالقرآن یعنی حضرت رسول کریم کی گستاخی کے مرتکب ہوئے ہو۔
 ۱۲ تم نے اللہ تعالیٰ کو صفات کمالیہ یعنی کلام کرنے اور عرش عظیم پر فائز ہونے سے منزہ قرار دیا

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے بہتان تراشنے والے کبھیو! تم اللہ کے رسول کی جماعت اور ان کے لشکر پر مجنونانہ پن سے بہتانوں کے گولے پھینکتے ہو اور مقبول بارگاہ الہی کی عین موافقت کو گستاخی قرار دیتے ہو حالانکہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ تمہاری بہتان بازی کی اصل وجہ جو تم لوگوں کے سامنے بیان نہیں کر سکتے یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کرنا تمہارے امام یا پیر کے قول کے خلاف ہے۔
 کوئی مسلمان خواہ کتنا بڑا تابع الرسول ہو جب تک تمہارے امام یا شیخ کے مقابلے میں رسول اللہ کی مانے گا وہ تمہارے نزدیک گستاخ ہی ٹھہرے گا۔ ورنہ بڑے گستاخ تم خود ہو جو اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی ثابت شدہ احادیث کو

تحریف اور غلط تاویل سے رد کر دیتے ہو گویا تمہارے بڑے اور تم، اللہ اور اس کے پیارے رسولؐ سے زیادہ عقل مند ہو اور امت کے درد مند ہو۔ تم اللہ کی صفات کمال یعنی کلام اور عرش پر فائز ہونے جیسی دیگر صفات کے منکر ہو کیونکہ یہ صفات تمہارے صوفیاء اور حکماء کو تسلیم نہیں ہیں۔

- ۱۳ وَجَعَلْتُمْ ذَا كَلَّةٍ التَّشْبِيهَ ○ وَالْتَمِثِلَ وَالتَّجْسِيمَ ذَا الْبَطْلَانِ
 ۱۴ وَكَلَامًا مُكْمَلًا لِمَا فِي الشَّفَاءِ وَعَمَّا يَتَّبَعُهُ ○ الصَّحِيقُ بِأَعْبَابٍ لِيَذَّ اِخْرَاجًا
 ۱۵ وَجَعَلُوا عُقُولَهُمْ أَحَقَّ بِأَخِيذِ مَا ○ لِيَهَا مِنْ الْأَخْبَارِ وَالْقُرْآنِ
 ۱۶ وَكَلَامُهُ لَا يُسْتَفَادُ بِهِ الْيَقِينُ ○ لِأَجْلِ ذَا لَا يَقْبَلُ الْخَصْمَانِ

ترجمہ

- ۱۳ اور تم ان پر ایمان رکھنے کو تشبیہ تمثیل اور تجسیم قرار دیتے ہو جو باطل نظریہ ہے۔
 ۱۴ ہمیں تمہاری اس رسوا کن سوچ پر تعجب ہے کہ تم اپنی کلام کو شفاء اور تحقیق کو
 حرف آخر سمجھتے ہو۔
 ۱۵ (ان بہتان سازوں نے) قرآن اور احادیث رسول کو ثانوی حیثیت دے کر اپنی
 عقول کو عقیدہ بنانے کا معیار سمجھ لیا ہے۔
 ۱۶ اور اللہ کے رسول کی حدیث سے یقین حاصل نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے تازع کے
 وقت فریق اسے قبول نہیں کرتا۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ بہتان طرازو تم صفات کمال کے متعلق قرآن کی نصوص کو
 تشبیہ، تمثیل اور تجسیم قرار دیتے ہو اور ان پر ایمان رکھنے والوں کے مختلف القاب
 رکھتے ہو اور سچے ایمان داروں کو ابلہ اور یوقوف سمجھتے ہو ہمیں تمہاری اس جرات
 پر بڑی حیرت ہے کہ قرآن و حدیث کو عقیدہ کے بارے میں ثانوی حیثیت دتے ہو
 اور اپنی کلام کو شفاء اور تحقیق کو پتھر پر لکیر سمجھتے ہو۔

عقل پرست بھی عجیب مخلوق ہیں یہ اپنی عقول کو رب العزۃ اور اس کے دانا
 رسول کی کلام پر اولیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ احادیث رسول ظنی ہیں یہ یقین
 فراہم نہیں کرتیں حالانکہ ان کو ثقہ، حافظ، عادل، تام الضبط راویوں نے روایت کیا

وتا ہے چنانچہ مباحثے کے وقت کہہ دیتے ہیں چھوڑو جی احادیث کو یہ ظنی ہیں کتنے
سوس کی بات ہے جس پیغمبر پر قرآن اترا ہے اس کو تشریح و توضیح کا حق دینے کی
بائے یونانی حکماء اور صوفیاء کو دیتے ہیں۔

- ۱۷ تَحْكِمُهُ عِنْدَ اخْتِلَافِهِمَا بَلِ ○ الْمَعْقُولُ ثُمَّ الْمَنْطِقُ الْيُونَانِي
 ۱۸ أَيُّ التَّنْقِصِ بَعْدَ ذَا نَوْلًا ○ الْوِقَاحَتُهُ يَا أُولِي الْعُدْوَانِ
 ۱۹ يَا مَنْ كَذَّ عَقْلًا وَ نُوذَّ قَدَّ عَدَا ○ يَحْسِي بِهِيَ النَّاسُ كُلَّ زَمَانٍ
 ۲۰ لِكُنَّا قُلْنَا مَقَالَتَهُ صَارِخٍ ○ لِي كُلِّ وَقْتٍ يَنْكُمُ بِأَذَانٍ

ترجمہ

- ۱۷ ان بدبختوں کے ہاں جب احادیث رسول اور اقوال شیوخ کا ٹکرا ہو جائے تو فیصلہ عقل اور یونانی منطق پر ہو گا۔
 ۱۸ اے ظالموں ذرا سینہ زوری اور ہٹ دھرمی سے بچ کر بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر کوئی گستاخی ہے۔
 ۱۹ اے عقل و خرد اور نور ایمان کی روشنی میں ہر زمانے کے لوگوں میں چلنے والے انسان
 ۲۰ ہم ہر وقت بلند آواز سے پکارنے والے کی طرح تمہارے درمیان اعلان کرتے ہیں۔

توضیح مطالب

امام ہمام فرماتے ہیں کہ عقل پرست نیچریوں اور یونانیات زدہ مفکروں کے ہاں جب اقوال حکماء اور احادیث رسول میں اختلاف ہو تو عقل اور یونانی منطق کو منصف بنایا جائے گا۔ شریعت رسول پر اتنا ظلم ڈھانے کے بعد بھی عشق رسول کا دعویٰ کرنے والوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ اے ظالموں اگر تم میں ذرہ بھر شرم ہے تو بتاؤ اس سے بڑھ کر اور گستاخی کیا ہو سکتی ہے آگے عقل و خرد اور نور ہدایت سے لوگوں میں زندگی بسر کرنے والے انسان کے سامنے اپنا مدعا واضح الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ

ہم اپنا عقیدہ بائبل و حمل بیان کرتے ہیں تاکہ کسی کو غلط فہمی نہ ہو وہ یہ ہے کہ

ہمارا عقیدہ

- ۲۱ اَلرَّبُّ رَبُّ رَبِّ وَالرَّسُولُ لَعْبَهُ ○ حَقًّا وَّلَيْسَ لَنَا اِلٰهٌ تَاۤیۡنٌ
 ۲۲ لِذٰلِكَ لَمْ نَعْبُدْهُ بِمِثْلِ عِبَادَةِ ○ الرَّحْمٰنِ لِعَلَّ الْمُشْرِكِ النَّصْرَانِی
 ۲۳ كَلَّا وَّلَمْ نَغْلِبِ الْغُلُوَّ كَمَا نَهٰی ○ عَنْهُ الرَّسُوْلُ مَخَافَتَهُ الْكُفْرَانَ

ترجمہ

- ۲۱ رب ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا کوئی دوسرا اس کے اختیارات، صفات میں
 شریک نہیں ہو سکتا اور رسول اس کا عاجز بندہ ہے اور سچے رب کے علاوہ ہمارا کوئی
 الہ نہیں
 ۲۲ اسی لیے ہم اپنے پیغمبر کو اللہ کی طرح نہیں پوجتے جس طرح عیسائی مشرک اپنے
 پیغمبر کو خدا کی طرح پوجتے ہیں۔
 ۲۳ پوجتا تو کجا ہم اپنے پیغمبر کی شان میں غلو بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمیں ہمارے رسول
 نے اس سے روک دیا کہ مبادا ہم حد سے گزر کر کفر کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ سچا رب ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مخلوق خواہ کتنی ہی ذی رتبہ ہو
 اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے دم نہیں مار سکتی تمام مخلوق سے افضل اور
 اعلیٰ انسان حضرت محمد رسول اللہ بھی اس کے بندے ہیں اس سچے معبود کے علاوہ
 کوئی انسان، جن، فرشتہ، نبی، ولی، شہید ہمارا معبود نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس کے
 علاوہ کوئی ذات ہماری نذر نیازوں اور صداؤں کے لائق ہے۔ ہمارا اور عیسائیوں کا
 یہی فرق ہے کہ وہ رسول کو خدائی صفات و اختیارات کا حصہ دار سمجھ کر پوجتے ہیں
 اور ہم اپنے رسول کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں اس کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں دل و
 جان سے محبوب سمجھتے ہیں لیکن اس کی اللہ کی طرح عبادت نہیں کرتے بلکہ ہمیں تو
ہمارے رسول نے اپنی شان کے بیان کرنے میں حد سے بڑھنے سے روک دیا کہ کہیں
 ہم بھی عیسائیوں کی طرح غلو کر کے کافر نہ بن جائیں۔

- لِلَّهِ حَقٌّ لَا يُكُونُ لغيرِهِ ۝ وَلِعَبِيدِهِ حَقٌّ هُمَا حَقَّابَانِ ۲۵
 لَا تَجْعَلُوا الْحَقَّيْنِ حَقًّا وَاحِدًا ۝ مِنْ غَيْرِ تَمِيْزٍ وَلَا فُرْقَانٍ ۲۶
 فَالْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ ذُوْنِ رُسُوْلِهِ ۝ وَكَذَٰلِكَ الصَّلَاةُ وَذِيْهِ ذَا الْقُرْبَانِ ۲۷
 وَكَذَٰلِكَ السُّجُوْدُ وَنَذْرُنَا وَفِيْمَنْنَا ۝ وَكَذَٰلِكَ اِسْتَأْذِنُ الْعَبْدُ مِنْ عِيْضَانِ

ترجمہ

- ۲۳ اللہ کا حق اللہ کے ساتھ ہی خاص ہے وہ غیر کے لیے نہیں ہو سکتا اور بندے کا حق بھی ہے یہ دونوں حقوق اپنی اپنی جگہ پر ہیں۔
 ۲۵ تم بغیر کسی تمیز اور فرق کے دونوں کو ایک نہ سمجھو
 ۲۶ حج (جو کہ مالی اور بدنی عبادت ہے) اللہ کے لیے ہے جو اس کے رسول کے لئے نہیں اسی طرح نماز اور قربانی بھی
 ۲۷ اسی طرح قسم اٹھانا نذر و نیاز دینا اور سجدہ کرنا اللہ کا حق ہے اسی طرح بندے کا گناہ سے توبہ کرنا بھی

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ حقوق کی تین قسمیں ہیں۔ حقوق کی ایک قسم اللہ کے ساتھ خاص ہے اور دوسری بندے کے ساتھ خاص ہے اور تیسری مشترک ہے، لہذا بندے اور اللہ کے حقوق میں فرق سمجھنا چاہئے اور بغیر تمیز اور فرق کے ایک نہ بنانا چاہئے مثلاً ”حج اور نماز اور قربانی“ سجدہ اور نذر، گناہ سے توبہ اور قسم کھانا اللہ کے ساتھ خاص ہیں اللہ کے علاوہ کسی کے نام کی قسم کھانا یا کسی سے توبہ قبول کرنے کی درخواست کرنا یا اس کے نام کی نذر دینا حرام اور شرک ہے۔

- ۲۸ وَكَذَٰلِكَ التَّوَكُّلُ وَالْإِلَٰهَاتُ وَالنَّبِيُّ ۝ وَكَذَٰلِكَ الرِّجَاءُ وَخَشْيَةُ الرَّحْمَنِ
 ۲۹ وَكَذَٰلِكَ الْعِبَادَةُ وَاسْتِعَانَتُنَا بِهِ ۝ أَيَاكَ نَعْبُدُ ذَا إِن تَوْحِيدَانِ
 ۳۰ وَعَلَيْهِمَا قَامَ الْوَجُودُ بِأَسْرِهِ ۝ دُنَا وَأَحْوَى حَبْدِ الرُّكَّانِ
 ۳۱ وَكَذَٰلِكَ النَّسْبُ وَالنَّكْبُ ۝ وَالنَّهْلُ حَقُّ الْهِنَا الدِّبَانِ

ترجمہ

- ۲۸ اور اسی طرح بھروسا کرنا، رجوع کرنا، ڈرنا اور امید کرنا اور اللہ کا خوف کرنا
 ۲۹ اسی طرح عبادت اور استعانت اس سے خاص ہیں یہ توحید کے ستون ہیں اور ہم
 نماز میں اہا ک نعبد و اہا ک نستعین کہہ کر اس کا اقرار کرتے ہیں۔
 ۳۰ اور یہی دو ستون ہیں جن پر کل کائنات - یعنی دنیا اور آخرت قائم ہیں۔
 سبحان اللہ یہ دونوں ارکان کیسے خوب ہیں
 ۳۱ اور اسی طرح پاکیزگی بیان کرنا اور تکبیر اور تحلیل بیان کرنا ہمارے
 پروردگار کا حق ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ توکل، رجوع الی اللہ اور تقویٰ اس طرح امید و خشیت الہی اور
 عبادت و استعانت صرف اور صرف اللہ کا حق ہے اور اہا ک نعبد و اہا ک نستعین
 دونوں توحید کے ارکان ہیں اور انہی دو ستونوں پر دنیا و آخرت قائم ہے اور ان دو
 ارکان کی خوبی کے کیا کہنے؟

اسی طرح تسبیح اور تکبیر اور تحلیل یعنی اپنے نیک کو ذات خداوندی کی طرف منسوب کرنا
 یہ سب رب العالمین کے حقوق ہیں۔ لہذا جو کوئی انسان اللہ کے ساتھ ساتھ دو سروں کے نام
 کے دو روئے طائف کرے گا یا اللہ کے علاوہ دو سروں پر توکل کرے گا وہ مشرک ہو گا اور مشرک پر

جنت لازم ہے اگرچہ وہ کلمہ شمس فوت ہو۔

- ۳۲ لَكِنَّمَا التَّعَظِيمُ وَالتَّوْقِيرُ ○ حَقٌّ لِلرَّسُولِ بِمُقْتَضَى الْقُرْآنِ
 ۳۳ وَالْعُبَّ وَالْإِيمَانُ وَالْتَصْلِيْقُ لَا ○ يَخْتَصُّ بِلِ حَقَّانِ مُشْتَرِكَاَنِ
 ۳۴ هَذِي تَفَاصِيْلُ الْحُقُوْقِ ثَلَاثَةٌ ○ لَا تَجْهَلُوْهَا يَا وُلِي الْعُدُوَانِ
 ۳۵ حَقٌّ اِلَّا اللّٰهَ عِبَادَةٌ بِالْاَمْرَانِ ○ لَا يَهْوِي النَّفْسُ فَاَنَّكَ لِلشَّيْطَانِ
 ۳۶ مِنْ غَيْرِ اِشْرَاِكٍ بِهٖ شَيْئًا هُمَا ○ سَبَبَا النَّجَاةِ فَحَبِّدَا السَّبِيَانَ

ترجمہ

- ۳۲ لیکن قرآن کی نص کے مطابق عزت و توقیر رسول کریم کا حق ہے
 ۳۳ اور محبت، ایمان، تصدیق یہ حقوق دونوں میں سے ایک لے خاص نہیں بلکہ یہ اللہ
 اور اس کے رسول کے مشترک حقوق ہیں
 ۳۴ اسے زیادتی کرنے والے گروہ یہ تینوں حقوق کی تفصیل ہے اسے نہ بھولو
 ۳۵ معبود حقیقی کا حق اس کے حکم کے مطابق اسے پوجنا ہے اگر اپنی خواہش کے
 مطابق اسے پوجا تو یہ شیطان کی بیروی ہوگی
 ۳۶ اور معبود حقیقی کی پوجا کا اس کے حکم کے مطابق ہونا اور شرک سے پاک ہونا
 دونوں نجات کے سبب نہیں یہ کیسے خوب اسباب ہیں

www.KitaboSunnat.com توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں صراحت سے حکم ہے کہ عزت و احترام اللہ کے
 پیارے رسول کا حق ہے لہذا انسان کو اپنے رسول کا احترام کرنا چاہئے اور عبادت
 صرف اللہ کی کرنی چاہئے اور یہی وہ بات ہے جو رسول کریم نے سجدہ کی اجازت
 طلب کرنے والے صحابہ کو فرمائی کہ اعبدا واکرموا اناکم کہ عبادت
 اپنے رب کی کرو اور احترام اپنے بھائی کا کرو۔ سبحان اللہ ہمارے پیارے
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ہمیں رب العزت کے بعد اس کی ساری
 مخلوق بلکہ اپنی جان سے بھی پیارے ہیں وہ کمال شفقت سے اپنے آپ کو ہمارا

بھائی کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ ہمیں ماں، باپ، اولاد اور کائنات سے محبوب ہیں لہذا ان کی عزت و توقیر ایمان کا حصہ ہے البتہ محبت، ایمان، تصدیق یہ اللہ و رسول کے مشترک حقوق ہیں۔ لہذا معاندین اور بہتان باز گروپ کو اس تفصیل سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے اور اللہ کی عبادت بھی تب قابل قبول ہے جب شرک سے پاک ہو اور اللہ کے حکم کے مطابق ہو ورنہ دونوں چیزوں سے ایک کے نہ ہونے سے یہ شیطان کی عبادت ہو جائے گی۔

www.KitaboSunnat.com

- ۳۷ وَرَسُولُهُوَ لِمَطَاعٍ قَوْلُهُ لِمَقْبُولٍ ذِهُوَ صَاحِبٍ لِبُرْهَانٍ
- ۳۸ وَلَا مَرَاتِنًا لِحَتْمًا تَغْيِيرُ لَيْدٍ عِنْدَ عَقْلٍ وَ ذِي اِيْمَانٍ
- ۳۹ مَن قَالَقَوْلًا غَيْرَ مِمَّا عَلَيَّ قَوْلًا لَهَا لَسِرًا وَ اَلْمِزَانَ
- ۴۰ اِنَا وَ اَلْقَتَقَوْلًا لِرَسُولٍ وَ حَكِيمٍ فَعَمَلِي لِرُوسٍ تَشَالُ كَالنَّبِيْعَانِ
- ۴۱ اَوْ خَالَفَتْ هَذَا اَرَدَدْنَا هَا عَلَيَّ مَن قَالَهَا مِنْ كَانِ مِّنْ اِنْسَانٍ

ترجمہ

- ۳۷ اور اس کا رسول ہمارا مقتدا ہے اور اس کا فرمان واجب الطاعت ہے کیونکہ وہ برہان والا ہے
- ۳۸ اور آپ کا حکم پتھر پر لکیر ہے اہل ایمان اور عقلمندوں کے ہاں اس میں چون و چرا کی گنجائش نہیں
- ۳۹ آپ کے علاوہ جو کوئی بات کہے گے تو ہم اس کی باتوں کو کسوٹی اور میزان پر پرکھیں گے
- ۴۰ اگر اس کی بات قول رسول اور ان کے حکم کے مطابق ہوئی تو اسے تاج کی طرح سر پر سجائیں گے
- ۴۱ یا مخالف ہوئی تو ہم اس کے کہنے والے پر رد کر دیں گے خواہ کوئی کہنے والا انسان ہو

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا مقتدی اور پیشوا ہے ان کا ہر فرمان واجب التسلم ہے کیونکہ آپ کے متعلق قرآن حکیم میں بارہا صراحت کے ساتھ آیا ہے کہ لوگو میرے رسول کی اطاعت کرو وہ تمہارے لیے نمونہ ہیں ان کی پیروی اور اتباع سے تمہیں میرا قرب حاصل ہو گا اور اہل ایمان و اصحاب عمل کے نزدیک اس کے حکم میں چون و چرا کی گنجائش نہیں وہ پتھر پر لکیر کی طرح اہل ہے ہاں

آپ کے علاوہ ساری امت کے افراد کے اقوال کو (خواہ وہ صحابہؓ ہوں یا تابعینؒ) محدثین ہوں یا فقہاء، صلحاء ہوں یا صوفیاء) قرآن و سنت صحیحہ کی کسوٹی اور میزان پر پرکھیں گے اگر وہ فرمان رسولؐ کے موافق ہوا تو سر آنکھوں پر اگر مخالف ہوا تو اسے رد کر دیں گے خواہ اس کے کہنے والا کوئی بھی ہو خواہ وہ صحابی ہو یا تابعی، امام ہو یا صوفی

- ۳۲ اَوَا شَكَلْتُمْ عَلَيْنَا تَوَلَّفْنَا وَلَمْ نَجْزِمْهُمْ عَلَيْهِمْ وَلَا يُرْهَانِ
- ۳۳ هَذَا الَّذِي آدَعَى لِمَعْلَمِنَا ۝ وَيَسْتَدِينُ لِلدُّكَّانِ ۝ وَانْ
- ۳۴ لَهَا لِمَطَاعِ عَوَا مَرْمَا لِعَالِي ۝ عَلِي مِرَا لِمَوَا عَوَا ۝ وَامِرَا لِسُلْطَانِ
- ۳۵ وَهُوَ لِمَقْلَبِي مَحَبَّتِنَا عَلِي ۝ لَا هَلِينُ وَلَا لَزَوَانِ ۝ لَوْلَانِ
- ۳۶ وَعَلِي لِعَابِ لِحَبِيحِهِمْ حَتَّى عَلِي ۝ لِنَفْسِ لَتِي لَقَدْ ضَمَّتْهَا لَلْجَنَانِ

ترجمہ

- ۳۲ یا وہ قول ہماری سمجھ سے باہر ہوا تو ہم توقف کریں گے اور بغیر علم اور دلیل کے
- اس کی صحت پر مرثبت نہیں کریں گے
- ۳۳ ہمارے علم نے تو ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور ہم ہر لحظہ اسی مسلک کو اللہ
- کا دین سمجھ کر اپنائے ہوئے ہیں
- ۳۴ وہ مقتدی و راہنما ہیں اور ان کا حکم ساری مخلوق اور سلطانی احکام پر فوقیت رکھتا
- ہے
- ۳۵ اور محبت کے لحاظ سے وہ ہمیں ہمارے خویش و اقارب اور بیوی بچوں سے بھی
- پیارے ہیں۔
- ۳۶ بلکہ وہ تمام کائنات کے انسانوں سے پیارے ہیں حتیٰ کہ اس دل سے بھی جو
- ہمارے پلوؤں میں ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اگر ہم کسی امام یا فقیہ کے قول کو پرکھنے سے عاجز رہ گئے تو ہم بغیر علم و دلیل کے نہ تو اسے رد کریں گے نہ ہی اسے صحیح قرار دیں گے بلکہ ہم توقف کریں گے اور قرآن و سنت کے صریح احکام پر عمل کریں گے یہ ہے وہ مسلک اور نظریہ جسے ہم اللہ کا دین سمجھ کر اپنائے ہوئے ہیں اور ہمارے علم نے ہمیں یہاں تک لاکھڑا کیا ہے ہم اس سے نہ آگے بڑھیں گے نہ پیچھے ہٹیں گے کیونکہ ہمارے

پیارے رسول ہمارے راہبر و راہنما ہیں اور آپ کا حکم کائنات کے بادشاہوں اور تمام انسانوں پر بھاری ہے اور آپ ہمیں بیوی بچوں اور خویش و اقارب اور ماں باپ سے بھی پیارے ہیں بلکہ روئے زمین کے انسانوں حتیٰ کہ ہمیں ہماری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں اور اس وقت تک کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ پیارے رسول کو تمام انسانوں سے پیارا نہ سمجھے

- ۳۷ وَنَظِيرُهُ هَذَا قَوْلُ أَعْدَاءِ الْمَسِيحِ ○ مِنَ النَّصَارَى عَابِدِي الصَّلْبَانِ
- ۳۸ أَنَا تَنَقَّضْنَا الْمَسِيحَ بِقَوْلِنَا ○ عَبْدٌ وَذَلِكَ غَايَةُ النُّقْضَانِ
- ۳۹ لَوْ قُلْتُمْ وَلَدٌ لِلَّهِ خَالِقِي ○ وَفَتَمُّوهُ حَقًّا بِوَزَانِ
- ۵۰ وَكَذَلِكَ أَشْبَاهُ النَّصَارَى مُذْغَلَوْنَا ○ فِي دِينِهِمْ بِالْجَهْلِ وَالطُّغْيَانِ
- ۵۱ صَارُوا مَعَادِي نَبِيِّ الرَّسُولِ وَدِينِنَا ○ فِي صُورَةٍ إِلَّا حَبَابًا وَلَا خَوَانِ

ترجمہ

- ۳۷ ان کا ہمیں گستاخ قرار دینا، صلیب پرست دشمنان مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت میں ہے
- ۳۸ وہ ہم مسلمانوں کو گستاخی مسیح علیہ السلام کا الزام دیتے ہیں کیونکہ ہم عیسیٰ کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں اور یہ بات ان کے ہاں بہت بڑی گستاخی ہے
- ۳۹ اگر تم کہو کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں تو ان کے ہاں اہم حضرت عیسیٰ کے قدر دان قرار پاؤ گے (اور یہ صریح کفر ہے)
- ۵۰ اس طرح عیسائیوں کی سوچ رکھنے والے عالی مدعیان عشق رسولؐ نے مصطفیٰ اور دین مصطفیٰ میں افراط و تفریط کی
- ۵۱ تو وہ بھائیوں اور ساتھیوں کے لبادے میں رسول اللہ کے دشمن بن گئے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے سچے اور مخلص تابعداروں کو مدعیان عشق رسولؐ کا گستاخ قرار دینا عالی عیسائیوں کی تقلید ہے۔ جس طرح عیسائی مسلمانوں کو اس بناء پر حضرت عیسیٰ کا گستاخ سمجھتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کو ان کی طرح اللہ کا بیٹا نہیں سمجھتے بلکہ بندہ سمجھتے ہیں اس طرح مدعیان عشق رسولؐ بھی رسول اللہ کو اللہ کا بندہ اور برگزیدہ پیغمبر سمجھنے والوں کو گستاخ سمجھتے ہیں اگر ہم

مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا سمجھ لیں اور اس طرح ایمان کا بیڑا غرق کر کے کافر بن جائیں تو ان کے ہاں ہم عیسیٰؑ کے ماننے والے تصور ہوں گے اس طرح اگر ہم عالی مدعیان عشق کی طرح اپنے پیارے رسولؐ کو خدا جیسا یا خدا کے برابر سمجھ لیں اور انہیں حاجت روا مشکل کشا دیوتا قرار دیں اور اللہ کے ساتھ ساتھ ان کے نام کی نذر نیاز دیں اور اس طرح ایمان کا بیڑا غرق کر کے عیسائیوں کی طرح مشرک بن جائیں تو ان کے ہاں رسول اللہ کے ماننے والے تصور ہوں گے ورنہ نہیں تو جس طرح عیسائی درحقیقت دشمنان عیسیٰؑ ہیں اس طرح مدعیان عشق بھی عشق کے پردے میں مصطفیٰؐ اور دین مصطفیٰؐ کے دشمن ہیں

- ۵۲ لَانظُرْ اِلَى تَبْدِيْلِهِمْ تَوْحِيْدًا ۝ بِاللشْرِكِ وَالْاِيْمَانِ بِالْكَفْرَانِ
 ۵۳ وَاَنْظُرْ اِلَى تَجْرِيْدِهِ وَالتَّوْحِيْدِ مِنَ ۝ اَسْبَابِ كُلِّ الشَّرِكِ بِالرَّحْمٰنِ
 ۵۴ وَاَجْمَعِ مَقَالَتَهُمْ وَمَا لَكَ قَالَهُ ۝ وَاَسْتَدْعِ بِالنَّقَادِ وَالْوِزَانِ
 ۵۵ عَقْلٍ وَفِطْرَتِكَ السَّلِيْمَةِ ثُمَّ زِنْ ۝ هَذَا وَاَوْدَا لَا تَطْعُ فِي الْمِيْزَانِ
 ۵۶ فَهَنَّا كَ تَعْلَمُ اَيُّ حِزْبِنَا هُوَ ۝ اَصْحَابِ الْمَقْصُوْذِ وَالْعُلُوْانِ

ترجمہ

- ۵۲ دیکھ لو انہوں نے کس طرح توحید کو شرک سے اور ایمان کو کفر سے بدل دیا
 ۵۳ اور دیکھ لو کہ حضرت محمد رسول اللہ نے کس طرح توحید الرحمن کو اسباب شرک
 سے خالص کیا
 ۵۴ اور ان مدعیان عشق کے مقالات بھی جمع کرو اور حضرت رسول کریم کے
 ارشادات بھی جمع کرو اور ناقدین اور ناپنے والوں کو بلا
 ۵۵ اور وہ نقاد اور وزان تیری عقل اور فطرتِ سلیمہ ہے پھر ان کو تولو اور میزان میں
 بھرا پھیری نہ کرو
 ۵۶ وہاں آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہم میں سے کون سا گروہ زیادتی کرنے والا گستاخ
 ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ان مدعیان عشق کا حال تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ یہ رسول اللہ کے
 فرامین پر نثار ہو جاتے لیکن معاملہ الٹ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
 توحید کی تبلیغ کی یہ اس سے شرک کشید کرتے ہیں اور جس چیز کو آپ نے ایمان قرار
 دیا یہ اسے کفر سے تعبیر کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کو شرک
 کے اجزاء سے پاک کر دیا لیکن یہ اللہ کے اختیارات اس کی صفات میں انبیاء و رسل

اور شہداء اولیاء کو شریک کرتے ہیں اگر ان کے مقالات اور تصانیف کا آنحضرتؐ کے ارشادات سے موازنہ کیا جائے اور انہیں عقل و فکر اور فطرت سلیمہ پر پرکھا جائے تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ درحقیقت گستاخ کون ہے یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر دعویٰ کرنے والے یا خاموشی سے رسول کریمؐ کی اتباع کرنے والے

- ۵۷ زَايِي الْبَرِي بِدَايِنِهِ وَمَصَابِهِ ○ لِعَلِّ الْمُبَاهِتِ أَوْتَحَ الْحَيَوَانَ
- ۵۸ كَنَعِيمٍ لِلنَّاسِ بِالزُّعْلِ الَّذِي ○ هُوَ ضَرْبٌ فَا عَجَبٌ لِدِي الْبُهْتَانِ
- ۵۹ مَا فِرَّقَتْهُ التَّنْقِصِ هَلْ مَا أَمَّتَهُ ○ اللَّهُ عَوَى بِهَا عَلِيمٍ وَلَا عِرْفَانَ
- ۶۰ وَاللَّهِ مَا قَدَّ مَثَمٌ يَوْمًا مَقَا ○ لَتَهُ عَلَى التَّقْلِيدِ لِلنَّسَانِ

ترجمہ

- ۵۷ اپنی بیماری اور خصلت بد کو تندرست اور بے گناہ کے ذمے لگانا مبہوت آدمی کا کام ہے جو حیوان سے بدتر ہوتا ہے۔
- ۵۸ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کوئی دھوکہ باز اپنی عادت کو لوگوں پر تھوپ دے تعجب کرو اس بہتان باز پر
- ۵۹ اے علم و عرفان سے کوری اور محض دعویٰ کرنے والی حقیقی گستاخ امت سن لے
- ۶۰ اللہ کی قسم تم نے ایک دن بھی رسول پاک کی حدیث کو اپنے متبوع امام کے قول پر فوقیت نہیں دی

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ کسی عقل مند اور صاحب علم و عرفان شخص سے یہ توقع نہیں رکھی جاتی کہ وہ بہتان بازی کرے بلکہ یہ تو مبہوت آدمیوں کا کام ہے جو حیوانوں سے بدتر ہیں وہ اپنی بیماری اور خصلت بد کا الزام دوسروں پر لگاتے ہیں کیا ایسے بہتان باز آدمی پر تعجب نہیں کرنا چاہئے جو خود دھوکہ باز ہو اور اپنی اس علت کا الزام دوسروں پر لگائے؟ اے بہتان باز گروہ میں تجھے آئینہ شریعت میں تیری اپنی شکل تجھے دکھاؤں تم بے گناہوں اور سچے تابعداروں پر بہتان لگاتے ہو اور علم و عرفان سے کورے رہ کر محض دعویٰ ہی لیے پھرتے ہو تمہاری اصلیت یہ ہے کہ تم نے اللہ کے معصوم اور مقدس رسول کی حدیث کو ایک دن بھی اپنے امام کے قول پر فوقیت نہیں دی وہ بھی کوئی مسلمان اور عاشق رسول ہے جو صحیح سند سے بیان کی گئی حدیث رسول سے چڑ جائے اور قول امام پر واہ واہ کراٹھے۔

- ۶۱ وَاللّٰهِ مَا قَالِ الشُّوْخُ وَقَالَ اِلَّا ۝ كُنْتُمْ مَعَهُمْ بِلَا رِکْمَانٍ
 ۶۲ وَاللّٰهِ اَعْلَاطُ الشُّوْخِ کَدَّ بِکُمْ ۝ اَوْلٰی مِنْ الْمَعْصُوْمِ بِالرُّهَانَ
 ۶۳ وَاللّٰهِ اِنَّهُمْ کَدَّ بِکُمْ مِثْلَ مَعْصُوْمٍ ۝ وَهَذَا غَايَةُ الطُّغْيَانِ
 ۶۴ تَبًا لَّکُمْ مَا ذَا التَّنْقِصُ بَعْدَ ذَا ۝ لَوْ تَعْرِفُوْنَ الْعَدْلَ مِنْ نُقْصَانِ

ترجمہ

- ۶۱ اللہ کی قسم ایک طرف تمہارے ائمہ اور شیوخ کے اقوال ہوں اور دوسری طرف
 رسول کریمؐ کی حدیث ہو تو تم رسول کو چھوڑ کر اماموں کی صف میں ہوتے ہو
 ۶۲ اللہ کی قسم تمہیں اپنے اماموں اور شیوخ کے غلط اقوال، معصوم عن الخطاء رسولؐ
 کی حدیث سے زیادہ محبوب ہیں
 ۶۳ اللہ کی قسم تمہارے ہاں تمہارے امام، معصوم پیغمبر کی طرح ہیں اور یہ حد درجہ کی
 زیادتی ہے
 ۶۴ تم پر چاہی نازل ہو اگر تم عدل و انصاف نام کی کسی چیز سے واقف ہو تو بتاؤ اس
 سے بڑھ کر کوئی گستاخی ہو سکتی ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ایک طرف تو تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم عشق رسولؐ کے ٹھیکیدار
 ہیں اور ہمارے علاوہ باقی نعوذ باللہ گستاخ رسول ہیں دوسری طرف تمہارا یہ حال ہے
 کہ تم اقوال شیوخ پر اتنے شیدا ہو کہ حدیث رسول کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور
 ائمہ و شیوخ کے بے سند اقوال کی خاطر اسے مسترد کر دیتے ہو۔
 اللہ کی قسم تمہارا یہ طرز عمل بتلا رہا ہے کہ ان مقلدین کو اپنے اماموں کی
 غلطیاں اللہ کے پیارے رسول کی مستند احادیث سے زیادہ پیاری ہیں اسی بنا پر تم نے
 قرآن و حدیث سے جمالت کی بنا پر ائمہ کے غلط اقوال پر فیصلہ دیا ہے اللہ کی قسم کیا
 تمہارا یہ طرز عمل ظاہر نہیں کر رہا کہ تم اپنے اماموں کو معصوم سمجھتے ہو کہ ان کی

تحقیق برحق اور مبہتر پر لکیر ہے حالانکہ رسولؐ کے علاوہ کوئی معصوم عن الخطاء نہیں ہے تم ہر روز گستاخ گستاخ کی گردان کرتے ہوئے شرم نہیں کرتے تم پر خدا کی مار پڑے بتاؤ اس سے بڑھ کر کوئی گستاخی ہو سکتی ہے کہ حدیث مسترد ہو جائے تو خیر لیکن امام کا قول مسترد نہ ہو

- ۶۵ وَاللّٰهِ مَا يُرْضِيهِ جَعَلَكُمْ لُدًّا ۝ تَرْمِثًا لِشُرِكِكُمْ وَلِلْعَدُوِّ وَإِنْ
 ۶۶ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ شَيْءٍ جُنَّةً ۝ يَخْلَفُ بِهَا الْمُقْتَدِرُونَ وَالْقَصْدُ وَتَبَيَّنَ
 ۶۷ وَاللّٰهُ يُشْهِدُ ذَٰلِكَ بِجُزْءِ قُلُوبِكُمْ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَكْثَرُ شُهَدَآءَ أُولَٰئِكَ لَا يُؤْمِنُونَ
 ۶۸ وَاللّٰهُ مَا عَظُمَتْهُوَ طَاعَتُهُ ۝ وَمُحِبَّتُهُ بِنَافِلَتِهِ الْعِصْمَانِ

ترجمہ

- ۶۵ اللہ کی قسم یہ بات انہیں قطعاً "پسند نہیں کہ تم ان کی محبت کے دعویٰ کو اپنے
 شرک اور زیادتی کے لیے ڈھال بناؤ
 ۶۶ اور اس طرح تمہارا مشائخ کی تقلید کو شریعت رسول کی مخالفت کے لیے ڈھال بنانا
 کچھ مفید نہیں اور تمہارا مقصد واضح ہے
 ۶۷ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اس فراڈ کو تمہارے دلوں کی تہ میں دیکھ رہا ہے اور اس
 طرح اہل ایمان بھی تمہاری اس حرکت کا مشاہدہ کر رہے ہیں
 ۶۸ اے نافرمان گروہ اللہ کی قسم تم نے اطاعت اور محبت کے اعتبار سے ان کی تعظیم
 نہیں کی

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے مدعیان عشق رسول متم دعویٰ عشق کر کے لوگوں کو تودھوکہ
 دے سکتے ہو اور ان کی جیبیں خالی کر سکتے ہو لیکن اللہ کے پیارے رسول کو راضی
 نہیں کر سکتے جس طرح منافق لوگ اسلام کا نام استعمال کر کے ارتداد کی سزا سے بچ
 جاتے ہیں لیکن آخرت کو فی اللہ دیکھو لَآ سَأَلُ مِنَ النَّارِ هُنَّ لِيَّ سَآءُ مَا كَانُوا
 رسول کا نام لے کر شرک و بدعت کی تبلیغ کی سزا سے بچے ہوئے ہو لیکن آخرت کو
 سحفاً لِيُنْفَخْنَ بِهَا ۝ سننے کے بعد منافقوں سے جا ملو گے۔

جس طرح تم دعویٰ عشق میں مخلص نہیں ہو اس طرح مشائخ کے حق میں بھی
 مخلص نہیں ہو بلکہ تم نے ان کی تقلید کو شریعت رسول کی خلاف ورزی کی سزا سے

بچنے کے لیے بطور ڈھال اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ان حرکتوں سے خوب واقف ہے اور اہل ایمان تو تمہارے طرز عمل سے اس فراڈ کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اے شریعت رسول کے باغی گروہ واللہ تم نے نہ تو اطاعت اعتبار سے رسول کی عظمت تسلیم کرنے کا ثبوت دیا اور نہ ہی محبت کے اعتبار سے کیونکہ تمہیں ان سے زیادہ اپنا پیٹ پیارا ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں ان کے دین کا مذاق اڑایا جا رہا ہو تمہارے ماتھے پہ ہنسن نہیں پڑتی جہاں تمہارے ذریعہ آمدنی پر زد پڑتی ہو وہاں مرنے مارنے پر تل جاتے ہو

www.KitaboSunnat.com

- ۶۹ أَنِّي وَجَّهْتُكُمْ بِهِ وَيَدِي بِهِ ○ وَخِلَافَكُمْ لِلْوَحْيِ مَعْلُومَانِ
 ۷۰ أَوْصَاكُمْ أَشْيَاخَكُمْ بِخِلَافِهِمْ ○ لِيُؤَلِّقَهُ لِي سَائِلِ الْآ زَمَانِ
 ۷۱ خَالَفْتُمْ قَوْلَ الشُّوْخِ وَقَوْلَهُ ○ لَفَعَدَ الْكُفْرَ خِلَافَانِ مُتَّفِقَانِ
 ۷۲ وَاللَّهِ أَمْرُكُمْ عَجِيبٌ مُعْجِبٌ ○ ضِدَّانِ فِيكُمْ لَيْسَ يَتَّفِقَانِ
 ۷۳ تَقْدِيرُهُمْ آرَاءَ الرِّجَالِ عَلَيْهِ مَعَ ○ هَذَا الْعُلْمِ لَكَيْفَ يَتَّفِقَانِ

ترجمہ

- ۶۹ تعظیم کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے تم تو ان کی عظمت اور ان کے دین سے جاہل ہو
 اور تمہارا وحی الہی کی خلاف ورزی کرنا ڈھکا چھپا نہیں
 ۷۰ تمہارے شیوخ نے تمہیں پہلے سے ہی یہ وصیت کی تھی کہ رسول مقبول کی اتباع
 کی خاطر ہمارا قول ترک کر دینا
 ۷۱ تم نے نہ تو حدیث رسول کو تسلیم کیا نہ اماموں کی وصیت کو، تمہارے لیے دونوں کی
 خلاف ورزیاں جمع ہوں گیں
 ۷۲ اللہ کی قسم تمہارا معاملہ عجیب و غریب ہے تم میں باہم متضاد چیزیں ہیں جو اکٹھی
 نہیں ہو سکتیں
 ۷۳ آدمیوں کی آراء کو اس کی احادیث پر مقدم کرنا ساتھ ساتھ پیغمبر کی شان میں غلو
 بھی کرنا یہ دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گیں

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ تمہارا مصطفیٰ کی شان سے اور ان کے دین سے تابعدار ہونا اور
 تمہارا وحی الہی کی خلاف ورزی کرنا ڈھکا چھپا نہیں اس لیے تم سے ان کی حقیقی تعظیم
 کی توقع فضول ہے۔ تمہارے متبوع ائمہ دین تمہیں وصیت کر گئے تھے کہ اگر
 ہمارے قول کے خلاف حدیث رسول مل جائے تو ہمارے قول کو دیوار پر دے مارنا
 اور حدیث قبول کر لینا لیکن تم نے نہ حدیث رسول کو مانا نہ ائمہ کی وصیت کو۔ تو یہ

کیسا انصاف ہے کہ تم دونوں کی خلاف ورزی کر کے عاشق بنے پھرتے ہو اور اہل حدیث حضرات کو گستاخ گردانتے ہو حالانکہ وہ حدیث رسول پر دل و جان سے فدا نہیں اور اماموں کی وصیت پر عمل پیرا ہیں اللہ کی قسم تمہارا معاملہ انوکھا ہے کہ تم پیغمبرؐ کی شان بیان کرتے ہوئے اسے خدا سے ملا دیتے ہو لیکن اماموں کے اقوال کے سامنے اس کی حدیث کو ہیچ سمجھتے ہو اللہ کی قسم یہ دو ضدیں (آگ اور پانی) تم میں کیسے جمع ہو گئے

- ۷۳ كَلَّوْتُمْ مَن جَرَّدَ التَّوْحِيدَ ۝ جَهْلًا " مِنْكُمْ بِحَقَائِقِ الْاِيْمَانِ
- ۷۵ لٰكِن تَجَرَّدَ تُمْ لِنَصْرِ الشِّرْكِ ۝ وَالْبِدْعِ الْمُضَلَّتِيْرَضَا الشَّيْطَانِ
- ۷۶ وَاللَّهِ لَمْ نَقْصِدْ سِوَى التَّجْرِيْدِ ۝ لِلتَّوْحِيْدِ ذَاكَ اِنْ وَصِيْتَهُ الرَّحْمٰنِ
- ۷۷ وَرِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ مِّنَّا لَا غُلُوًّا ۝ الشِّرْكِ اَصْلُ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ
- ترجمہ

- ۷۳ تم نے حقائق ایمان سے جہالت کی بنا پر خالص توحید کے مبلغین کو کافر قرار دیا
- ۷۵ لیکن تم نے شیطان کی رضا حاصل کرنے کی خاطر بدعات سیئہ اور شرک کی تبلیغ پر کمر کس لی
- ۷۶ اللہ کی قسم ہمارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کی وصیت کے مطابق، توحید خالص کی تبلیغ کرنا تھا
- ۷۷ اور یہ بھی کہ اللہ کا رسول ہم سے خوش ہو جائے، ہم ان کی شان میں غلو نہیں کرتے کیونکہ یہ بت پرستی کا اصل سبب ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ کور باطنو تم نے اہل ایمان پر گھناؤنا الزام لگایا اور انہیں انبیاء و رسل کے مشن کے مطابق توحید کی تبلیغ کے جرم میں کافر قرار دیا اگر تمہیں حقائق ایمان کی خبر ہوتی تو مشرکین عرب والا طرز عمل اختیار نہ کرتے اور موحدین کو انبیاء والیاء کا گستاخ نہ کہتے لیکن تم شیطان کو خوش کرنے کے لیے ان کی مقابلہ بازی پر اتر آئے اور مشرکین عرب کے فلسفہ شرک کی تبلیغ کرنے لگے واللہ ہم تو حکم الہی کے مطابق اور اس بنا پر کہ ہمارے پیارے رسول ہم سے خوش ہوں۔ توحید کو شرک کے زنگار سے صاف کر کے بیان کرتے ہیں ہم اپنے مقدس رسول کی شان کے بیان میں حد سے نہیں گزرتے کہ انہیں حاجت روا اور مشکل کشا دیوتا قرار دیں اور اللہ کے حقوق اور صفات میں انہیں شریک کر دیں کیونکہ ایسا کرنا بت پرستی کی اصل جڑ ہے

- ۷۸ وَاللَّهُ لَوِ يَرْضَى الرَّسُولَ دَعَاءَنَا ○ إِيَّاهُ يَهَادُونَا إِلَى الْإِلَازِ جَاهِنَ
- ۷۹ وَاللَّهُ لَوِ يَرْضَى الرَّسُولَ سُجُودَنَا ○ كُنَّا نَخِرُّكَ عَلَى الْإِذِ قَابِنَ
- ۸۰ وَاللَّهُ مَا يَرْضِيهِ بِنَا عَمِدَ ○ إِخْلَاصِي وَتَحْكِيمِي لِيَذِ الْقُرْآنَ
- ۸۱ وَلَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَصِيرَ قَبْرَهُ ○ عِيدًا حِزَارَ الشُّرْكِ بِالرَّحْمَنِ

ترجمہ

- ۷۸ اللہ کی قسم اگر ہمارا پیارا رسول اس بات پر راضی ہوتا کہ ہم انہیں پکارا کریں تو ہم ایسا ضرور کرتے
- ۷۹ اللہ کی قسم اگر ہمارا رسول اپنے آپ کو سجدہ کرنے پر راضی ہوتا تو ہم اس کو سجدہ کرنے کے لیے ٹھوڑیوں بل کر پڑتے
- ۸۰ پر اللہ کی قسم وہ تو صرف اس بات راضی ہے کہ اللہ کی خالص عبادت کر کے قرآن کے حکم پر عمل کیا جائے
- ۸۱ اور آپ نے ہمیں اس بات سے روک دیا کہ میری قبر کو عید (جائے میلہ یا عرس) نہ بنانا کیونکہ ایسا کرنے سے اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا اندیشہ ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ کے سوا کسی نبی، ولی، شہید کو پکارنے سے منع کر دیا ہے کیونکہ ایسا کرنا شرک ہے لہذا ہم اللہ اور اس کے پیارے رسول کے فرمان کے مطابق صرف یا اللہ مدد کرتے ہیں، غیر اللہ سے فریاد نہیں کرتے اگر اللہ کے علاوہ کسی مقدس فرشتے یا عالی مرتبت رسول کو پکارنے کی اجازت ہوتی اور ہمارا رسول اس پر راضی ہوتا تو ہم بھی یا رسول اللہ مدد کا نعرہ لگاتے۔

اس طرح اگر اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا اور ہمارا پیارا رسول اس بات پر راضی ہوتا کہ میری امت مجھے یا میری قبر کو سجدہ کرے تو ہم سب سے پہلے

آپ کے سامنے سجدہ میں گر پڑتے لیکن اللہ کی قسم وہ اس حرکت پر سخت ناراض ہیں تو ہم اللہ اور اس کے پیارے رسول کو ناراض کر کے جہنمی کیوں بنیں؟
بلکہ آپ تو اس بات پر راضی ہیں کہ صرف اللہ کو پکارا جائے صرف اسے ہی سجدہ کیا جائے آپ نے ہمیں اس بات سے بھی روک دیا کہ عیسائیوں کی طرح مجھے حد سے نہ بڑھانا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں نیز میری قبر کو جائے عرس و میلہ نہ بنانا۔

- ۸۲ وَدَعَا بَانَ لَا يَجْعَلَ الْقَبْرَ الَّذِي ○ قَدْ ضَمَّنَهُ وَتَنَا مِنْ الْأَوْتَانِ
- ۸۳ فَأَجَابَ رَبُّ الْعَالَمِينَ دُعَاءَهُ ○ وَأَحَاطَ بِثَلَاثَةِ الْجُدْرَانِ
- ۸۴ حَتَّى اِغْتَدَّتْ أَرْجَاءُهُ بِدُعَاءِهِ ○ لِمَى عِزَّةً وَحِمَايَةً وَصَبَانَ
- ۸۵ وَلَقَدْ عَدْنَا عِنْدَ الْوَفَاةِ مُصْرِحًا ○ بِاللَّعْنِ يُصْرِحُ لَهُمْ بِأَذَانِ
- ۸۶ وَعَنَى الْأَلَى جَعَلُوا الْقُبُورَ سَاجِدًا ○ وَهُمْ لَيْهُودٌ وَعَادٌ وَالصَّلْبَانِ

ترجمہ

- ۸۲ اور آپ نے دعا مانگی کہ اللہ ان کی قبر کو بتوں میں ایک بت نہ بنائے
- ۸۳ رب العالمین نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اسے تین دیواروں سے گھیر لیا
- ۸۴ حتیٰ کہ آپ کی دعا سے آپ کی امیدیں بار آور ہوئیں اور آپ کی قبر شرک سے محفوظ ہو گئی
- ۸۵ اور آپ نے وفات کے وقت، صراحت کے ساتھ (کچھ لوگوں پر) بلند آواز سے لعنت کی
- ۸۶ اور ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا اور وہ لوگ یہودی اور عیسائی ہیں

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا شروع ہو جائے، اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور آپ کی قبر کو بت بننے سے محفوظ کر دیا اور یہ شرف اللہ کے رسول کے علاوہ بھی کچھ خاص ہستیوں کو حاصل ہے کہ ان کی قبریں پرستش سے محفوظ ہیں ورنہ ہزار ہا بلکہ لاکھوں لوگوں کی قبریں جائے عبادت گاہیں بن چکی ہیں اور وہاں عبادت کرنے والوں پر اللہ کے رسول کی طرف سے لعنت برس رہی ہے غرضیکہ حضرت رسول مقبول کی امیدیں بار آور ہوئیں اور اللہ نے

آپ کی قبر مبارک کے گرد تین بڑی بڑی دیواریں بنوادیں اور اس طرح آپ کی قبر پوجا سے بچ گئی۔ آپ نے اپنی وفات کے وقت یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کی جو اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ، رکوع، طواف، نذر و نیاز کی جگہ بنا لیتے تھے۔

- ۸۷ وَاللّٰهِ لَوْلَا ذَاكَ اَبْرَزَ قَبْرُهُ ○ لَكِنَّهُمْ حَبِيۡوَةٌ بِالۡعِبۡطَانِ
- ۸۸ قَصَدُ وَاِلَى تَسَنِيۡمِ حَجَرَتِيۡمِ ○ يَمْتَنِعُ السُّجُوۡدُ ذٰلِكَ عَلٰى الْاَذْقَانِ
- ۸۹ قَصَدُ وَاِ مَوَافَقَتِ الرَّسُوْلِ وَقَصَدُ هُ ○ التَّجْرِيۡدُ لِلتَّوْحِيۡدِ لِلرَّحْمٰنِ
- ۹۰ بِمَا فُرِقَتۡ جِهَلَتِ نَمُوۡصَ نَبِيۡهِمِ ○ وَقَصُوۡدُ هُ وَحَقِيۡقَتۡهٗ الْاِيۡمَانِ
- ۹۱ فَسَطُوۡا عَلٰى اَتْبَاعِيۡهِ وَجُنُوۡدِ هُ ○ بِالْبَنِيۡ وَالْمُدَوَانِ وَالْبُهَتَانِ

ترجمہ

- ۸۷ اللہ کی قسم اگر آپ کی قبر کے متعلق ایسا خطرہ نہ ہوتا تو وہ بھی سرعام بنائی جاتی لیکن انہوں نے دیواروں سے پردہ میں کر دی
- ۸۸ انہوں نے حجرے کو اونچا کر دیا تاکہ ٹھوڑیوں کے بل آپ کی قبر کو سجدہ نہ ہو سکے
- ۸۹ انہوں نے حضرت رسول مقبول کی موافقت کا ارادہ کیا اور آپ کا ارادہ یہی تھا کہ توحید کو اللہ کے لئے خالص کر دیا جائے
- ۹۰ اے وہ لوگو جو حقیقت ایمان اور مقاصد نبوت اور احادیث رسول سے بے بہرہ ہو
- ۹۱ اور بغاوت، زیادتی اور بہتان کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر رسول کریم کے سچے تابعداروں پر چڑھ دوڑتے ہو

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس خطرہ کے پیش نظر، قبر مبارک کے گرد تین اونچی دیواریں بنا دیں کہ کہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی تہلیل میں مسلمان مشرکین بھی آپ کی قبر مبارک کو سجدہ نہ بنا لیں۔ انہوں نے اپنے پیارے رسول مقبول کی موافقت میں توحید الرحمن کو خالص کرنے کے لیے ایسا کیا ورنہ آپ کی قبر مبارک سرعام بنائی جانی تھی لیکن مقاصد نبوت اور حقیقت ایمان سے بے خبر غالیوں نے نبوی لشکروں آپ کے سچے تابعداروں پر بے ادبی اور گستاخی کے ہتھیاروں سے حملہ کر دیا اور عامتہ الناس جملاء کی آنکھوں میں دھول

جھونکنے پر کامیاب ہو گئے قبیحا" اہل ایمان اور رسول کریم کے سچے پیروکاروں کو
بیک وقت دو محاذوں پر لڑنا پڑا یعنی بہستان ساز مولویوں اور گدی نشینوں کی سازشوں
کے جواب دینے پڑے اور دھوکہ کھا جانے والے سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اپنی
پوزیشن واضح کرنا پڑی۔

- ۹۲ لَا تَمَجَّلُوا وَتَبَتُّوا وَتَشَبَّوْا ○ لِمَصَابِكُمْ مَا لِيهِ مِنْ حِمْرَانِ
 ۹۳ قُلْنَا الَّذِي قَالَ اَلَا نَمَتُّ قَبْلَنَا ○ وَيَا النَّصُوصُ اَتَتْ عَلٰى التَّبْيَانِ
 ۹۴ اَلْقَصْدُ حَجَّ الْبَيْتِ وَهُوَ لَرِيضَتِهِ ○ الرَّحْمٰنِ وَاجِبَتْهُ عَلٰى الْاَعْمَانِ
 ۹۵ وَدِحَالِنَا شَدَّتْ اِلَيْهِ مِنْ بَقَاعِ ○ الْاَرْضِ قَاصِبَهَا كَذَا كَالِدِ اِنِّي
 ۹۶ مَنْ لَمْ يَزُرْ بَيْتَ الْاِلٰهِ لَمَّا لَمْ ○ مِنْ حَجِّهِ سَهْمٌ وَلَا سَهْمَانِ

ترجمہ

- ۹۲ تم جلدی نہ کرو بلکہ چھان بین کرو اور حقیقت کی جستجو کرو تمہارا مجتوانہ پن کوئی
 حیران کن بات نہیں
 ۹۳ ہم نے وہی بات دہرائی ہے جو ہم سے پہلے ائمہ دین کہہ گئے ہیں اور اس کے
 متعلق نصوص اور واضح دلائل ہیں
 ۹۴ بیت اللہ شریف کاج کرنا یہ ذی استطاعت لوگوں پر اللہ کا فریضہ ہے
 ۹۵ اور دنیا کے دور اور نزدیک کے گوشوں سے ہمارا مکہ میں آنا واجب ہے
 ۹۶ جو کوئی بیت اللہ کی زیارت نہ کرے اس کوچ کا کوئی ثواب نہیں ملتا

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے بتان بازو، یہ نہ سمجھو کہ ہم تمہارے پروپیگنڈے کی اصل
 وجہ سے بے خبر ہیں بلکہ ہمیں تمہارے مجتوانہ پن کی حقیقت سے آگاہی حاصل
 ہے۔ لیکن کچھ انسانی اقدار بھی ہوتی ہیں ان کا پاس کرنا چاہئے جلد بازی سے کام
 نہیں لینا چاہئے بلکہ حقیقت کی جستجو کرنی چاہئے تم کہتے ہو کہ یہ قبر نبوی کی زیارت
 کے مخالف ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہم نے حدیث رسول کے مطابق وہ فتویٰ دیا
 ہے جو ہم سے پہلے امام بھی دے چکے ہیں اور قرآن میں وضاحت سے آیا ہے کہ اہل
 استطاعت مسلمانوں پر حج بیت اللہ واجب ہے جو کوئی ارض بطحاء میں تو آئے لیکن
 بیت اللہ کی زیارت نہ کرے تو اس کو اس سفر سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

- ۹۷ وَكَذَٰلِكَ أَنْشَدُ رِحَالَنَا لِلْمَسْجِدِ ○ التَّبَوُّي حَمْرٌ مَسَاجِدَ الْبِلْدَانِ
- ۹۸ مِنْ بَعْدِ مَكَّتَةَ أَوْ عَلَى الْإِ ○ طَلَّاقِي لِيهِ الْعُقُفُ مُنْذُ زَمَانٍ
- ۹۹ وَنَرَاهُ عِنْدَ النَّذْرِ قَرْضًا لَكِنِ ○ النُّعْمَانُ يَا بِي ذَا أَوْلِي النَّعْمَانِ
- ۱۰۰ أَمَلٌ هُوَ النَّالِيُّ الْوَجُوبُ لِأَنَّهُ ○ مَا جَسَسُهُ قَرْضًا عَلَى الْإِنْسَانِ
- ۱۰۱ وَلَنَا بَرَاهِينٌ تَدُلُّ بِأَنَّذُ ○ بِالنَّذْرِ مُفْتَرَضٌ عَلَى الْإِنْسَانِ
- ۱۰۲ أَمَرَ الرَّسُولُ بِكُلِّ نَاذِرٍ طَاعَتَهُ ○ بِوَلَانِهِ بِالنَّذْرِ بِالْإِحْسَانِ

ترجمہ

- ۹۷ اور اسی طرح ہمارا مسجد نبوی کی طرف اہتمام سے سفر کرنا ہے جو تمام شہروں کی مساجد سے افضل ہے
- ۹۸ مسجد حرام کے بعد یا مسجد حرام کے سمیت اس میں بڑی دیر سے اختلاف ہے
- ۹۹ اور ہم یہ موقف رکھتے ہیں کہ جب کوئی مسجد نبوی کی زیارت کی نذر مان لے تو پورا کرنا فرض ہے لیکن
- ۱۰۰ امام ابو حنیفہؒ اس کے فرض ہونے سے انکار کرتے ہیں اور ان کے ہاں یہ ان میں سے نہیں ہے جو انسانوں پر فرض ہوں
- ۱۰۱ اور ہمارے پاس دلائل ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ اس نذر کا پورا کرنا انسان پر فرض ہے
- ۱۰۲ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کی نذر ماننے والے ہر انسان کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے متعلق 'علمائے کرام کے دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ مسجد نبوی کی تمام مساجد سے افضل ہے، اگر کوئی مسلمان اس مسجد کی زیارت کی نذر

مان لے تو ہمارے نزدیک اسے پورا کرنا واجب ہے البتہ امام ابوحنیفہ واجب نہیں سمجھتے لیکن ہمارے پاس دلائل ہیں کہ نذر اطاعت کا پورا کرنا واجب ہے کیونکہ حضرت رسول کریمؐ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے

- ۱۳۳ وَصَلَاتِنَا فِيهِ بِالْفِ فِي سِوَاهُ مَا ○ خَلَا ذَا الْعَجْرِ وَالْأَرْكَانِ
 ۱۳۴ وَكَذَلِكَ صَلَاةٌ فِي قِبَا لِكُمْرَةِ ○ فِي أَجْرَهَا وَالْفَضْلُ لِلْمَنَانِ
 ۱۳۵ لِأَذِي آتِنَا الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ ○ صَلِينَا الصَّحِيحَةَ أَوْلَى ثِنْتَانِ
 ۱۳۶ بِتَمَامِ أَرْكَانِ لَهَا وَخُشُوعِهَا ○ وَحُضُورِ قَلْبِ فِعْلِ ذِي الْإِحْسَانِ

ترجمہ

۱۳۳ اور اس طرح ہمارا وہاں نماز ادا کرنا بیت اللہ شریف کے سوا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

۱۳۴ اور اس طرح مسجد قبا میں نماز ادا کرنا، اللہ کے فضل کی بنا پر اجر میں عمرے جیسا ہے۔

۱۳۵ جب ہم مسجد نبوی آتے ہیں تو اولاً ”ہم دو رکعت تہتہ المسجد ادا کرتے ہیں
 ۱۳۶ ہم یہ دو رکعتیں پورے خشوع و خضوع اور حضور قلب اور مکمل ارکان سے ادا کرتے ہیں اور اس شخص کی طرح ادا کرتے ہیں جو ایسے عبادت کرے جیسے وہ اللہ کو دیکھ رہا ہو

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا بیت اللہ کے بعد دوسری تمام مساجد میں ہزار نماز ادا کرنے کے برابر ہے اور اس طرح مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرے کے برابر ہے اس لیے جب ہم مسجد نبوی میں حاضری دیتے ہیں تو اولاً ” دو رکعتیں تہتہ المسجد ادا کرتے ہیں اور ایسے ادا کرتے ہیں جیسے ہم گویا اللہ کو دیکھ رہے ہیں۔

- ۱۷۷ نَمَّ اِنْتِنَا لِلزِّيَارَةِ نَقْصِدُ الْقَبْرَ ○ الشَّرِيفَ وَلَوْ عَلٰى الْاَجْفَانِ
 ۱۷۸ لَنَقُومُ ذُوْنَ الْقَبْرِ وَقَفْتَهُ خَاضِعًا ○ مُتَذَلِّلًا فِي السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ
 ۱۷۹ فَكَانَتْ فِي الْقَبْرِ حَتَّى نَاطِقًا ○ لَانْوَالِقُونَ نَوَاصِي الْاَذْقَانِ
 ۱۸۰ مَلَكَهُمْ تِلْكَ الْمَهَابَةُ لَا عَتْرَتٌ ○ تِلْكَ الْقَوَائِمُ كَثْرَةُ الرَّجْفَانِ
 ۱۸۱ وَتَفَجَّرَتْ تِلْكَ الْعِيُونُ بِمَا نَهَا ○ وَلَطَّأَمَا غَاضَتْ عَلٰى الْاَزْمَانِ

ترجمہ

- ۱۷۷ پھر ہم قبر شریف کی زیارت کے لیے روضہ رسول کی طرف جاتے ہیں اگرچہ ہمیں
 پلکوں کے بل جانا پڑے
 ۱۷۸ پھر ہم جسمانی اور باطنی احرام کے ساتھ قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں
 ۱۷۹ گویا کہ آپ قبر میں زندہ ہوں اور بولنے والے ہوں اور کھڑے ہونے والے منہ
 نیچے کیے کھڑے ہوں
 ۱۸۰ ان کو یہ ہیبت طاری ہو اور ٹانگوں پہ رعب کی وجہ سے لرزہ طاری ہو
 ۱۸۱ اور آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھیں بھٹ پڑیں اور ان کو ٹھہرے مدت دراز گزر چکے ہیں

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ہم مسجد رسول میں دو رکعت ادا کرنے کے بعد آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کے لیے واپس مڑتے ہیں اور اس زیارۃ مقدس کی خاطر اگر ہمیں آنکھوں کی پلکوں کے بل جانا پڑے تو ہم سعادت سمجھیں گے۔ چنانچہ ہم آپ کی قبر مبارک کے پاس احرام کے جملہ تقاضوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح کھڑے ہوتے ہیں گویا آپ اس قبر میں زندہ ہوں اور لوگ ٹھوڑیاں لٹکائے دست بستہ کھڑے ہوں اور آپ کے رعب و ہیبت کی وجہ سے ان کی ٹانگوں پر لرزہ طاری ہو اور وہ بید کی طرح کپکپا رہی ہوں اور آپ کی جدائی کے رنج و الم کے غم میں آنکھوں کے چشموں میں جمع ہونے والے آنسوؤں کے بند ٹوٹ جائیں۔

- ۴۳ وَأَتَى السُّلَيْمُ بِالسَّلَامِ بِهَيْبَتِهِ وَ ۝ وَقَارِ ذِي عِلْمٍ وَذِي إِيمَانٍ
 ۴۳ لَمْ يَرْفَعْ الْأَصْوَاتَ حَوْلَ فِيهِ يَجِبُ ۝ كَلَّا وَلَمْ يَسْجُدْ عَلَى الْأَذْقَانِ
 ۴۳ كَلَّا وَلَمْ يَرطَانِنَا " بِالْقَبْرِ ۝ أُسْبُوعًا كَانَ الْقَبْرُ بَيْتًا ثَابِتًا
 ۴۵ ثُمَّ أَنْشَى بِدُعَايِهِ بِمُتَوَجِّهًا ۝ لِلَّهِ نَحْوُ الْبَيْتِ ذِي الْأَرْكَانِ

ترجمہ

۴۳ اور وہاں مسلمان اہل علم اور اہل ایمان کے سے وقار اور بیت سے سلام پڑھتا

ہے

۴۳ نہ تو وہ آپ کی قبر مبارک کے گرد آواز بلند کرتا ہے اور نہ وہاں سجدہ کرتا ہے

۴۳ اور نہ ہی وہ قبر مبارک کو دوسرا بیت اللہ سمجھ کر وہاں طواف کرتا ہے

۴۵ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لیے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر لیتا ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ مومن آدمی قبر رسول پر ادب و احترام سے کھڑا ہونے کے بعد طویل جدائی اور شدت اشتیاق کے آنسو بہا کر سلام پڑھتا ہے اور اس کے سلام پڑھنے میں اہل علم اور اہل ایمان کا سا وقار ہوتا ہے اور اس کے دل پر آپ کی عظمت و وقار کی ہیبت طاری ہوتی ہے لیکن وہ وہاں احترام کی خاطر آواز بلند نہیں کرتا اور نہ ہی وہاں سجدہ کر کے شرک کا مرتکب ہوتا ہے اور نہ وہ قبر شریف کو دوسرا کعبہ سمجھ کر اس کے گرد طواف کرتا ہے جب سلام سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے لیے کعبہ شریف کی طرف رخ کر لیتا ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اعانتہ اللہفلان میں لکھا ہے کہ امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ دین نے یہی فتویٰ دیا ہے کہ قبر شریف پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کے بعد دعا مانگتے وقت اپنا منہ کعبہ ذی اذھا اللہ مشرقاً کی طرف کرنا چاہئے

۱۶ هَذِي زِيَارَةٌ مِنْ عَدَا تَمَسِكَ ۝ بِشَرِيْعَتِهِ الْاِسْلَامِ وَلَا اِيْمَانِ

۱۷ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ هَاتِيكَ ۝ الْزِيَارَةُ وَهِيَ يَوْمَ الْعَشْرِ فِي الْمِيْزَانِ

۱۸ لَا تَلْبَسُو الْحَقَّ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ ۝ سُنَنَ الرَّسُوْلِ بِاَعْظَمِ الْبُرْهَانِ

۱۹ هَذِي زِيَارَتُنَا وَلَمْ نَتَكْرَسُوْا ۝ الْبِدْعَ الْمُضِلَّةِبَا اَوْلِيَ الْعُدَا وَانْ

۲۰ وَحَدِيْثَ عَدَا الرَّحَالِ نَعَمَّ ثَابِتِيْ ۝ نَحْبُ الْمَصِيْرِ اِلَيْهِ بِالْبُرْهَانِ

۲۱ یہ ہے طریقہ زیارت اس کا جو اسلام اور ایمان کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے والا

ہے

۱۷ یہ زیارت قیامت والے دن افضل اعمال سے شمار ہوگی

۱۸ تم حق کو گدلا نہ کرو اور جو کچھ سنت رسول سے محکم دلائل سے ثابت ہے اس کو تسلیم کرنے میں چون و چرا نہ کرو

۱۹ یہ ہمارا طریقہ زیارت ہے اے زیادتی کرنے والو! ہم بدعات سینہ سے انکار کرتے ہیں اس کا نہیں

۲۰ اور حدیث شد الرحال ثابت شدہ نص ہے مضبوط دلائل کی بنا پر اسے تسلیم کرنا چاہئے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ جو طریقہ زیارت ہم نے بیان کیا ہے یہ اہل اسلام اور اہل ایمان کا طریقہ زیارت ہے وہ وہاں نہ تو سجدہ، طواف کر کے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور نہ ہی وہاں جملاء کی طرح بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں اس مبارک عمل کا اجر قیامت کو ضرور ملے گا اس وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی ہمیں کسی قسم کا التزام دے یا ہم پر بہتان لگائے تو اللہ ہی قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا ہم اس زیارت کے منکر نہیں ہیں بلکہ بدعات کے منکر ہیں اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں باقی رہی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا تغدو الرحال الخ وہ ثابت شدہ نص ہے اسے تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں۔

- بیان اس حقیقت کا کہ اہل حدیث ہی رسول اللہ کے انصار اور خواص ہیں اور اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والا آدمی انصار سے بغض نہیں رکھتا
- ۳۱ يَا مُبِغِضًا أَهْلَ الْحَبِيثِ وَشَاتِمًا ○ آبِشِرْ بِعَقْدِ وَلَا يَتِيهِ الشَّيْطَانُ
- ۳۲ أَوْ مَا عَلِمْتَ بِأَنَّهُمْ أَنْصَارُ ○ دِينَ اللَّهِ وَالْإِيمَانِ وَالْقُرْآنِ
- ۳۳ أَوْ مَا عَلِمْتَ بِأَنَ أَنْصَارَ الرَّسُولِ ○ هُمْ بِلَا شَكِّ وَلَا نَكْرَانِ
- ۳۴ هَلْ يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ ○ أَوْ مَدْرِكًا لِرَوَانِحِ الْإِيمَانِ

ترجمہ

- ۳۱ اہل حدیث کے ساتھ بغض رکھنے اور انہیں گالی دینے والے تجھے شیطان کی دوستی مبارک ہو
- ۳۲ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ قرآن، ایمان اور اللہ کے دین کے معاون ہیں؟
- ۳۳ کیا تو نہیں جانتا کہ وہی لوگ بلاشک و شبہ انصار رسول ہیں؟
- ۳۴ بھلا کوئی مومن انسان یا ایمان کی خوشبو سونگھنے والا انصار سے بغض رکھ سکتا ہے؟

توضیح مطالب

- فرماتے ہیں کہ اے وہ شخص جو خالص دین مصطفیٰ کے نقیبوں کو گالی دیتا رہتا ہے اور ان سے عداوت اور بغض رکھتا ہے تجھے ابلیس طعون کی دوستی مبارک ہو کیونکہ تیری عداوت اور بغض سوائے شیطان کے اور کوئی پسند نہیں کرتا تو اس حقیقت سے مکمل طور پر خیردار ہے کہ ان کے علاوہ قرآن، ایمان اور دین مصطفیٰ کا کوئی مددگار نہیں کیونکہ ہر کوئی قال الامام ابو حنیفہ یا شافعی پر دل و جان سے فدا ہے اگر قال الرسول پہ کوئی فدا ہے تو وہ اہل حدیث ہی ہے پھر بتا، بھلا تو نہیں جانتا کہ دین رسول کے سچے داعی وہی ہیں بھلا کوئی مومن آدمی ایمان کی رائی رکھنے والا انصار رسول سے بغض رکھ سکتا ہے۔

۳۵ شَهِدَ الرَّسُولُ بِذَلِكَ وَهِيَ شَهَادَةٌ ۝ مِنْ أَصْحَابِ الْعَلِينِ بِالْبِرْهَانِ

۳۶ مَا ذُنُوبُهُمْ إِذْ خَالَفُوكَ لِقَوْلِهِ ۝ مَا خَالَفُوهُ لِأَجْلِ قَوْلِ فَلَانٍ

۳۷ تَوَوَّافُوكَ وَخَالَفُوهُ كُنْتَ تَشْهَدُ ۝ أَنَّهُمْ وَحَقًّا أَوْلُوا لِإِيمَانٍ

۳۵ اس بات کی گواہی اس سچے رسول نے دی ہے جس کی شہادت جن و انس پر ہماری ہے

۳۶ ان کا تصور کیا ہے؟ کیا یہی کہ انہوں نے حدیث رسولؐ ملنے پر تیری نہ مانی اور تیری طرح قول امام کی وجہ سے حدیث رسولؐ کو نہیں ٹھکرایا

۳۷ اگر وہ حدیث رسولؐ کو چھوڑ کر تیرے ہم نوا بن جائیں تو تو یہی کہے گا کہ یہ اہل ایمان ہیں

فرماتے ہیں کہ ان کے انصار رسولؐ ہونے کی گواہی خود جناب رسالت مآبؐ نے دی ہے اور فرمایا ہے طُوبَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُصَلُّونَ مَا آسَأُ النَّاسُ مِن بَعْدِي مِن سُنتِي لِعِزِّي مُبَارَكٌ هُوَ پر دہیوں کے لیے اور غرباء (پرہیزی) وہ لوگ ہوں گے جو ان خرابیوں (بدعات) کو دور کریں گے جو لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں پیدا کر دی ہوں گی (ترغی) مسند امام احمد اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ طُوبَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَمَا الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ قَوْمٌ صَالِحُونَ قَلِيلٌ لِي نَافِعٌ سَوْءٌ كَثِيرٌ مِّنْ بَعْضِهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْظُمُهُمْ کہ آپ نے فرمایا برے لوگوں کے انبوه کثیر میں سے صالحین کی ایک جماعت ان کی ماننے والے تھوڑے ہوں گے اور مخالفت کرنے والے بہت زیادہ لہمُ الْفُلُوكَ عَدَا نَا "وَأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ قَلِيلًا" کہ وہ تعداد کے لحاظ سے کم لیکن اللہ کے ہاں مرتبے کے اعتبار سے اول درجہ کے لوگ

فرماتے ہیں کہ ان کا اس کے علاوہ اور کیا جرم ہے؟ کہ وہ حدیث رسولؐ خاطر اماموں کے اقوال رد کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح امام کے قول کی خاطر حدیث رسولؐ کو رد نہیں کرتے اگر وہ تمہاری پیروی میں حدیث رسولؐ رد کر دیتے تو تم خوش ہو جاتے اور گواہی دیتے کہ یہ لوگ سچے اہل ایمان ہیں۔

- ۳۸ لَمَّا تَعَزَّزْتُمْ إِلَى الْأَشَاخِ ○ وَانْعَاذُوا إِلَى الْمُبْعُوثِ بِالْقُرْآنِ
 ۳۹ نَسَبُوا إِلَيْهِ فُونَ كُلِّ مَقَالَةٍ ○ أَوْحَالِهِ أَوْقَانِلِ وَسَكَانِ
 ۳۰ هَذَا اِنْتِسَابُ أَوْلَى التَّفَرُّقِ ○ نِسْبَتُهُ مِنْ أَرْبَعِ مَعْلُومَتِهِ اَلتَّبَيَانِ
 ۳۱ فَلِذَلِكَ اِغْضَبْتُمْ حَيْثُ مَا نَسَبُوا ○ اِلَى خَيْرِ الرَّسُولِ نِسْبَتُهُ اَلْاِحْسَانِ
 ۳۲ لَوْضَعْتُمْ لَكُمْ مِنَ اَلْاَلْقَابِ مَا ○ تَسْتَطْبِحُونَ وَذَلِكَ مِنَ الْعُدْوَانِ

ترجمہ

- ۳۸ جب تم اپنے شیوخ اور ائمہ کی طرف لپکے تو وہ وحی الہی کے امین حضرت رسول
 مقبول کی طرف لپک گئے
 ۳۹ انہوں نے اپنی نسبت رسول کریم کی طرف کر کے تمام اقوال، شخصیات، مقامات
 سے اپنی نسبتیں ختم کر لیں
 ۳۰ یہ نسبت یعنی اہل حدیث ہونا چاروں فرقوں کی طرف نسبت کرنے سے اولیٰ ہے
 ۳۱ کیا تم اس لیے ان پر غضبناک ہو۔ کہا انہوں نے کمال ایمان داری کا ثبوت
 دیتے ہوئے اپنی نسبت حدیث رسول کی طرف کر دی
 ۳۲ اور تم نے ان کے ایسے القاب تجویز کیے جن کو تم خود ناپسند کرتے ہو اور یہ
 سراسر زیادتی ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے گروہ مقلدین تم نے اپنی نسبتیں اماموں اور شیوخ کی طرف
 کر لیں یہ اہل حدیثوں کا امتیاز ہے کہ وہ شخصیت پرستی سے آزاد ہو کر حضرت
 رسول مقبول کی غلامی پر خوش ہو گئے انہوں نے فرمان رسول کی محبت میں تمام
 اماموں اور شیوخ سے نسبتیں ختم کر لیں اور اپنے آپ کو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یا
 قادری، رفاعی، عدوی نہیں کہلایا اگر انہوں نے رسول کریم کے علاوہ کسی سے نسبت
 کرنی ہوتی تو اپنے آپ کو حنفی، شافعی کی بجائے صدیقی، فاروقی کہلاتے لیکن اہل

حدیث کہلانے سے بڑھ کر کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔ تم نے اس لیے ان پر غصہ کیا کہ وہ تمہاری طرح حنفی شافعی کہلانے کی بجائے اہل حدیث کیوں کہلاتے ہیں اس لیے تم ان کے مختلف القاب تجویز کرتے ہو
(اس دور میں پتہ نہیں کیا کیا نام دیتے تھے لیکن آج کل انہیں وہابی، نجدی، گستاخ وغیرہ کا لقب دیتے ہیں)

- ۳۳۳ هُمْ يَشْهَدُونَ كُمْ عَلَىٰ بُطْلَانِهَا ۝ اَلْتَشْهَدُ وِنَمَّ عَلَى الْبُطْلَانِ
 ۳۳۴ مَا ضَرَّهُمْ وَاللَّهِ بَغْضُكُمْ لَهُمْ اِذْ ۝ وَاَلْفُوا حَقًّا رِضَا الرَّحْمَنِ
 ۳۳۵ يَا مَنْ تُعَادِيهِمْ لِأَجْلِ مَا كَيْل ۝ وَمَنَا سَبِّ وِوِيَا سْتِيهِ الْإِخْوَانِ
 ۳۳۶ تَهْنِئِكَ هَاتِيكَ الْعَدَاةَ وَاةَ كُمْ بِهَا ۝ مِّنْ حَسْرَةٍ مُّذِ لَنَيْتِ وَهَوَانِ

ترجمہ

- ۳۳۳ وہ تمہیں (حدیث رسول) کی بنا پر (قول امام) کے غلط ہونے پہ آگاہ کرتے ہیں کیا
 تم بھی قول امام کی وجہ سے حدیث کے غلط ہونے پر آگاہ کر سکتے ہو
 ۳۳۴ اللہ کی قسم جب تک وہ خوشنودی باری تعالیٰ کی خاطر حق پر قائم رہیں گے اس
 وقت تک تمہارا بغض ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا
 ۳۳۵ اے وہ انسان جو محض طوے، مانڈے اڑانے اور مسند امامت و مشیت پر فائز
 رہنے اور اپنے پرستاروں میں جموٹی عزت و شہرت کی خاطر ان سے عداوت رکھتا ہے
 ۳۳۶ تجھے یہ عداوت مبارک ہو جس کے بدلے حد درجہ کی ذلت، حسرت اور خواری
 حاصل ہوگی
 توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اہل گروہ مقلدین تم نے خواہ مخواہ ان کے ساتھ خدا واسطے کا بیز
 رکھا ہوا ہے بتاؤ ان کا گناہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ حدیث رسول کی موجودگی تمہارے
 شیوخ اور اماموں کے اقوال نہیں مانتے اللہ کی قسم، تم ان سے جتنا مرضی بغض رکھ
 لو وہ جب تک خوشنودی رحمن کی خاطر ایسا کرتے رہیں گے تم اس وقت تک ان کا
 بال بھی بیکا نہیں کر سکتے

اے جاہ و منصب اور عزت و شہرت کی حرص رکھنے اور پیٹ کی خاطر ان سے
 عداوت رکھنے والے یاد رکھو تجھے ان مخلصین کو تکلیف پہنچانے کے عوض پرلے
 درجہ کی ذلت اور خواری نصیب ہوگی اور اس وقت تو ایڑیاں رگڑ کر کے گامبختنا
 اَطَعْنَا اللَّهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُولًا کہ کاش میں بھی (اماموں، پیروں) کے بجائے اللہ اور
 اس کے رسول کی اطاعت کرتا

۱۳۷ لَآ اِذْ اِنْقَطَعَتِ الْوَسَائِلُ وَاَنْتَهَتْ ۝ تِلْكَ الْمَآكِلُ فِی سَبْعِ زَمَانٍ
 ۱۳۸ لَهُنَا كَ تَقْرِعُ بَيْنَ يَدَيَّ مَا نِ ۝ عَلٰی التَّنْبِيْهِ وَاَلَّتِ السِّرِّ وَالْاِمْكَانِ
 ۱۳۹ وَهُنَا كَ تَعْلَمُ مَا بَضَاعَتُكَ الَّتِي ۝ حَصَلَتْهَا فِی سَائِفِ الْاَزْمَانِ
 ۱۴۰ اِلَّا الْوَيْالُ وَالْعَسْرَاتُ وَالْعُسْرَانُ ۝ عِنْدَ الْوَضْعِ فِی الْمِيزَانِ
 ۱۴۱ وَاللّٰهُ مَا يُبْجِعُكَ مِنْ سِجْنِ الْجَحِيْمِ ۝ سِوَى الْعَدِيْبِثِ وَمُحْكَمِ الْقُرْآنِ

۱۳۷ جب یہ وسائل منقطع ہو جائیں گے اور حکم بری کے ذرائع جلد ہی ختم ہو جائیں گے

۱۳۸ اس وقت یعنی دنیا سے کوچ کے وقت تو اپنے کیے پر بچھتائے گا اور ندامت کے دانت پیسے کا

۱۳۹ وہاں تجھے پتہ چل جائے گا کہ تو ماضی میں کیا پونجی لے کر حاضر ہوا

۱۴۰ بس تیرے پاس ترازو میں رکھنے کے لیے وبال حسرت اور گھائے کے سوا کچھ نہ ہو گا

۱۴۱ اللہ کی قسم تجھے جہنم کی قید سے سوائے قرآن کی محکم آیات اور حدیث صحیح کے کوئی نہ بچا سکے گا

فرماتے ہیں کہ جب مستقبل قریب میں حکم پرستی کے وسائل ختم ہو جائیں گے اور ان مناصب سے ہاتھ دھونے پڑیں گے تو اسی وقت تو ان کر تو توں کو یاد کر کے روئے گا اور ندامت کے دانت پیسے کا جب تو قبر میں منکر نکیر اور حشر میں مالک کائنات کے سامنے پیش ہو گا تو تجھے اپنی وقعت اور پونجی کا پتہ چل جائے گا انبیاء و رسل تو اسی دنیا میں توحید کی تبلیغ کی خاطر پتھر اور روٹے کھاتے رہے اور تو موحدین کی عداوت کے صلے حلوے مانڈہ بہ کھاتا رہا بس تیرے پاس ترازو میں رکھنے کے لیے وبال اور حسرت کے علاوہ کچھ نہ ہو گا اے نادان اب بھی سوچ لے اور یقین کر لے کہ تجھے جہنم جیسے خوفناک جیل خانے سے سوائے قرآن اور حدیث صحیح کے کوئی چیز نجات نہ دلا سکے گی۔

اہل ایمان والسنہ کی تکفیر کرنے والوں کے جواب میں

- ۱۳۲ کم ذَا التَّلَاعِبِ مِنْكُمْ يَا دِينِ ۝ وَالْإِيمَانِ مِثْلَ تَلَاعِبِ الصَّبَاَنِ
 ۱۳۳ خَسَفَتْ لَلْوَيْكُم كَمَا خَسَفَتْ عَقُولِكُمْ ۝ فَلَا تَزَكُوا عَلَى الْقُرْآنِ
 ۱۳۴ كَمْ ذَا اتَّقَلُّوْا مُجْمَلٌ وَمُفَصَّلٌ ۝ وَظَوَاهِرٌ عَزَلَتْ عَنِ الْإِبْقَانِ
 ۱۳۵ حَتَّىٰ إِذَا رَأَى الرَّجَالِ آتَاكُمْ ۝ فَاسْمَعْ لِمَا يُوحَىٰ بِلَا بُرْهَانِ

- ۱۳۲ دین اور ایمان کے ساتھ، تمہارا کھیل تماشہ کس قدر بچوں کے کھیل کی طرح ہے
 ۱۳۳ تمہاری عقلوں کی طرح تمہارے دل بھی مسخ ہو چکے ہیں تم قرآن کے نام پر پاک
 صاف نہ بنو

- ۱۳۴ تم کتنی مرتبہ کہہ دیتے ہو کہ یہ آیت یقین فراہم نہیں کرتی کیونکہ یہ مجمل مفصل
 ہے۔ ظاہر ہے

- ۱۳۵ حتیٰ کہ جب انسانوں کی رائے تمہارے پاس آئے تو تم کہتے ہو اس کی رائے کو
 وحی سمجھو حالانکہ اس کی دلیل ہی نہیں **توضیح مطالب**

فرماتے ہیں کہ اے دین اور ایمان کا تسخیر اڑانے والو! تم نے قرآن اور ایمان
 کو بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے افسوس کہ تمہاری عقلوں کے ساتھ ساتھ تمہارے
 دل بھی مسخ ہو گئے تم قرآن کے نام پر کہاں تک لوگوں کو دھوکہ دیتے رہو گے
 تمہاری روش یہ ہے کہ تم قرآن پہ بھی نہیں ٹھہرتے بلکہ بلا دھڑک بک دیتے ہو کہ
 یہ آیت یقین فراہم نہیں کرتی کیونکہ یہ مفصل ہے، مجمل ہے۔ ظاہر ہے حقیقت
 نہیں وحی الہی کے ایمان کی احادیث سے تیسری یقین نہیں مگر عقل پرست حکماء
 و فلاسفہ اور فقہاء کی آراء کو بغیر دلیل کے وحی سمجھ لیتے ہو تمہاری مثال چمگاڈ جیسی
 ہے جو روشنی کا سامنا نہیں کر سکتی۔

- ۱۳۶ مَثَلُ الْعَقَا لَيْسَ الَّذِي اِنْ جَاءَهَا ○ فَضَوَّ النَّهَارَ لَيْسَ كَوَيْ الْحِطَّانِ
 ۱۳۷ عَمَّتْ عَنِ الشَّمْسِ الْمُنِيرَةِ لَا ○ تُطِيقُ هِنَابَتَهُ لَيْهَا اِلَى الطَّرَانِ
 ۱۳۸ حَتَّى اِذَا مَا لِلَّيْلِ جَاءَ فَلَا مَنَّةَ ○ حَالَتْ بِطَلْمَتِهِ بِكُلِّ مَكَانِ
 ۱۳۹ فَتَرَى الْمُوَحَّدَ حِينَ يَسْمَعُ قَوْلَهُمْ ○ وَدَرَاهِمُ لِي مِيعَتِهِ وَهَوَانِ
 ۱۴۰ وَارْحَمَتَاهُ لِعَيْنِهِ وَلَا ذَنْبَ ○ بِمَا مِيعَتَهُ الْعَمِينَ وَالْاَذْنَانِ

پتھر (نور شریعت سے کورے لوگوں کی مثال) چمکڑوں کی طرح ہے جو دن کی روشنی دیکھ کر دیواروں کے روزوں میں گھس جاتی ہے

۱۳۷ سورج کی تابکا روشنی سے چمکڑا اندھی ہو جاتی ہے اور اڑنے کے لیے راستہ نہیں پاتی

۱۳۸ ہاں جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو وہ ہر جگہ اڑتی پھرتی ہے

۱۳۹ جب تو موحد مسلمان کو ان کی بات سنتا اور انہیں تک و دو اور ہستی میں دیکھتا پائے گا

۱۴۰ تو اس وقت اس کی آنکھیں اور کان قابلِ رحم ہوتے ہیں اور آنکھوں، کانوں کی یہ

توجیح و سماعت قبولت کے لائق ہے

فرماتے ہیں کہ سورج کی تابناک روشنی میں اکثر امور مکمل کیے جاتے ہیں رات

کے اندھیرے میں سکون و آرام سے اکثر جاندار تھکاوٹ دور کرتے ہیں لیکن چمکڑ

کا معاملہ مختلف ہے اسے سورج کی روشنی راس نہیں آتی وہ سورج طلوع ہونے سے

پہلے ہی سوراخوں میں گھس جاتی ہے یہی حال کور باطن مقلدین کا ہے اقوال رجال

اور ان کی آراء میں خوب دل چسپی لیتے ہیں اور ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہیں لیکن

جب حدیث رسول کا تابناک سورج ان کے سامنے آتا ہے تو ان کی آنکھیں چند صیا

جاتی ہیں فوراً "وہ اپنے فقہاء اور حکماء کی تقلید کی دیواروں کے سوراخوں میں گھس

جاتے ہیں۔ اس وقت توحید پرست کے کان اور آنکھیں قابلِ دیدنی ہوتی ہیں جب وہ

ان سے بحث و تمحیص کر رہا ہو۔

۱۵۱. إِنْ قَالَ حَقًّا كَفَرُوهُ وَإِنْ ۞ يَقُولُوا بِأِطْلَاقِ نَسْبِهِ لِلِإِيمَانِ
 ۱۵۲. حَتَّىٰ إِذَا مَارَكَهُ عَادُوهُ ۞ مِثْلَ عَدَاوَةِ الشَّيْطَانِ لِلِإِنْسَانِ
 ۱۵۳. قَالُوا لَنْدُ خَالَفْتَ أَقْوَالَ الشُّبُوحِ ۞ وَلَمْ يُبَالُوهُ الْخُفَّ لِلْفُرْقَانِ
 ۱۵۴. خَالَفْتَ أَقْوَالَ الشُّبُوحِ لَأَنْتُمْ ۞ خَالَفْتُمْ مَنْ جَاءَ بِالْقُرْآنِ
 ۱۵۵. خَالَفْتُمْ قَوْلَ الرَّسُولِ وَإِنَّمَا ۞ نَفَتْ مِنْ جِرَاءِ قَوْلِ فُلَانٍ
 ۱۵۶. بِأَحَبِّ إِذْ أَكَّ الْخِلَافَ لِأَنَّهُ ۞ عَنِ الْوِلَايَةِ لِطَاعَتِهِ الرَّحْمَنِ

ترجمہ

۱۵۱. اگر وہ حق بات کے تو اسے کافر قرار دیتے ہیں اگر ان کے بڑے غلط کہیں تو اسے ایمان کی طرف منسوب کرتے ہیں
۱۵۲. جب وہ ان کے اقوال رد کر دے تو اس سے ایسی عداوت رکھتے ہیں جیسی شیطان کو انسان سے ہے
۱۵۳. اسے کہتے ہیں تو نے بزرگوں کا قول رد کیا ہے لیکن خود اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہم قرآن کی آیات رد کر رہے ہیں
۱۵۴. (وہ مومند مسلمان جو اب دیتا ہے) کہ میں نے بزرگوں کے اقوال کی خلاف ورزی کی ہے تو تم نے وحی الہی کے امین کی خلاف ورزی کی ہے
۱۵۵. تم نے رسول اللہ کے ارشاد کی مخالفت کی ہے اور میں نے تو وحی الہی کے امین کی خاطر تمہارے پیشوا کی مخالفت کی ہے
۱۵۶. سبحان اللہ! یہ کتنا مبارک اختلاف ہے جو اللہ کی اطاعت اور اس کی موافقت پر معنی ہے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ انہیں شرم نہیں آتی کہ وہ بے چارہ حق بات کہتا ہے جس کے دلائل قرآن و حدیث میں موجود ہیں اسے کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے بڑے بلا

دلیل غلط بات کہیں تو اسے عین ایمان کہتے ہیں جب سچا قبیح الرسول ان کا رد کرے تو اس سے اتنی عداوت رکھتے ہیں جتنی شیطان کی انسان سے ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ تو نے بزرگوں کے اقوال رد کیے ہیں لیکن کور باطن خود بڑی ڈھٹائی حدیث رسول رد کرتے ہیں اور اپنے کیے پر کبھی خوف خدا نہیں کرتے وہ جواباً کہتا ہے دیکھو کس نے گھٹاؤ نے جرم کا ارتکاب کیا، تم نے یا میں نے! تمہارا جرم یہ ہے کہ تم نے بڑی جرات سے حکم رسولؐ ٹھکرایا اور میرا جرم یہ ہے کہ میں نے حدیث رسولؐ طے کی وجہ سے تمہارے بزرگوں کے غلط اقوال کو رد کیا، ہمیں اس اختلاف پر خوشی ہے جو ہم نے خوشنودی رحمٰن کی خاطر کیا ہے سبحان اللہ یہ کتنا مبارک اختلاف ہے

- ۱۵۷ ○ أَوْ مَا عَلِمْتَ بِأَنْ أَعْلَاءَ الرَّسُولِ ○ عَابُوا عَلَيْهِ الْخُفَّ بِالْبُهْتَانِ
- ۱۵۸ لَشُؤْخِهِمْ وَلِيمَا عَلَيْهِ قَلْبُضِي ○ أَسَلَا لَهُمْ لِي سَالِفِ الْأَزْمَانِ
- ۱۵۹ مَا الْعَمْبِ إِلَّا لِي خِلَالِ النَّصِ ○ لَا رَأَى الرَّجَالَ وَفِكْرَةَ الْأَذْهَانِ
- ۱۶۰ أَنْتُمْ تَعْبُونَنَا بِهَذَا وَهُوَ ○ مِنْ تَوَلَّفِنَا وَالْفَضْلُ لِلْمَنَانِ
- ۱۶۱ فَلَهُنَّكُمْ خُفَّ النَّصُوصِ وَبُهْتَانًا ○ خُفَّ الشُّؤْخِ أَسْتَوَى الْخُلْفَانِ

ترجمہ

- ۱۵۷ کیا تو نہیں جانتا کہ دشمنان رسولؐ نے آپؐ پر خلاف ورزی کا الزام لگایا
- ۱۵۸ کہ یہ ہمارے بھائیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ان (اعمال و عقائد کی) بھی جن پر وہ پرانے وقتوں سے کاربند تھے
- ۱۵۹ قرآن و سنت کی واضح نصوص کی خلاف ورزی بہت بڑا عیب ہے لوگوں کی آراء اور ذہنی اختراعات نہ ماننا کوئی عیب نہیں
- ۱۶۰ تم ہمیں اس بات کا عیب لگاتے ہو حالانکہ یہ چیز ہمیں اللہ کے فضل اور توفیق سے نصیب ہوئی ہے
- ۱۶۱ پس تمہیں اللہ و رسولؐ کی احکام کی خلاف ورزی مبارک ہو اور ہمیں تمہارے بزرگوں کی کیا یہ دونوں اختلاف برابر ہیں؟

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ منکرین قرآن و سنت کا یہ پرانا دستور ہے کہ جو کوئی انہیں کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہؐ پیش کرے تو وہ اسے تسلیم کرنے کی بجائے اسے کوسنا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہمارے بزرگوں سے زیادہ عقل مند ہے وہ کوئی غلط تھے اور یہی الزام مشرکین نے آنحضرتؐ پر لگایا تھا کہ یہ ہمارے بزرگوں اور ان کے عقائد و اعمال کا مخالف ہے افسوس ہے کہ وہ الٹا ہمیں کہتے ہیں کہ اگر ان میں لوگوں کی خلاف ورزی کا عیب نہ ہوتا تو یہ اچھے لوگ ہوتے حالانکہ بزرگوں کے

اقوال اور ان کی ذہنی کاوشوں کو نہ ماننا کوئی جرم نہیں ہاں وحی الہی کے امین کی مستند احادیث کو نہ ماننا جرم ہے یہ لوگ ہمارے جس عمل (قرآن و حدیث سے نکرانے والے اقوال کو رد کرنے) کو ہمارا عیب گردانتے ہیں، ہم اس کو محض اللہ کا فضل سمجھتے ہیں اے قرآن و سنت کے مقابلے میں، بزرگوں کی ماننے والو تمہیں قرآن و سنت کی خلاف ورزی مبارک ہو اور ہمیں تمہارے بزرگوں کی، کیا یہ دونوں خلاف ورزیاں برابر ہیں؟

- ۱۴۲ وَاللّٰهُ مَا تَسْوٰى عُقُوْلُ جَمِيْعٍ ۝ اَهْلِ الْاَرْضِ نَصَابِحَ ذَاتِ بَيَانَ
- ۱۴۳ حَتّٰى نَقْدِيْهَا عَلَیْهِ مُعْرِضِيْنَ ۝ مُتَوَلِّیْنَ مُحَرِّبِي الْقُرْآنِ
- ۱۴۴ وَاللّٰهُ اِنَّ النَّصَّ لِمَا بَيْنَنَا ۝ لِاَجَلٍ مِّنْ اَرَاءٍ كُلِّ اِنْسَانٍ

ترجمہ

- ۱۴۲ اللہ کی قسم روئے زمین کے انسانوں کی عقلیں مل کر بھی (مستند حدیث رسول) اور
- قرآنی نص کے برابر نہیں ہو سکتیں
- ۱۴۳ (ہمیں کیا پڑی کہ) ہم بیوی کی کج فکری کو قرآن پر مقدم کریں اور قرآن سے
- اعراض کرنے والے اور تاویل و تحریف کرنے والے بن جائیں
- ۱۴۴ اللہ کی قسم قرآن و سنت کی نصوص ہمارے لیے انسانوں کی آراء کا نعم البدل
- ہیں۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ کسی بڑے کی کج فکری کو قرآن و سنت کے مقابلے میں پیش کرنا حماقت ہے کیونکہ سورج کے ہوتے ہوئے چراغ جلا کر راستہ تلاش کرنا سراسر بیوقوفی ہے جس طرح بوئے زمین کے چراغ مل کر بھی سورج کی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس طرح ساری کائنات کے انسانوں کی عقلیں مل کر بھی قرآن کی صریح نص اور مستند حدیث رسول کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اس لیے ہمیں کیا پڑی کہ ہم کسی انسان کے قول کو درست ثابت کرنے کے لیے قرآن کی تاویل یا تحریف کریں اور قرآن سے اعراض کرنے والے بن جائیں انسان کے حق میں اس سے بڑھ کر بد نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔ رب العزت اور اس کے مقدس رسول کی باتوں کو اپنے بیٹوں کے رحم و کرم پر چھوڑے اگر وہ کہیں تو مان لے اگر وہ انکار کریں تو منکر ہو جائیں۔ ہم اہل حدیث پر اللہ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ ہمارے پاس لوگوں کے اقوال و آراء کے بدلے قرآن و سنت کے گوہر ہائے گرانبہا ہیں۔

۲۱۵ من سبہم اهل الحدیث و دینہم ○ اخذ الحدیث و ترک قول

فلان

۲۲۱ یا اُمَّتَہُ غَضِبَ اِلَّا لِدِ عَلَیْہِم ○ اِلَّا جِلْ هَذَا تَشْتُمُوہُ بِہِوَانِ

۲۱۷ تَبَالَکُمْ اِذْ تَشْتُمُوْنَا زَوَائِلَ ○ اِلَّا سَلَامَ حِزْبِ اللّٰہِ وَالْقُرْآنِ

۲۱۸ وَسَبَّتُمُوہُمْ ثُمَّ لَسْتُمْ کُلُوہُمْ ○ لَوَا وُ مُسَبَّتْکُمْ مِنْ نَقْصَانِ

۲۱۹ هَذَا وَہُمْ قَبِلُوْا وَصَيَّتْہُمْ رَبَّہُمْ ○ لِی تَرْکِبَہِم لِمُسَبَّتِہِ الْاَوْثَانِ

۱۷۰ حِزَارٌ لِمَقَابَلَةِ الْقَبِيحَةِ مِنْہُمْ ○ بِمُسَبَّتِہِ الْقُرْآنِ وَالرَّحْمٰنِ

ترجمہ

۲۱۵ وہ اہل حدیث اور ان کے مسلک کو اس لیے گالی دیتے ہیں کہ وہ حدیث رسول

لے لیتے ہیں اور قول ترک کر دیتے ہیں

۲۲۱ اے (بد نصیب) مقلدو تم پر غضب الہی ٹوٹ پڑے کیا تم حدیث رسول قبول کرنے

کے جرم میں انہیں گالی دیتے ہو

۲۱۷ تمہارے لیے ہلاکت ہو، تم اسلام قرآن اور اللہ کے سچے تابعداروں کو گالی دیتے

ہو

۲۱۸ اور تم انہیں گالی دیتے ہو پھر تم ان کے برابر بھی نہیں ہو انہوں نے تمہیں گالی

دینا اپنا نقصان سمجھا

۲۱۹ یہ اس لیے کہ انہوں نے اپنے رب کی وصیت قبول کی ہے کہ مشرکین کے جھوٹے

خداؤں کو گالی نہ دو

۱۷۰ ان کے فحیح مقابلہ سے بچنے کے لیے کہ وہ قرآن اور رحمن کو گالی دینا شروع کر

دیں گے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ بزرگوں کے مقلد، اہل حدیثوں کو حدیث لینے اور قول امام ترک کرنے پر گالیاں دیتے ہیں اے بد نصیبو! اپنے رویے پر نظر ثانی کرو کہیں تم پر غضب الہی نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ تم فاسقوں، منافقوں، کافروں کو گالی دینے کی بجائے اسلام، قرآن اور اللہ والوں کو گالیاں دیتے ہو۔ حالانکہ تم ان کے کفو (برابر) بھی نہیں ہو وہ بھی تمہیں گالیاں دے سکتے تھے لیکن اللہ کے اسی فرمان کو یاد کر کے خاموش رہ گئے کہ مشرکوں کے جھوٹے خداؤں کو گالی نہ دو مبادا وہ تمہارے بچے رب کو گالی نہ دینے لگیں۔

- ۱۷۱۔ وَكَذَلِكَ أَصْحَابُ الْأَعْلَىٰ ۝ لَا نَهُمُ مُرَبِّاتٌ لَهُمْ وَلَكُمْ بِهِ مَثَلٌ
 ۱۷۲ سُبُوكُمْ جَهَالُهُمْ لَسْبَبْتُمْ ۝ سُنَّ الرَّسُولِ وَعَسَرَ الْإِيمَانَ
 ۱۷۳ وَصَدَدْتُمْ سَفَهَا نَكُمْ عَنْهُمْ ۝ وَعَنْ قَوْلِ الرَّسُولِ وَدَّ مِنَ الطُّغْيَانِ
 ۱۷۴ وَدَّ عَوْتُهُمْ لِلذِّي قَا ۝ لَنُتَا الْأَسْمَا حَ لَكُمْ بِالْعَرَصِ وَالْحُسْبَانِ

ترجمہ

- ۱۷۱ اسی طرح اہل حدیثوں کا معاملہ ہے ان کے لیے اور تمہارے لئے مندرجہ بالا
 مثال بھی کی ہے۔
 ۱۷۲ ان کے نادانوں نے تمہیں گالی دی تو تم نے سنن رسول اور ایمان کے لشکر کو
 گالیاں دیں
 ۱۷۳ اور تم نے اپنے بیوقوفوں کو ان کے پاس بیٹھنے اور حدیث رسول قبول کرنے سے
 روک دیا اور یہ زیادتی ہے
 ۱۷۴ اور تم نے اہل حدیثوں کو اپنے بزرگوں کی رائے اور قیاس کی طرف دعوت دی

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے گروہ مقلدین تمہارا اور اہل حدیث کا معاملہ بھی اسی طرح
 ہے ان کے نادانوں نے تمہارے بزرگوں کے غلط اقوال کا مذاق اڑایا تو تم نے
 حدیث رسول اور ایمان کے لشکر کا مذاق اڑایا اور تم نے اپنے جہال کو اقوال رسول
 قبول کرنے سے اور اہل حدیثوں کے پاس بیٹھنے سے روک دیا بلکہ تم نے اپنے
 اماموں اور بزرگوں کے غلط اقوال کی طرف انہیں دعوت دی

۱۴۵ لَا بَأْسَ آجَابَتَكُمْ وَلَمْ يَتَحَذَّرُوا ○ إِلَّا إِلَى الْأَثَارِ وَالْقُرْآنِ
 ۱۴۶ وَالْيَ أُولَى الْعِرْلَانِ مِنْ أَهْلِ ○ الْعَدِ بِثُ خَلَا صَتَا لِأَنَسَانِ وَلَا

کوان

۱۴۷ قَوْمَ آفَاتِهِمْ إِلَّا لِدُلْعِفِظِهِذَا ○ الدِّينِ مِنْ ذِي بِلْعَتِهِ الشَّمْطَانِ
 ۱۴۸ وَأَفَاتِهِمْ حَرَسًا مِنَ التَّبِيلِ ○ وَالصَّحِيفِ وَالْتَمِيمِ وَالنُّقْمَانِ

۱۴۵ انہوں نے تمہاری اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور سوائے قرآن و حدیث کے کسی کا
 سہارا نہ لیا

۱۴۶ اور انہوں نے اہل حدیث کے نور عرفان رکھنے والے علماء کی طرف رجوع کیا جو
 کائنات اور انسانیت کا خلاصہ ہیں

۱۴۷ علماء حدیث یعنی محدثین کرام ایسی قوم ہیں جسے اللہ نے اس دین کو شیطانی
 بدعات سے پاک کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے

۱۴۸ ان کو اللہ نے پہرے دار بنایا ہے کہ مبادا کوئی زندقہ دین رسول میں کمی بیشی اور
 توحیح مصلح و سبیل نہ کر دے

جب تم نے ان مخلصین کو اپنے بزرگوں کی تقلید اور ان کی بیعت کی دعوت
 دی تو انہوں نے کمال دانش مندی کا ثبوت دیا اور اہل حدیث کے نور عرفان سے بہرہ
 ور علماء کی طرف رجوع کیا انہوں نے قرآن و حدیث کو گلے لگایا اور تمہاری دعوت
 رد کر دی۔

اہل حدیث (محدثین کرام) اس دنیا میں انسانیت اور کائنات کا خلاصہ ہیں اللہ
 نے اس دین کو بدعات سے پاک کرنے کے لیے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے اور انہیں اپنے
 دین اسلام کا پہرے دار بنایا ہے اس بنا پر جب کوئی زندقہ اس دین میں تغیر و تبدل
 کرتا ہے یا اس میں کمی بیشی کرتا ہے تو یہ لوگ اس کی خوب خبر لیتے ہیں اور اسے
 ناکام کر دیتے ہیں۔

اہل حدیث کو صبر کی تلقین

۱۷۹ لَا صَبِيرَ قَلِيلًا إِنَّمَا هِيَ سَاعَةٌ ۝ يَا مُسَبِّتَ الْأَوْصَابِ لِلرَّحْمَنِ
 ۱۸۰ لَلصَّوْفِ تَعْبِي أَجْرَ صَبِيرٍ ۝ حِينَ بَعَثَ الْغَمْرُ وَزَدَا لِأَنَّهُمُ وَالْعُدَّ وَأَنَّ
 ۱۸۱ وَتَقْوُزُ بِالزَّلْفَى لَدَى بَدْوَجَّتَهُ ۝ الْمَأْوَى مَعَ الْفُفْرَانِ وَالرَّضْوَانِ
 ۱۸۲ لَا تَوْحِشَنَّكَ عُزَّتَهُ بَيْنَ الْوَرَى ۝ لَأَلْنَا سَكَا لَا مَوَاتٍ لِي الْعَبَّانِ

۱۷۹ اے اللہ کے صفات کمال ثابت کرنے والے چند گھڑیاں صبر کر

۱۸۰ تو غمغریب اپنے صبر کا اجر پائے گا جب کہ دوسرے ظالم گناہ اور زیادتیوں کا بار اٹھائیں گے

۱۸۱ اور تو اللہ کے ہاں اعلیٰ مقام حاصل کرے گا اور مغفرت و رضامندی کے ساتھ جنت میں ٹھکانہ حاصل کرے گا

۱۸۲ تجھے مخلوق کے درمیان اجنبیوں کی طرح رہنا گھبراہٹ میں نہ ڈال دے کیونکہ عام توحیح مسلمانوں میں مردوں کی طرح ہیں

فرماتے ہیں کہ اے وہ برگزیدہ انسان جو بغیر کسی تاویل کے اوصاف الہی پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کے علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہونے پر یقین رکھتا ہے اور اسے عرش عظیم پر فائز سمجھتا ہے، تو صبر کر یہ دنیا چند روزہ ہے اشاء اللہ جس دن تو اپنے صبر کا اجر وصول کر رہا ہو گا اس روز تجھ پر بہتان لگانے والے اپنے گناہوں اور زیادتیوں کا بوجھ اٹھائیں گے اور تجھے دین پر استقامت کی وجہ سے جنت میں اللہ کے ہاں اعلیٰ مقام نصیب ہو گا آج کل جو لوگ تیرے ساتھ بیگانوں کا سا سلوک کرتے ہیں اور تو ان کی برادری کا ہو کر بھی محض صحیح عقیدہ کی وجہ سے، اجنبی معلوم ہوتا ہے۔ تجھے یہ حالت گھبراہٹ میں نہ ڈال دے کیونکہ ان بے عقلوں کا کیا ہے یہ طعنہ زنی کرنے والے اور اہل حدیث کے بُرے القاب رکھنے والے ایسے ہی ہیں جیسے زندوں میں مردے پھر رہے ہوں۔

- ۱۸۳ ○ أَوْ مَا عَلِمْتَ بِأَن أَهْلَ السُّنَّةِ ○ الْغُرَبَاءُ حَقًّا عِنْدَ كُلِّ زَمَانٍ
 ۱۸۴ ○ قُلْ لِي مَثَى سَلِيمِ الرَّسُولِ وَصَعْبَةٍ ○ وَاللَّاتِي بَعُونُ لَهُمْ عَلَى الْإِحْسَانِ
 ۱۸۵ ○ مِنْ جَاهِلٍ وَمُعَانِدٍ وَمُنَافِقٍ ○ وَمُعَارِبٍ بِالْبَيْتِ وَالطَّغْيَانِ
 ۱۸۶ ○ وَتَطْنُنْ أَنْتَ وَارِثَ لَهُمْ وَمَا ذُكِّتَ ○ الْأَذَى لِي فِي نَصْرَةِ الرَّحْمَنِ
 ۱۸۷ ○ لَوْ كُنْتَ وَارِثَهُ لَأَذَاكَ الْآلِي ○ وَدِرْثُوا عَدَاهُ بِسَائِرِ الْأَلْوَانِ

ترجمہ

- ۱۸۳ کیا تو نہیں جانتا کہ اہل سنت ہی ہر زمانے میں اصلی غریاء ہیں یعنی دین کو بدعات سے پاک کرنے والے
 ۱۸۴ مجھے بتا تو سہی کہ حضرت رسول مقبولؐ اور صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے کب سلامت رہے
 ۱۸۵ جاہلوں، اناڑیوں اور منافقوں کی بد تمیزیوں سے اور بلاوجہ لڑائی کرنے والوں کی بغاوت اور زیادتی سے
 ۱۸۶ اور تو اپنے آپ کو رسول کریمؐ اور صحابہ و تابعین کا وارث سمجھتا ہے اور تجھے اللہ کی راہ میں تکلیف نہیں اٹھانی پڑی
 ۱۸۷ اگر تو ان کا حقیقی وارث ہے تو انبیاءؑ کے وارث تجھے کسی نہ کسی رنگ میں ضرور تکلیف دیں گے

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے اپنوں اور پرانیوں کی عداوتوں کا نشانہ بننے والے مسلمان تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ اہل سنت ہی صحیح معنوں میں غریاء ہیں جنہیں اللہ کے رسولؐ نے مبارک دی ہے جب خیر البشر امام الانبیاءؑ اور صحابہ کرامؓ و تابعین عظام منافقوں، جاہلوں، اناڑیوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ نہ رہ سکتے تو ان سے چھوٹے درجہ کا مسلمان کب سلامت رہ سکتا ہے اے مومنین! تو انبیاءؑ اور صحابہ کرامؓ

کا حقیقی جانشین ہے تو اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھ کیونکہ جب تک انبیاء کی دعوت توحید کے وارث زندہ ہیں اسی وقت تک ابو جہل و ابوسب کی دعوت شرک کے وارث آرام سے نہیں بیٹھیں گے وہ انہیں اپنے بیٹوں کے طریقوں کے مطابق ضرور تکلیف دیں گے اور ان پر بزرگوں کی گستاخی کا الزام دھرتے رہیں گے لہذا انبیاء و رسل اور صحابہ و تابعین کے سچے وارث کو ان الزامات سے گھبراتا نہیں چاہئے اور ان کی بد تمیزیوں سے ڈر کر اپنا مشن ترک نہیں کرنا چاہئے۔

امت کے بگاڑ کے وقت سنت پر قائم رہنے والوں کا اجر

- ۱۸۸ هَذَا وَلِلْمُتَمَسِّكِينَ بِسُنَّتِهِ الْمُخْتَارِ ○ عِنْدَ لَسَادِ ذِي الْأَزْمَانِ
 ۱۸۹ أَجْرٌ عَظِيمٌ لَسَ يُقَلَّرُ قَدْرُهُ ○ إِلَّا الَّذِي أَعْطَاهُ لِلنَّسَانِ
 ۱۹۰ فَرَوَى أَبُو نَافِعٍ فِي سُنَنِ لَدَى ○ وَرَوَاهُ أَيْضاً " أَحْمَدُ الشَّيْبَانِيُّ
 ۱۹۱ إِسْنَانُهُ حَسَنٌ وَمِصْلَاقٌ لَكَ ○ فِي مُسْلِمٍ لَفَاهَمُهُ بِالْإِحْسَانِ
 ۱۹۲ آثَرًا تَضْمَنُ أَجْرَ خَمْسِينَ امْرَأَةً ○ مِنْ صَحْبِ أَحْمَدَ خَيْرَةَ الرَّحْمَانِ

ترجمہ

- ۱۸۸ یہ بھی سن لو کہ سنت رسول مختار کو امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے پکڑنے
 والوں کے لیے
 ۱۸۹ اتنا اجر عظیم ہے کہ اس کا اندازہ سوائے ثواب دینے والے کے کوئی نہیں جانتا
 ۱۹۰ امام ابو داؤد اپنی سنن میں اور امام احمد بن حنبل شیبانی اپنی سند میں
 ۱۹۱ ایک حدیث روایت کرتے ہیں جس میں اللہ کے برگزیدہ پچاس اصحاب رسول کے
 برابر ثواب کا تذکرہ ہے
 ۱۹۲ اس کی سند حسن ہے اور اس کی تائید مسلم میں ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لو

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ خیر الانام حضرت رسول کریم نے مسلمانوں میں ضلالت
 و گمراہی کے شیوع و ظہور کے وقت سنت کو مضبوطی سے تھامنے والوں کو
 بشارت دی ہے کہ اس دور میں سنت رسول پر عمل کرنے والے مسلمان کو
 اس کا اتنا اجر ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کر کے پچاس صحابہ اجر حاصل
 کرتے رہے اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور
 اس کی سند حسن ہے اس کی تائید مسلم کی حدیث سے ہوتی ہے (وجہ یہ ہے

کہ صحابہؓ کے بابرکت دور میں سب لوگ سنت پر آزادی اور اشتیاق سے عمل کرتے تھے نہ ان پر طرز ہوتا تھا نہ سختی لیکن امت میں خرابی اور بے دینی کے دور میں چہرے پر سنت سجانے یعنی داڑھی رکھنے اور رفع الیدین آمین وغیرہ سنن پر عمل کی وجہ سے طرز و تسخر کے تیر کھانے پڑیں گے بے دینوں کے مذاق اور تحارت آمیز رویہ سے خون کے گھونٹ پینے پڑیں گے اس لیے سنت پر مضبوط رہنے والے کو اتنا اجر ملے گا جتنا پچاس صحابہؓ کو اس سنت پر عمل کی وجہ سے ملا

۱۹۳ اِنَّ الْعِبَادَةَ وَقْتُ هَجْرَةِ ۝ حَقًّا اَللّٰی وَاكْذُ وُبْرَهَانَ
 ۱۹۴ هَذَا اَلَكُمْ مِنْ هَجْرَةِ لَكَ اَنْهَا ۝ السَّيِّئِ بِالْحَقِيقِ لَا بِاَمَانِ
 ۱۹۵ هَذَا وَكَمْ مِنْ هَجْرَةٍ لَّهُمْ بِمَا ۝ قَالَ الرَّسُولُ وَجَاءَ فِي الْقُرْآنِ
 ۱۹۶ وَلَقَدْ اَتَىٰ بِصَدَاقَةٍ فِي التِّرْمِذِيِّ ۝ لِيَنْ لَهٗ اَذُنَانِ وَاَعْيَانِ
 ۱۹۷ لِي اَجْرٍ مِّمَّي سُنَّتِي مَا تَت ۝ لَقَدْ اَكَّ مَعَ الرَّسُولِ رَفِيقًا بِجَنَانِ

۱۹۳ کہ فقہ کے وقت عبادت کرنا میری طرف ہی ہجرت کی طرح ہے اور یہ بات بالتحقیق ہے

۱۹۴ اے اہل سنت مسلمان اس طرح تو بالتحقیق کئی ہجرتیں تیرے لیے ہیں

۱۹۵ یہ بات ذہن رکھ کر بتاؤ کہ حدیث رسول اور قرآن کی نص کے مطابق ان کی کتنی ہجرتیں ہیں

۱۹۵ اور دوکانوں کے ذریعے سن کریا رکھنے والوں کو (تسلی کے) لئے ترمذی شریف میں اس بات کی تصدیق بھی ہے کہ مردہ سنت کو زندہ کرنے والا

۱۹۶ کہ مردہ سنت کو زندہ کرنے والے کا اجر یہ ہے کہ جنت میں رسول کریمؐ کے ساتھ

توضیح: ہر مطلب

فرماتے ہیں کہ سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقہ سے لا تعلق ہو کر عبادت میں مصروف رہنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے اے سنی مسلمان ذرا غور تو کر کہ اس دور میں کتنے فقہے ہیں اور تو ان میں کتنی ہجرتوں کا ثواب حاصل کر رہا ہے اور یہ بھی دیکھ کہ قرآن و سنت کی بنا پر صحابہؓ کو کتنی ہجرتیں نصیب ہوئیں گویا تو صحابہؓ کی طرح حقیقی مہاجر نہیں بن سکتا لیکن حکما "تجھے کچھ ہجرتوں کا ثواب مل گیا اور اس فضیلت کی تائید حدیث ترمذی سے بھی ہوتی ہے کہ

رسول کریمؐ کی وہ سنت جسے لوگوں نے بھلا دیا ہو اسے از سر نو رواج دینے والا مسلمان جنت میں رسول کریمؐ کے ساتھی ہو گا

۹۸ هَذَا وَمَصَافِي لَهُ أَيْضًا أَنِّي ○ فِي التِّرْمِذِيِّ لِمَنْ لَهُ عَيْنَانِ
 ۹۹ تَشْبِيهُ أُمَّتِي بِغَيْثٍ أَوَّلٌ ○ مِنْهُ وَأَخْرَهُ فَمُشْتَبِهَانِ
 ۲۰۰ فَلَيْذَ أَكَّ لَا يَدْرِي الْبِذَى ○ هُوَيْنَهُمَا قَدْ خَصَّ بِالْتَضْيِيلِ وَالرَّجْحَانِ
 ۲۰۱ وَقَدْ أَتَى فِي الْوَحْيِ بِمَصْدَاقٍ لَهُ ○ فِي الثَّلَثَيْنِ وَذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ
 ۲۰۲ أَهْلَ الْيَمِينِ فَكَلَّمَهُ مَعَ بَيْتِهَا ○ وَالسَّابِقُونَ أَقَلُّ فِي الْعُسْبَانِ

۹۸ اور آنکھوں والے لوگوں کو اس کی تائید ترمذی کی حدیث میں نظر آئے گی
 ۹۹ کہ امت محمدیہ کی مثال بارش کی طرح ہے کہ (شریعت کی تبلیغ میں) اول حصہ زیادہ
 لے گا یا آخری www.KitaboSunnat.com
 ۲۰۰ اسی لیے مطوم نہ ہو سکا کہ فضیلت اور رجحان کے اعتبار سے کون سا دور سبقت
 رکھتا ہے
 ۲۰۱ اور قرآن حکیم میں اسی کی تائید آئی ہے کہ اصحاب الیمین پہلوں اور بعد والوں
 میں کافی ہوں گے
 ۲۰۲ تو صحیح ترین طریقے کے مقابلے میں تعداد کے لحاظ سے کم ہوں گے

فرماتے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری
 امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ بعض دفعہ پہلی بارش نفع دیتی ہے اور بعض دفعہ
 دوسری اس طرح میری امت شریعت غراء کی تبلیغ اور صیانت و حفاظت کے سلسلے
 میں سعی و کوشش کرے گی لیکن اللہ جانتا ہے کہ امت کا کونسا طبقہ اس سلسلے میں
 سبقت لے جائے گا اور اس بات کی تائید سورہ واقعہ کے پہلے رکوع سے ہوتی ہے کہ
 پہلوں میں سابقوں کی تعداد کافی ہوگی اور بعد والوں میں تھوڑی لیکن اصحاب الیمین
 پہلے لوگوں میں بھی کافی ہوں گے اور دوسروں میں بھی اس طرح مشکلات میں اذیت
 قائم رہنے والے پہلے طبقہ میں زیادہ تھے اور بعد والوں میں خال خال۔ سابقوں
 الاولوں۔ اصحاب الیمین کے مقابلے میں بلند درجات کے مالک ہوں گے

- ۲۰۳ مَا ذَاكَ إِلَّا أَنْ تَابِعَهُمْ هُمْ ○ الْغُرَبَاءُ لَسْتَ غُرَبْتَهُ الْوَطَانَ
- ۲۰۴ لَكِنَّهَا وَاللَّهِ غُرَبْتَهُ قَائِمٌ ○ بِاللَّذِينَ بَيْنَ عَسَاكِرِ الشَّيْطَانِ
- ۲۰۵ فَلِذَاكَ شَبَّهَهُمْ بِهِمْ مَتَّبِعَهُمْ ○ فِي الْغُرَبَاتِ وَذَاكَ وَتَبَيَّنَ
- ۲۰۶ لَمْ شَبَّهَهُوهُمْ فِي جَمِيعِ أَسْوَابِهِمْ ○ مِنْ كُلِّ وَجْهِ لَيْسَ يَسْتَوِيَانِ
- ۲۰۷ فَانظُرْ إِلَى تَفْسِيرِهِ الْغُرَبَاءُ ○ بِالْمُحِجِّينَ سُنَّتَهُ بِكُلِّ زَمَانٍ

ترجمہ

- ۲۰۳ یہ صرف اس لیے کہ سابقوں کی پیروی کرنے والے غریب ہوں گے اور غربت سے مراد وطن کی غربت نہیں
- ۲۰۴ بلکہ اس سے مراد شیطانی لشکروں کے درمیان رہ کر دین پر ڈٹ جانا ہے
- ۲۰۵ اسی لیے ان نیک بختوں کے پیغمبر نے ان کو دو غربتوں سے واضح تشبیہ دی ہے
- ۲۰۶ رسول مقبول نے ان کو ہر حال تمام امور میں
- ۲۰۷ غریب کی تفسیر کی طرف غور کرو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہر زمانے میں مردہ سنت کو رواج دیتے ہیں

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ جس طرح سابقوں کے درجات اس بناء پر بلند ہوئے کہ انہوں نے انبیاء کی رفاقت میں شدید مشکلات اور ضروریات کے وقت جانی و مالی قربانیوں میں سبقت حاصل کی اس طرح امت محمدیہ کے غریب جو شیطان کے لشکروں میں رہ کر سنت پر ڈٹے رہے انہیں بھی سابقوں کی طرح منفرد اعزاز نصیب ہو گا مزید یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت رسول کریمؐ نے ان غریب کی کلی فضیلت بیان نہیں کی یہ صحابہ سے بھی افضل ہو جائیں اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا کہ امت کا کوئی انسان صحابہ سے بڑھ سکے یا ان کے برابر ہو سکے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ فضیلت مقید بھی ہوتی ہے اور مطلق بھی مثلاً "حضرت آدم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

انہیں اپنے ہاتھوں سے بتایا لیکن اسی بنا پر وہ سیدنا محمد رسول اللہ پر فضیلت نہیں رکھتے اور نہ ہی کوئی رسولی، اپنے اپنے خصائص اور معجزات کی بنا پر سیدنا محمد رسول اللہ پر فضیلت حاصل کر سکتا ہے کیونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ سب سے افضل ہیں اسی طرح دین پر ثابت قدمی دکھانے والے مسلمانوں میں ہر ایک کو پچاس پچاس صحابہ جتنا ثواب اس لیے ملے گا کہ یہ بے چارے ابلہی لشکروں کی خباثوں اور کمینگیوں میں دین کو ہاتھ میں انکارے کی طرح پکڑے ہوں گے اس لیے اللہ ان کا اجر ضائع نہیں کرے گا لیکن انہیں سنت رسول پر عمل کے بدلے مقید فضیلت حاصل ہے مطلق فضیلت تو حضرات صحابہ کرام کا اعزاز ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

- ۱ أَنهَارَهَا فِي غَيْرِ أَخْلُودٍ جَرَّتْ ○ سُبْحَانَ مِسْكُهَا عَنِ الْقِمَاطِ
- ۲ مِنْ تَحْتِهِمْ تَجْرِي كَمَا شَاؤُوا ○ مُهَيَّجَةٌ وَمَا لِلنَّهْرِ مِنْ نَقْصَانٍ
- ۳ عَسَلٌ مُصَفًّى ثُمَّ مَاءٌ ثُمَّ ○ حَمْرٌ ثُمَّ أَنهَارٌ مِنَ الْأَبْيَانِ
- ۴ وَاللَّهُ مَا تِلْكَ الْمَوَادُّ كَهَيْدِهِ ○ لَكِنَّهُمَا فِي اللَّفْظِ مُجْتَمِعَانِ
- ۵ هَذَا وَبَيْنَهُمَا بَسْمٌ تَشَابُهُ ○ وَهُوَ اشْتِرَاكٌ قَامَ بِالْأَذْهَانِ

ترجمہ

- ۱ جنت عدن کی نہریں سطح زمین کے اوپر اوپر جاری ہیں انہیں ادھر ادھر بننے سے روکنے والی ذات کس قدر پاک ہے۔
- ۲ وہ نہریں ان کی مرضی موافق چھوٹ کر ان کے محلّات کے نیچے چل رہی ہوں گی اور ان میں کسی وقت بھی کمی کا اندیشہ نہیں ہوگا۔
- ۳ وہ نہریں خالص دودھ، شرب، پانی اور عسل مصفی یعنی صاف شفاف شدہ کی ہوں گی۔
- ۴ اللہ تعالیٰ کی قسم جنت کی نہروں کا مشروب ہمارے ان دنیاوی مشروبات جیسا نہیں ہو گا البتہ نام دونوں کے مشترک ہیں (لطف اور مزے کے اعتبار سے ان سے بدرجما فائق ہوگا)۔
- ۵ یہ بات خوب یاد رہے کہ جنتی مشروبات اور دنیاوی مشروبات میں معمولی سی مشابہت ہوگی تاکہ ہمارے ذہنوں میں قائم شدہ تصور بحال رہے (ورنہ لطف اور مزے اور صفائی کے اعتبار دونوں کے درمیان آسمان و زمین کا فرق ہوگا)

توضیح مطالب

حضرت امام ہمام فرماتے ہیں جنت عدن کی نہریں ہماری نہروں کی طرح زمین میں مستطیل یا لंबائی طرز پر گڑھے کھود کر نہیں بنائی گئیں بلکہ وہ عظیم و قدیر کی حکمت کا ملکہ کے مطابق سطح کے اوپر اپنی مقررہ حدود میں بہتی رہیں گی اور بغیر کسی

نقصان کے اندیشے کے جتنی خوش نصیبوں کی مرضی موافق چلیں گی اور کبھی خشک نہ ہوں گی۔

جنت کی نہروں کا دودھ، پانی، شراب، شہد ہمارے دنیاوی شہد یا دودھ سے لطف اور مزے میں کہیں بڑھ کر ہو گا البتہ رنگت اور مزے میں معمولی مشابہت ہوگی تاکہ ہمارا مشاہداتی اور تجرباتی تصور قائم رہے اور ہم یہ نہ کہیں کہ یہ تو کوئی اور نعمتیں ہیں دودھ وغیرہ نہیں۔

- ۶ وَطَعَامَهُمْ مَا تَشْتَهُهُ نُفُوسُهُمْ ○ وَلِعَومٌ طَيَّرْنَا عِيْمَ وَ سَنَانِ
 ۷ وَلَوْ اِكْبُ شَتَّى بِحَسَبِ مَنَاهُمْ ○ يَا شَبَعَةُ كَمَلْتُ لِيذِي الْاِيْمَانِ
 ۸ لَعَمْرُ وَحَمْرٌ وَالْيَسْمَاءُ وَلَوْ اِكْبُ ○ وَالْعَلِيبُ مَعَ رِيْحٍ وَنَعَ رِيْحَانِ
 لِرَجْمِهِمْ مِخَالَهُمْ ذَهَبٌ تَطْلُوْفٌ عَلَيْهِمْ ○ يَا كَبُّ خُلَامٍ مِّنَ الْوَلَدَانِ

۶ اور ان کا کھانا ان کے من پسند ہو گا اور نرم نازک موٹے پرندوں کا گوشت۔

۷ اور حسبِ منشا مختلف قسم کے فروٹ اور پھل، اہل ایمان کے کامل سیری سے کھانے کے کیا کہنے۔

۸ گوشت اور شراب، عورتیں اور پھل فروٹ اور خوش بودار پودے رحمان کی خوشبودار ہوا۔

۹ اور چھوٹی عمر کے حسین غلاموں کے ہاتھوں پر رکھے گئے سونے کے طباق ان کے توضیح مطالبہ علیہم سے ہوں گے۔

فرماتے ہیں کہ جنت میں اہل ایمان کو من پسند غذا وافر مقدار میں میسر ہوگی نرم و نازک اور خوب پلے ہوئے موٹے تازے پرندوں کا گوشت ملے گا اور اہل ایمان جس طرح کامل سیری سے اپنے من پسند فروٹ اور گوشت کھائیں گے اور شراب پیئیں گے وہ منظر قابل دیدنی ہوگی اور جو خوشبو انہیں میسر آئے گی اور جس طرح کی حسین بیویاں انہیں ملیں گی ان کی نظیر اس دنیا میں نہیں ملتی۔

اور یہ منظر دیکھتے دیکھتے آنکھوں کو زرا بھر جھکن نہ ہوگی جب چھوٹی عمر کے موتیوں جیسے حسین اور خوبصورت بچے ان کے درمیان سونے کے طبق لیے پھر رہے ہوں گے اور مومنین ان سے اپنی من پسند مشروب اور کھانے اٹھا رہے ہوں گے

اس جیسی تمام نعمتوں کا سورہ زعفران میں اس طرح آیا ہے

بَطَافٌ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَ اَكْوَابٌ وَّلِيْهَا مَا تَشْتَهُ الْاَنْفُسُ
 وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَ اَنْتُمْ لِيْهَا خَالِدُونَ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُورَثْتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ
 تَعْمَلُونَ لَكُمْ لِيْهَا مَا كَهْتُمْ كَثِيْرَةً مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

- ۱۰ وَأَنْظُرْ إِلَىٰ جَعَلِ اللَّذَّاذَةَ ۝ لِلْعُمُونَ وَشَهْوَةَ لِلنَّفْسِ لِي الْقِرَانِ
- ۱۱ لِلْعَيْنِ مِنْهَا لَذَّةٌ تَدْعُو إِلَىٰ ۝ شَهْوَاتِهَا بِالنَّفْسِ وَالْأَمْرَانَ
- ۱۲ سَبَبُ التَّنَاقُلِ وَهُوَ يُوجِبُ لَذَّةً ۝ أُخْرَىٰ سِوَىٰ مَا نَأَلَتْ الْعَيْنَانِ

ترجمہ

- ۱۰ اور قرآن میں دیکھو کہ کس طرح جنتی نعمتوں کے متعلق دلوں کی چاہت اور آنکھوں کی لذت بیان ہوئی ہے۔
- ۱۱ لذت اور چاہت دو جدا جدا چیزیں ہیں آنکھوں کی لذت، دل کی چاہت کو سمیٹ لگائے گی۔
- ۱۲ آنکھوں کو حاصل ہونے والی لذت ہی کوئی کم درجہ کی چیز نہیں لیکن ان مشروبات اور مٹھومات کو چکھنے یا کھانے سے جو لذت آئے گی وہ منفرد قسم کی ہوگی۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ان کے سامنے سونے کے طباق اور پیالے چل رہے ہوں گے اور ان میں دلوں کی چاہت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہو گا۔ آنکھوں کو سامان لذت دیکھ کر جو سرور حاصل ہو گا وہ اپنی جگہ لیکن جو لذت کھاتے اور پیتے وقت حاصل ہوگی وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگی جو آنکھوں کو دیکھ کر حاصل ہوگی۔

جنتی مشروبات کا بیان

- ۱۳ بِسْقُونٍ لِيهَا مِنْ رَحِيقِ خْتَمْنَا ○ بِالْمِسْكِ أَوْلَادٌ كَيْثَلِ الثَّانِي
- ۱۴ مِنْ خَمْرٍ لَذَّتْ لِشَارِبِهَا بِلَا ○ عَوَلٍ وَلَا دَاءٍ وَلَا نِقْصَانٍ
- ۱۵ وَالْخَمْرُ فِي الدُّنْيَا فَهَذِهِ وَصْفُهَا ○ تَفْتَالُ عَقْلَ الشَّارِبِ السَّكَرَانَ
- ۱۶ وَبِهَا مِنَ الْأَنْوَاءِ مَا هِيَ آهْلُهُ ○ وَيَخَافُ مِنْ لَذِي الْوِجْدِ إِنْ
- ۱۷ لَقِنَى لَنَا الرَّحْمَنُ أَجْمَعُهَا عَنِ ○ الْخَمْرِ الَّتِي فِي عَدْنِ جَنَّتِنَا لِلْحَيَوَانَ

ترجمہ

- ۱۳ وہاں انہیں خالص اور خوشبودار شراب پلائی جائے گی جس پر کستوری کی مرہنگی ہو گی اور اس کے ہر گھونٹ کی لذت پہلے گھونٹ جیسی ہوگی۔
- ۱۴ اس شراب کے پینے والے کو لذت ہی لذت نصیب ہوگی، مدہوشی اور بیماری اور نقصان نہیں ہوگا۔
- ۱۵ اور اس دنیا کی شراب کا یہ خاصہ ہے کہ وہ شرابی انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے۔
- ۱۶ اور اس کے ساتھ ساتھ اور بیماریاں بھگی ہیں جو دنیا میں اس کا خاصہ ہیں اور اس شراب سے صاحب وجدان کے بیوقوف ہونے کا خطرہ مسلط رہتا ہے۔
- ۱۷ اللہ تعالیٰ نے جنت والے خوش نصیبوں کی شراب کو ان خرابیوں سے پاک کر دیا ہے۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ جنت کی سربمہر شراب کے کیا کہنے جو خالص اور خوشبودار ہونے کے ساتھ ساتھ حد درجہ لذت والی ہوگی اس پر جو مرہنگی ہوگی وہ بھی کستوری کی ہوگی اس شراب کے پینے والوں کو جتنا لطف پہلے گھونٹ سے ہو گا اتنا ہی بعد والے

گھونٹوں سے ہو گا اس کے پینے سے نہ بیماری ہوگی نہ مدہوشی اور نہ نقصان جبکہ دنیا کی شراب خانہ خراب کا یہ وصف ہے کہ یہ انے پینے والے کی عقل سلب کر لیتی ہے اور اس کے علاوہ دوسری خرابیاں اور بیماریاں بھی ہیں جو صاحب وجدان کی بیوقوفی کا سبب بنتی ہیں۔

لیکن جنت کی شراب کو اللہ نے ہمارے لیے (انشاء اللہ) ان سب خرابیوں سے پاک کر دیا ہے قرآن میں ہے **يَطْوُونَ عَلَيْهِمْ وَلَدًا اِنْ سَخَلْتُونَ بِاَكْوَابِ وَاَبَارِقِ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ لَا يُصَدُّ عَنْهَا وَلَا يُنزلُونَ** کہ ان کے درمیان سدا رہنے والے نیچے آنجوروں اور بگلوں اور خالص پاکیزہ شراب سے چھلکتے ہوئے جام لیے پھر رہے ہوں گے۔ اس شراب کے پینے سے نہ سردرد ہوگی نہ عقل ماؤف ہوگی۔

- ۱۸ وَشَرَابُهُمْ مِنْ سَلْسَبِيلٍ مَزْجًا ۝ الْكَافُورُ ذَا كَشْرَابٍ بِذِي الْإِحْسَانِ
- ۱۹ هَذَا شَرَابٌ أُولَى الْيَمِينِ ۝ وَلَكِنَّ الْأَبْرَارُ شَرَابُهُمْ شَرَابٌ ثَابِتٌ
- ۲۰ يَدْعَى بِتَسْنِيمٍ سَنَأُ لَهُمْ شَرَابُهُمْ ۝ شَرِبَ الْمُقَرَّبُ خَمْرَةَ الرَّحْمَنِ
- ۲۱ صَفَى الْمُقَرَّبُ سَعْمَهُ لَصَفَى لَبًا ۝ ذَاكَ الشَّرَابُ لِحَلَاكَ تَصْفِيَتَانِ
- ۲۲ لَكِنَّ أَصْعَابُ الْيَمِينِ لَا هَلَّ ۝ مِزْجٌ بِالْمَبَاحِ وَلَيْسَ بِالِغَصْبَانِ
- ۲۳ مِزْجَ الشَّرَابِ لَهُمْ كَمَا تَزْجُوا ۝ هُمْ الْأَعْمَالُ ذَاكَ الْعَزْجُ بِالِغِزَانِ
- ۲۴ هَذَا وَذُو التَّخْلِيطِ مَزْجًا أَمْرُهُ ۝ وَالْحُكْمُ فِيهِ لِرَبِّهِ الدَّيَّانِ

ترجمہ

- ۱۸ اور ان کی شراب ایک بتے ہوئے چشمے سے ہوگی جس میں کافور کا ذائقہ ملا ہوا ہو گا اور یہ کافور محبین کا مشروب ہوگا۔
- ۱۹ یہ مشروب تو داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ رکھنے والوں کا ہو گا لیکن ابرار کا مشروب دوسرا ہوگا۔
- ۲۰ وہ مشروب تسنیم چشمہ کی آمیزش والا ہوگا یہ اعلیٰ درجہ کا مشروب مقربین کے لیے مختص ہے اور یہ مقرب لوگ اللہ کے محبوب بندے ہیں جو اللہ کے نام پر تن، من، دھن قربان کر گئے۔
- ۲۱ اللہ کے مقرب بندے نے اپنی نیکی کو ہر قسم کی ریا و نمود و دنیاوی اور طمع و لالچ سے پاک صاف رکھا ہو گا اس لیے اللہ نے ان کے لیے یہ مشروب خالص رکھا تاکہ خالص کا بدلہ خالص بن جائے۔
- ۲۲ لیکن اصحاب الیمین آمیزش والے ہیں چونکہ انہوں نے مباحات کو اختیار کیا ہو گا گناہ نہ کیا ہو گا (اس لیے وہ طے بلے ذائقے والے مشروب کے حق دار ہوں گے)
- ۲۳ ان کے مشروب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی کیونکہ انہوں نے اپنے اعمال میں مقربین کے اعمال کو بھی ملایا ہوگا۔

۲۳ اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ محسنین کو مقربین کے خالص چشمہ تسنیم کی آمیزش ملنا اللہ کا حکم ہے اور اس معاملے میں خالق کائنات کا حکم ہی یہی ہے۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ محسنین کو سلسیل چشمہ سے ایسا مشروب ملے گا جس میں کافور کی آمیزش ہوگی اور ابرار لوگوں کو کافوری چشمہ جو اعلیٰ درجہ کا چشمہ ہے، کا مشروب عام طور پر ملے گا اور اس میں تسنیم چشمہ کی طوئی ہوگی اور مقربین کو خالص تسنیم کا مشروب پینے کو ملے گا، مقربین کو خالص تسنیم چشمہ کا مشروب اس لیے ملے گا کہ انہوں نے مباح چیزوں کو اختیار نہ کیا ہو گا بلکہ دنیا کی تمام چیزوں سے صبر کر کے وقت پاس کیا ہو گا اور اعلیٰ درجہ کے اعمال بغیر دنیاوی طمع و لالچ اور ریا و نمود سرانجام دیئے ہوں گے اس لیے ان کو خالص رضائے الہی کے لیے کی جانے والی نیکیوں کے بدلے خالص مشروب ملے گا باقی عام محسنین اور ابرار لوگوں نے چونکہ نیک کاموں کی بدولت آخرت کے ساتھ ساتھ دنیاوی لذتوں سے بھی فائدہ اٹھایا ہو گا اس لیے ان کو طوئی والا مشروب پلایا جائے گا۔

قرآن میں ہے إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ تَعْرِفُ لِي وَجُوهِهِمْ نُضْرَةَ النَّعِيمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَّغْتُومٍ - يَخْتُمُّ بِسَكِّ وَا فِي ذَٰلِكَ لَلِّتْنَا لَيْسَ الْمُتَنَابِسُونَ - وَمِمَّا جَعَلْنَا تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ - بیشک ابرار مومنین نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ تو ان کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی پہچان لے گا۔ ان کو خالص سرسبز شراب پلانی جائے گی جس کی مہر کستوری سے ہوگی اس کے حصول میں منافست کرنے والوں کو منافست کرنی چاہئے اور اس میں آمیزش ہوگی تسنیم چشمہ کی یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ ہمیشہ گے۔

اہل جنت کے کھانے اور پینے کے ہضم ہونے کا بیان

- ۲۵ هَذَا وَتَصْرِيفُ الْمَاكِلِ مِنْهُمْ ○ عَرَقٌ بَيْضٌ لَهُمْ مِنَ الْآبِ إِذْ
 ۲۶ كَرَوَانِحِ السِّكِّ الَّتِي مَالِيهِ ○ خَلَطَ غَيْرَهُ مِنْ سَائِرِ الْآلْوَانِ
 ۲۷ لَتَعْمُودَ هَاتِيكَ الْبُطُونُ ضَوَايِرًا ○ تَبَيُّ الطَّعَامِ عَلَى مَدَى
 الْأَزْمَانِ
 ۲۸ لَا غَانِطَ فِيهَا وَلَا بَوْلَ وَلَا مَخْطُ وَلَا بَصَقَ مِنَ الْإِنْسَانِ
 ۲۹ وَلَهُمْ جِشَاءٌ رِيحُهُ سِكِّ يَكُونُ ○ بِهَا تَمَامٌ لَهُضِيمٌ بِالْحَسَنِ
 ۳۰ هَذَا وَهُوَ صَحُّ عَنْهُ فَوَاحِدٌ ○ فِي مُسْلِمٍ وَلَا حَمْدَ الثَّانِي

ترجمہ

- ۲۵ یہ (بھی یاد رکھو کہ) ان کا کھانا اور پینا ہیندہ بن کر ان کے بدنوں پر بہہ پڑے گا۔
 ۲۶ اور ان کے ہیندہ کی بو کستوری کی طرح ہوگی جس میں کسی رنگ کی آمیزش نہ ہو۔
 ۲۷ (ہیندہ بتے ہی) وہ بھرے پیٹ ایسے خالی ہو جائیں گے گویا وہ مدت دراز سے
 کھانے کے طلب گار ہوں۔
 ۲۸ نہ وہاں بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہوگی نہ پیشاب کی اور نہ کسی انسان کو بلغم
 اور تھوک آئے گی۔
 ۲۹ وہاں انہیں ایسا ڈکار آئے گا جس کی بو کستوری جیسی ہوگی اس ڈکار سے کھانا آرام
 سے ہضم ہو جائے گا۔
 ۳۰ یہ دونوں روایتیں آپ سے صحیح سند سے مروی ہیں ایک مسلم میں ہے اور دوسری
 سند احمد میں ہے۔

توضیح مطالب

حضرت امام فرماتے ہیں کہ (دین پر استقامت دکھانے والے) اہل جنت کا کھانا

اور پینا، پھیند بن کر ان کے بدنوں سے خارج ہو جائے گا اور اس پینے سے کستوری کی خوشبو آئے گی اور انہیں ایک خوشبودار ڈکار آئے گا جس سے کھانا کھل طور پر آرام سے ہضم ہو جائے گا اور پیٹ ایسے دبے پتلے ہو جائیں گے کہ گویا انہیں مدت دراز سے کھانے کی طلب ہے جنتی میوں اور من پسند گوشتوں اور مشروبات کے پھیند بن کر خارج ہونے اور خوشبودار ڈکار آنے پر کھانا ہضم ہونے کی دونوں روایات صحیح ہیں ایک مسند احمد میں ہے اور دوسری مسلم شریف میں ہے۔

جنتی بیویوں (حوروں) کا بیان

- ۳۱ لَا سَمِعَ مِثْلَهُ عَرَا نِسِ الْجَنَّاتِ ○ ثُمَّ اخْتَرْنَا لِنَفْسِكَ بِهَا آخَا الْعِرْمَانَ
- ۳۲ هُوَ حَسَانٌ قَدْ كَمَلَنَ خَلْقًا نَقَا ○ وَمَعَانِنَا مِنْ أَجْمَلِ النِّسْوَانِ
- ۳۳ حَتَّىٰ يَحَارُّوا لَطَرَفِ لِي الْحُسَيْنِ ○ الَّذِي قَدْ لَبِسَتْهَا لَطَرَفٌ كَالْعِرَانَ
- ۳۴ وَيَقُولُ لَمَّا آتَىٰ بِشَاهِدِ حُسْنَهَا ○ سُبْحَانَ مَعْطَىٰ الْحُسَيْنِ وَالْإِحْسَانِ
- ۳۵ وَاللَّطَرَفِ يَشْرَبُ مِنْ كُتُوبٍ جَمَالِهَا ○ لَتَرَاهُ مِثْلَ الشَّارِبِ النِّسْوَانِ

ترجمہ

- ۳۱ اے عرفان رکھنے والے برادر، اب جنت کی دہنوں کے اوصاف سن اور پھر انہیں اپنے لیے پسند کر لے۔
- ۳۲ وہ حسین و جمیل عوریں ہیں جو اپنے تدو قات کے لحاظ سے کامل اور حسن کے اعتبار سے تمام عورتوں سے خوبصورت ہیں۔
- ۳۳ انہیں جو حسن عطا کیا گیا ہے، آکھ اسے دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔
- ۳۴ جنتی انسان اس حور کے حسن کا مشاہدہ کرتے ہی پکار اٹھے گا کہ اسے خوبی اور حسن بخشنے والی ذات کتنی پاکیزہ ذات ہے۔
- ۳۵ اور آکھ اس کے حسن (و جمال کے شیریں) جام نوش کرے گی پس تو اسے شراب پینے والے مست کی طرح دیکھے گا۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اے میرے نور عرفان رکھنے والے بھائی، میں تجھے ان جنتی بیویوں (حوروں) کے اوصاف سناتا ہوں اور تو انہیں اپنے لیے پسند کر لے کیونکہ تیرے پاس اللہ کے فضل سے انہیں حاصل کرنے کے لیے نور ایمان جیسی بے بہا دولت ہے جبکہ مجرم اور ایمان سے خالی لوگ اس نعمت کو محض ناممکن اور مذاق

سمجھتے ہیں ان کا واسطہ نارِ جنم کے غلاظت، شداد فرشتوں سے پڑے گا وہ انیس دوزخیوں کے پاخانے راستے نکالا ہوا گرم پیپ پلائیں گے اس لیے خدا کے ان مجرموں کی ہنسی مذاق کی پرواہ نہ کر اور ان حوروں کا دلہا بننے کے لیے تیار رہ اور یقین کر لے کہ وہ دلنیں اپنی تخلیق اور حسن و جمال کے اعتبار سے کائنات کی عورتوں سے بدرجما حسین ہیں، ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر آنکھ دنگ رہ جائے گی اور دیکھنے والا دلہا پکار اٹھے گا سبحان اللہ کہ ان کو یہ خوبی اور حسن بخشے والی ذات کبریا کتنی پاک ذات ہے اور ان کے نبی یا صدیق، صالحین یا شہید دلے انیس بار بار دیکھیں گے اور ان کی آنکھوں کو ان کے حسن و جمال کے دیدار سے وہ لطف آئے گا جو نہایت گرم موسم کے پیاسے کو ٹھنڈے اور شیریں پانی سے آتا ہے وہ انیس دیکھ دیکھ کر مخمور اور مست انسان کی طرح نظر آئیں گی۔

- ۳۶ كَمَلَتْ خَلَا نَفْهًا وَآ كَمَلُ حُسْنَهَا ○ كَالْبَدْرِ لَيْلِ الْبَيْتِ بَعْدَ ثَمَانٍ
- ۳۷ وَالشَّمْسُ تَجْرِي فِي مَعَايِنِ وَجْهَهَا ○ وَاللَّيْلُ تَعْتَدُ ذَا وَائِبِ
الْأَعْيَانِ
- ۳۸ لَقَرَاهُ بِعَجَبٍ وَهُوَ مَوْضِعُ ذَاكَ ○ مِنْ لَيْلٍ وَشَيْسٍ كَيْفَ بَجْتِمَاعِ
- ۳۹ لَيَقُولُ سُبْحَانَ الَّذِي ذَا أُصْنَعُ ○ سُبْحَانَ مَبْنُوعِ مَصْنَعَتِهِ إِلَّا نَسَانِ
- ۴۰ لَا اللَّيْلُ يَدْرِكُ شَمْسَهَا تَغِيْبُ ○ عِنْدَ مَجِيئِهَا حَتَّى الصَّبَاحِ الثَّانِي
- ۴۱ وَالشَّمْسُ لَا تَأْتِي بِطَرِّ وَاللَّيْلُ ○ بَلْ يَتَمَسَّ حَبَانِ كِلَاهُمَا إِخْوَانِ

ترجمہ

- ۳۶ ان کی تخلیق بھی مکمل اور ان کا حسن بھی کامل ہے گویا وہ چودھویں کا چاند ہیں۔
- ۳۷ اور ان کے چہروں کے حسن میں سورج چل رہا ہے اور سر کے بالوں کی سیاہی میں رات کی تاریکی پنہاں ہے۔
- ۳۸ وہ اسے دیکھے گا اور تعجب کرے گا اور یہ مقام واقعی باعث تعجب ہو گا کہ رات اور دن کس طرح اکٹھے ہو گئے۔
- ۳۹ وہ کہتے لگے گا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے انہیں بتایا، پاک ہے وہ اللہ جس نے انسان کی تخلیق میں یہ پختہ کاری مگر دکھائی۔
- ۴۰ رات کی تاریکی کو سورج، یوں نہ پائے گا کہ وہ صبح کے وقت اس کی آمد سے غائب ہو جائے۔
- ۴۱ اور نہ سورج، رات کو ہٹانے کے لیے آئے بلکہ دونوں مل کر رہیں گے اور بھائی بن کر رہیں گے۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ تخلیق اور حسن کی وجہ سے ان عورتوں کو جو جنتی مردوں کی انہیں شہس کی چودھویں کا چاند کہنا چاہیے ان کے چہروں کا جمال دیکھ کر گمان ہو گا

کہ ان خوبیوں کے پیچھے سورج چل رہا ہے اور ان کے بالوں کی سیاہی پر گمان ہو گا کہ گویا ان کی تمہ میں رات کی تاریکی ہے ان عورتوں کا خوش نصیب دلہما اجتماعِ خدیں کو دیکھ کر تعجب کرے گا رات اور دن کس طرح اکٹھے ہو گئے ہیں وہ بے ساختہ پکاراٹھے گا کہ سبحان اللہ وہ ذات کس قدر پاکیزہ ہے جس نے یہ کاریگری دکھائی ہے دنیا میں سورج کے آنے سے رات غائب ہو جاتی ہے لیکن یہاں معاملہ عجیب ہے بالوں کی تاریکی اور چہرے کا سورج آپس میں ملے ہوئے ہیں نہ رات غائب ہو رہی ہے نہ سورج اسے بھگا رہے ہے بلکہ ساتھی بن کر ایک جگہ بسراکئے ہوئے ہیں۔

- ۳۲ وَكِلَاهُمَا مِرَاةٌ صَاحِبَةٌ إِذَا ○ مَا شَاءَ يُبَصِّرُ وَجْهَهُ بَرِيَانٍ
 ۳۳ فَبَرَى مَخَاسِنَ وَجْهِهِ فِي وَجْهِهَا ○ وَتَرَى مَعَايِنَهَا بِهَا بَعَانٍ
 ۳۴ حُمُرُ الْخُدِّ وَدِ ثُقُورُهُنَّ لِأَلْسِنِي ○ سُودُ الْعُيُونِ فَوَاتِرُ الْأَجْفَانِ
 ۳۵ وَالْبَرْقُ يَبْدُو حَسَنَ بَسِيمٍ ○ تَغْرَهَا فَبَضِي سُقْفِ الْقَصْرِ بِالْجُدِّ رَانَ

ترجمہ

- ۳۲ اور یہ دونوں ہی ایک دوسرے کا آئینہ ہوں گے یہ جب چاہے گا اس کے چہرے
 میں اپنا چہرہ دکھ لے گا۔
 ۳۳ یہ اپنے چہرے کی خوبیاں اس کے چہرے میں ملاحظہ کرے گا اور وہ اپنی خوبیاں
 اس کے چہرے میں اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔
 ۳۴ وہ جنتی خاتون موٹی موٹی آنکھوں، سیاہ پتلیوں، نرم پلکوں اور گلابی رخساروں اور موتیوں
 کی طرح صاف اور چمکنے والے دانتوں والی ہوگی۔
 ۳۵ جب وہ حور مسکرائے گی تو اس کے دانتوں سے بجلی کوندے گی جس سے محل کی
 چھتیں اور دیواریں روشن ہو جائیں گی۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ جنتی دلہن اور اس کے دلہا کے چہروں کی خوبی کے کیا کہنے اتنے
 صاف اور شفاف دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے منہ سے اپنے اپنے حسن و
 جمال کا مشاہدہ کریں گے ان کے رخسار گلابی رنگ کے اور دانت موتیوں جیسے صاف
 اور چمک دار آنکھیں موٹی موٹی اور ان میں پتلیاں نہایت سیاہ ہوں گی اور آنکھوں
 کی سرگمیں پلکیں نرم نرم اور باریک ہوں گی اور ایسا بھی ہو گا کہ اس حور کے
 مسکرانے سے بجلی کوند جائے گی جس سے محل کے دیو دیوار اور چاروں کونے روشن
 ہو جائیں گے سبحان اللہ دانتوں کی صفائی اور چمکنے کے کیا کہنے۔

- ۳۶ وَلَقَدْ رَوَيْنَا أَنَّ بَرَقًا سَاطِعًا ○ يَبْدُو فَيَسْأَلُ عَنْهُ مَنْ يَجْعَلُ
 ۳۷ لِقَائَهُ هَذَا ضَوْءٌ تَغْرِيضًا حِكْمًا ○ لِي الْجَنَّةِ الْعُلَمَاءَ كَمَا تَرَوْنَاهُ
 ۳۸ لِلَّهِ لَا يَمُوتُ ذَلِكَ الشَّعْرُ الَّذِي ○ لِي لَسْمِهِ إِذَا رَأَى كُلَّ أَمَانٍ
 ۳۹ رَبَّانِيَّةً الْأَعْطَافِ مِنْ مَاءِ الشَّبَابِ ○ لَفَعْنُهَا بِالْمَاءِ ذُو جَرَبَانَ
 ۵۰ لَمَّا جَرَى مَاءُ النِّعَمِ بِعُضْنِهَا ○ حَمَلِ الشَّمَارَ كَثِيرَةَ الْأَلْوَانِ

ترجمہ

- ۳۶ اور ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ
 جنت کے محلات میں نورانی شعاع ظاہر ہوگی تو خوش نصیب جنتی، جنتیوں سے اس
 روشنی کے متعلق پوچھے گا۔
 ۳۷ تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ جنت الفردوس کے محل میں مسکرانے والی حور کے
 صاف اور شفاف دانتوں کی چمک ہے۔
 ۳۸ (سب کمالات اور خوبیوں کا منبع اللہ ہی ہے) اللہ ہی کے لیے ہے خوبی، وہ شخص
 کتنا خوش نصیب ہے جو ان کو چومے گا جن کے چومنے میں ہر قسم کی سلامتی کا
 ادراک ہوگا۔
 ۳۹ جوانی کے پانی سے پلٹنے کی وجہ سے وہ نرم پسلوؤں والی ہے اس کی شاخیں اس پانی
 سے تروتازہ ہیں۔
 ۵۰ جب نعمتوں کا پانی اس کی شاخوں میں گردش کرنے لگا تو اس نے کئی رنگوں کے
 پھل نمودار کر دیئے۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ایک
 صحابی کی زبانی بیان کی ہے کہ جنتی اپنے محل میں موتیوں کے تخت پر بڑے ناز و نخرے
 سے اپنے ساتھیوں سے مصروف گفتگو ہو گا کہ دختہ "سفید اور روشن شعاع بجلی کی

طرح کوندے گی تو وہ اپنے ساتھیوں سے پوچھے گا کہ یہ چمک کیسی ہے جس سے
محلات کے درودیوار منور ہو گئے تو اسے بتایا جائے گا کہ حیران کیوں ہو گئے ہو۔ یہ
حور کے دانتوں کی چمک ہے جو اس کی مسکراہٹ کے وقت ظاہر ہوئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مومنین جنت میں تشریف فرما ہوں
گئے کہ دفعہ "ان کے محلات ایسے روشن ہوں گے جیسے اندھیری رات میں بجلی کے
کوندنے سے کائنات روشن ہو جاتی ہے ایک مومن سوال کرے گا کہ یہ کیا ہوا تو
اسے بتایا جائے گا کہ **هُورًا ضَحِکَتْ لِي وَجِدَ رُوحَهَا** کہ یہ بالائی جنت میں جلوہ
افروز حور کی مسکراہٹ ہے جو اپنے سرتاج کے سامنے بیٹھی مسکرا رہی ہے۔

اس جنت میں جنتی انسانوں کا حسن و جمال حضرت یوسفؑ جیسا اور آواز حضرت داؤدؑ جیسی اور تینتیس (۳۳) تینتیس
(۳۳) سال کی عمر ہونی اور چہرے پر داڑھی کی جگہ ہبزی مائل باریک بال اگے ہوں گے آنکھیں سر تیس ہوں گی یہ
نوک اپنی حوروں کے چہروں میں اپنی خوبصورتی کا مشاہدہ کریں گے اور وہ ان کے چہروں سے آنکھوں کی طرح ایسا منہ
دیکھیں گی۔

- ۵۱ فَا لَوْدُ وَالْتَفَاحُ وَالرَّمَانُ لِي ۝ غُصْنِ تَعَالَى غَارِسُ الْبُسْتَانِ
 ۵۲ وَالْقُرْمِينَهَا كَالْقَضِيبِ اللَّيْنِ ۝ لِي حُسْنِ الْقَوَامِ كَأَوْسَطِ الْقَضْبَانِ
 ۵۳ لِي مَغْرَسِي كَالْعَاجِ تَحَسَّبُ آتَنًا ۝ عَالِيِ النَّقَا أَوْ وَاحِدًا الْكُبَّانِ
 ۵۴ لَا الظَّهْرُ يَلْحَقُهَا وَلَيْسَ تَلْبُهَا ۝ بِلَوَاحِقِ اللَّبْطَنِ أَوْ بَدُ وَأَنْ
 ۵۵ الْكِنَّهِنَّ كَوَاعِبَ وَ نَوَاهِدَ ۝ فَتَدُبُّهُنَّ كَالطَّفِ الرَّمَّانِ

ترجمہ

- ۵۱ گلابی پھول اور سیب اور انار ایک ہی شاخ پر لگے ہوئے ہیں سبحان اللہ اس باغ
 کے بیڑوں کو بیچنے والی ذات کس قدر بلند ہے۔
 ۵۲ وہ پھل اور پھول والا بیڑا اپنے حسن قامت کے اعتبار سے اس نرم و نازک شاخ
 کی طرح ہے جو مناسب طول و عرض رکھتی ہو۔
 ۵۳ وہ پھولدار اور پھل دار پودا ایسی زمین میں اگا ہے جو ہاتھی دانت کی طرح صاف
 اور سفید ہے تو اسے دیکھ کر خیال کرے گا کہ یہ زمین حد درجہ ستمی ہے یا کوئی نیلا
 ہے۔
 ۵۴ نہ تو اس کی پیٹھ کو نشیب و خم کا عارضہ لاحق ہو گا اور نہ ہی اس کے پستان بیٹھ یا
 بدن سے ملے ہوں گے۔
 ۵۵ لیکن وہ حوریں ابھرے ہوئے خوشنما پستانوں والی ہوں گی ان کے پستان نرم و
 نازک انار کی طرح ہوں گے۔

توضیح مطالب

اس حور کی صفات بیان سے باہر ہیں لیکن ہمارے محدود تصور حسن کی تسکین
 کے لیے اتنا کہا جا سکتا ہے کہ وہ حور اس نرم و نازک اور مناسب قد و قامت والے
 پودے کی طرح ہے جو ہاتھی دانت جیسی صاف اور سفید پر اگا ہو اور جنت النعیم کے
 پانی سے پلا ہو اور اس پودے کی سبز شاخوں پر بیک وقت پھل اور پھول یعنی سیب

اور اتار اکٹھے ہی نمودار ہو رہے ہوں نہ تو اس حور کی پیٹھے خم دار کمان کی طرح ہوگی اور نہ بدن کے اندر دھنسی ہوگی بلکہ بید کی طرح پگھلا رہا اور سیدھی ہوگی اور اس کے پستان سینے یا بیٹ سے ملے ہوئے نہیں بلکہ پکے ہوئے نرم و نازک اتاروں کی طرح ابھرے ہوئے ہوں گے۔ قرآن میں اِنَّا اَنْشَاْنَا هُنَّ اِنْشَاءً فَبِعَلْنَا هُنَّ اَبْكَارًا عُرْمًا اَتَوَابًا دوسری جگہ ہے وَكُوَاعِبٌ اَتَوَابًا "کہ وہ ابھرے ہوئے پستانوں والی ہوں گی۔"

- ۵۶ وَالْبَعْدُ ذُو طُولٍ وَحُسَيْنٌ فِي نَمَائِصٍ ○ وَإِعْتِدَ إِلَيْكَ ذَا انْكَرَانٍ
- ۵۷ بَشْكَوِ الْعُلَى بِمَا كَدَّ لَلْمُدَى ○ الْآتَامِ وَسَوَاسٍ مِنَ الْمِهْجَرَانِ
- ۵۸ وَالْمِصْمَانِ لَانَ تَشَاءُ ○ شَبَّهَهَا بِسَيْكَتَيْنِ عَلَيْهِمَا كَلْبَانِ
- ۵۹ كَالَّذِي بَدَّلْنَا لِي نُعَوِّتَهُ بِمَلَسٍ ○ صَدَأَى دُرِّ ذُو دَوْتِ بُوْزَانِ
- ۶۰ جَرَّ جَمْعًا لَصَنُرٍ مُتَّبِعٌ عَلَى بَطْنِ لَهَا ○ حَفَّتْ بِهِ خُصْرَانِ ذَاتِ ثَمَانِ

۵۶ اس حور کی گردن دراز اور گوری چٹی اور متعل ہوگی اور یہ بات سچی اور ثابت شدہ ہے انکار کی گنجائش نہیں۔

۵۷ زیور اور ہار گردن سے دوری کا شکوہ کر رہا ہو گا اور اسے کئی دن تک حسین وسواس کا سامنا ہوگا۔

۵۸ اور اگر تو چاہے تو اس کی کلائیوں کو (صاف و شفاف اور گورا سفید سونے کی بنا پر) چاندی کی ڈالی سے مشابہت دے اس پر دونوں ہتھیلیاں بنی ہوئی ہیں۔

۵۹ وہ اپنی نرمی اور نازکی میں کھن کی طرح ہیں اور چوڑائی مائل گولائی میں موتیوں کی سی کی طرح ہیں جنہیں وزن نے متناسب تخلیق کیا ہے۔

توضیح: مصلحتاً اس کے پیٹ پر چوڑا سینہ ہے جسے دو قیمتی پہلوؤں نے گھیر رکھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس حور دلہن کی گردن گوری چٹی اور متعل دراز ہوگی اور ایسی حسین ہوگی کہ زیور اور ہار بھی اپنی تمام تر خوبصورتی کے باوجود رشک کر رہے ہوں گے اور اس چند انچ کے فاصلے پر بھی کئی دنوں کی جدائی کے حسین وسواس میں مبتلا ہوں گے۔ اس حور کی کلائیوں کی کما حقہ مثال ہی پیش نہیں کی جا سکتی البتہ اپنے حسین تصور کی تسکین کے لیے اسے چاندی کی ڈبلی سے شیشہ دی جا سکتی ہے اور ان کلاؤں پر ہتھیلیاں ایسی کہ موتیوں کی سی کی طرح چوڑائی مائل گول اور کھن کی طرح نرم و نازک اور سینے کی وسعت اور چوڑائی اور رنگت کی خوبصورتی کے بیان کے لئے الفاظ نہیں ملتے اس کے پیٹ کو دو بے مثال حسین پہلوؤں نے گھیر رکھا ہے۔

- ۶۱ وَعَلَيْهِ أَحْسَنُ سُرَّةٍ هِيَ مَجْمَعٌ ○ الْخَصْرَيْنِ لَقَدْ آتَتْ مِنَ الْإِسْكَانِ
 ۶۲ حَقٌّ مِنَ الْعَاجِ اسْتَدَّ أَرْوَاحَهُ ○ حَبَّاتُ مِسْكِ جَلْدٌ وَإِلَّا تَقَانِ
 ۶۳ وَإِذَا تَعَدَّوْتَ رَأَيْتَ أَمْرًا هَائِلًا ○ مَا لِاصْفَاتِ عَلَيْهِ مِنْ سُلْطَانِ
 ۶۴ لَا الْعَيْضُ بِنَشْأِهِ وَلَا يُؤَلُّ وَلَا ○ شَمْنِي مِنَ الْآخِذَاتِ فِي النِّسْوَانِ
 ۶۵ لِيَخِذَ إِنْ قَلْبًا بِهِنَّ حَرْسَالَهُ ○ لَفَجْنَابُهُ فِي عِزَّةٍ وَصَانِ

ترجمہ

- ۶۱ اور اس پیٹ پر حسین و جمیل ناف ہے جو دونوں پہلوؤں کا مرکز ہے اور سلوٹ کی
 وجہ سے پیٹ میں چھپی چھپی رہتی ہے۔
 ۶۲ وہ ہاتھی دانت کی طرح سفید گول ڈبیا ہے اس کے گرد کستوری کے دانے ہیں اسے
 پختی عطا کرنے والا بلند شان ہے۔
 ۶۳ اور جب تو نیچے خیال دوڑائے تو عجب و غریب اور حیران کن معاملہ ہے جس کی
 صفت بیان سے باہر ہے۔
 ۶۴ نہ وہاں حیض کے گندے خون کا امکان ہو گا نہ پیشاب کے پلید چھینوں کا نہ
 عورتوں کی دیگر بیماریوں کا۔
 ۶۵ اس کے گرد دو ران پھرے دار بن کر کھڑے ہیں اس کی عصمت نہایت محفوظ اور
 مضبوط جگہ میں ہے۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ اس کے نرم و نازک اور گورے چٹے پیٹ پر خوشنما ناف ہے
 اور یہ ناف دونوں پہلوؤں کا مرکز ہے اور پیٹ پر پڑنے والے بل کی وجہ سے قدرے
 گہرے جگہ واقع ہونے کے چھپی رہتی ہے صفائی اور خوبصورتی کے اعتبار سے وہ
 ہاتھی دانت کی گول سی ڈبیا ہے اور اس کے گرد والے ذرات یا دانے کستوری کے
 ہوں گے اسے صفائی اور خوبصورتی اور محکم بخشنے والی ذات کس قدر پاکیزہ اور بلند

ہے کرا اور ناف سے نیچے والے حصہ کی تعریف و توصیف، الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی یہ حصہ خوبصورتی اور نازکی و صفائی کے اعتبار سے ایسا دلکش اور حیران کن ہے کہ آدمی کو تڑپا کر رکھ دے اس حصہ کی مخصوص جگہ پر نہ حیض کا گندا خون لگے نہ پیشاب کے پلید چھینٹے اور نہ دوسری بیماریاں جو عورتوں سے خاص ہیں یہ اندام نمائی نہایت مضبوط اور محفوظ مقام میں ہے اور اس کے دونوں طرف گورے رنگ کے ران پرے دار بن کر کھڑے ہیں۔

۶۶ قَامًا بِخَلْقَتِهِ هُوَ السُّلْطَانُ ○ بَيْنَهُمَا وَحَقُّ طَاعَتِهِ السُّلْطَانُ
 ۶۷ وَهُوَ الْمَطَاعُ أَمِيرُهُ لَا يَنْشَى ○ عِنْدَهُ وَلَا هُوَ عِنْدَ بَعْثَانِ
 ۶۸ وَجَمَاعُهَا فَهُوَ الشِّفَاءُ لِعَيْبِهَا ○ فَالصَّبُّ مِنْهُ لَيْسَ بِالضَّجْرَانِ
 ۶۹ وَإِذَا أُجْعِلَ بِهَا تَعُودُ كَمَا آتَتْ ○ بِكَرًا بِغَيْرِ دَمٍ وَلَا نُقْصَانِ
 ۷۰ فَهُوَ الشَّهِيءُ وَعُضْوُهُ لَا يَنْشَى ○ جَاءَ الْعَدِيثُ بِذَلِكَ إِهْلًا لِنُكْرَانِ
 ۶۶ وہ دونوں اس کی خدمت کے لئے الٹ کھڑے ہیں یہاں کسی کو حق تعریف ہے تو
 صرف ایک ہی حاکم کو اور حاکم کی اطاعت واجب ہے۔

۶۷ اور اس جگہ کے حکمران کا نمائندہ نہ بزدل ہے نہ سکرنے والا ہے۔
 ۶۸ اور اس حور سے جماع کرنا آتش عشق کی تسکین کا باعث ہو گا اور اس سے معاملہ
 عشق سرانجام دینا عشق کو کم نہیں کرے گا۔
 ۶۹ اور جب اس کا جنسی دِلما جماع سے فارغ ہو گا تو وہ پہلے کی طرح پھر کنواری بن
 جائے گی نہ خون نکلے گا نہ کوئی نقصان ہو گا۔
 ۷۰ یہ روایت شیعہ حقیقت ہے کہ اس کی خواہش جماع باقی رہا کرے گی اور اس کا
 عضو سکرنے والا نہ ہو گا۔

۶۶ فرماتے ہیں کہ ان خوش نما پیرے داروں کے درمیان وہی گزر سکتا ہے جو اس
 جگہ کا حاکم ہے اور حاکم و سلطان یعنی اس حور کے شوہر کی آمد پر دونوں محافظ راست
 چھوڑ دیں گے کیونکہ حاکم کی اطاعت واجب ہے اور اس سلطان یا حکمران کا امیر نہ
 سکرے گا اور نہ بزدل ہو گا جبکہ دنیا میں بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دلربا کے
 آئینہ عصمت پر نظر پڑتے ہی آدمی پر رعب سوار ہو جاتا ہے اور وہ بیوی سے جماع
 کی طاقت نہیں رکھتا جنت میں ایسا ہرگز نہ ہو گا۔ اس حور سے جماع کرنا عشق سے
 شفا کا باعث ہو گا اور اس سے عشق کرنا قطعاً "اکتاہٹ یا تھاواٹ نہ ڈالے گا جماع
 سے فارغ ہوتے ہی وہ پھر کنواری بن جائے گی خون وغیرہ قطعاً" نہ نکلے گا اور فراغت
 کے بعد بھی جماع کی خواہش باقی رہے گی اور اس کا عضو سکرے گا نہیں۔

- ۱۰ ○ لَقَدْ رَوَيْتَا أَنْ شَغَلَهُمُ الَّذِي ○ قَدْ جَاءَ فِي سِنِّ مَوْنِ مَانِ
- ۱۱ شَغَلُ الْعُرُوسِ بِعُرْسِهِ مِنْ بَعْلِيًّا ○ عَبَّثَتْ بِهَا الْأَشْوَاقُ طُولَ زَمَانٍ
- ۱۲ بِإِلَّهِ لَا تَسْأَلُهُ عَنْ أَشْغَالِهِ ○ تِلْكَ اللَّيَالِي شَانُهُ ذُ وَشَانِ
- ۱۳ وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا بِصَيْبِ غَابٍ ○ عَنِ مَحْبُوبِهِ فِي شَارِعِ الْبُلَدِ إِنْ
- ۱۴ وَالشَّوْقُ يَزَعُجُهُ الْبَهْرَ وَمَالَهُ ○ يَلْقَائِهِ سَبَبٌ مِنَ الْإِمْكَانِ

ترجمہ

- ۱۱ اور ہم نے روایت کیا کہ ان کا وہ شغل جو سورۃ "سین" میں مختصراً بیان ہوا ہے۔
- ۱۲ وہ میاں بیوی کے لمبی مدت کے جذبات شوق سے کھیلنے کودنے کے بعد والا شغل ہو گا۔
- ۱۳ اللہ کی قسم ان راتوں کے اس شغل کے متعلق نہ پوچھ اس شغل کی شان ہی نزالی ہے۔
- ۱۴ اور ان کی مثال یوں سمجھ لو کہ کوئی عاشق اپنے محبوب کی تلاش میں عرصہ دراز تک مختلف شہروں میں سرگردان رہا ہو۔
- ۱۵ اور اس کا شوق وصال اسے ہر لمحہ تڑپائے رکھتا ہو اور ملاقات کا کوئی امکان نہ ہو۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ ہم نے سورہ "سین" کی آیت مبارکہ **إِنَّ أَمْعَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ لَا يَكُونُ لَهُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَانِكِ مُتَكِنُونَ لَهُمْ لِيَهَا لَا يَكْتُمُوا لَهُمْ مَا بَدَّ عَوْنٌ** (کہ جنت والے اس دن اپنے شغل میں خوش خرام ہوں گے اور ان کی بیویاں تختوں پر ٹیک لگائے ہوں گی انہیں وہاں سے تمام پھل اور منہ مانگی مراد ملے گی) کی تفسیر میں آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے کہ وہ شغل جماع ہو گا جو دنیا اور قبر اور حشر کی لمبی جدائی کے بعد ان کو جنت میں حاصل ہو گا۔ اس شغل سے

حاصل ہونے والے لطف اور مزے کے متعلق نہ پوچھو بخدا اس کی شان ہی نرالی ہے اس لطف اور مزے کا کچھ اندازہ اس بات سے کر لو کہ کوئی عاشق اپنے محبوب کی تلاش میں سالہا سال تک دنیائے جہان کی خاک چھانتا پھر رہا ہو اور شوق وصال سے لمحہ بھر چین سے نہ بیٹھنے دیتا ہو اور ملاقات کا امکان بھی نظر نہ آ رہا ہو۔

- ۷۶ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ سُلُوْبِكَ ۝ وَصَارَ الْوَصْلُ ذَا اِسْتِحْسَانٍ
 ۷۷ اَتَلُوْهُ اَنْ صَارَ ذَا شُغْلٍ بِهٖ ۝ لَا وَاللّٰهِ لَوْ اَعْطِيَ بِلَا حِسَابٍ
 ۷۸ نَارًا مِّمَّا نَارِ الْطَّغْيَانِ ۝ لَمَّا رُبِّ مَعْرِزَةً مِّنَ الطَّغْيَانِ

ترجمہ

- ۷۶ اور وہ محبوب اسے لمبی جدائی کے بعد مل جائے اور وصال ممکن ہو جائے۔
 ۷۷ کیا تو اسے ملامت کرے گا کہ وہ کیوں شغل میں معروف ہے نہیں اس اللہ کی قسم
 جس نے بغیر اندازہ کے یہ نعمت بخشی ہے (قطعا "کوئی ملامت نہیں")
 ۷۸ میرے اللہ معاف کرنا ہمارے قلم نے حور کی صفات میں حدود سے تجاوز کیا ہے
 اے میرے اللہ میں اس حد کے آگے گزرنے پر معذرت کرتا ہوں۔

توضیح مطالب

اور وہ محبوب اسے کافی عرصہ بعد مل جائے اور وصال بھی ممکن ہو تو کیا تم اسے
 محبوب کو آغوش میں لینے پر ملامت کرو گے؟ نہیں، نہیں واللہ نہیں جنت میں ایسا
 کرنے پر کوئی ملامت نہیں کرے گا۔ اے میرے ستار اور غفار میرا قلم جنت میں
 ملنے والی حور عین کی صفات کے بیان حد سے تجاوز کر گیا میں اس فروگذاشت کی
 معافی مانگتا ہوں۔

- ۷۹ وَإِذَا بَدَأْتِ فِي حُلَّتَيْهِ مِنْ لَبْسِهَا ○ وَتَمَامَ بَلَّتِ كَتَمَائِلِ النَّشْوَانِ
 ۸۰ تَهْتَرُ كَالنُّعْمَنِ الرَّطِيبِ ○ وَحَمَلُهُ وَوَدَّ وَتَفَاحَ عَلَى رُسَانِ
 ۸۱ وَتَمَخَّرَتْ فِي مَشِيهَا وَيَحِقُّ ○ ذَاكَ لِمِثْلِهَا فِي جَنَّتِهِ الْعِوَانِ
 ۸۲ وَوَصَائِفٍ مِنْ خَلْفِهَا وَأَمَّا مَهَا ○ وَعَلَى شِمَائِلِهَا وَعَنْ أَيْمَانِ
 ۸۳ كَالْبَدْرِ لَيْلَتَهُ تَمَّ لَسَفِّ فِي ○ لَحْسِقِ الرَّجْمِيِّ بِكَوَاكِبِ السِّرَابِ

ترجمہ

- ۷۹ اور وہ حور جب بے مثال لباس زیب تن کر کے نکلے گی اور (حسن و جمال کے نشہ
 میں مست ہو کر) محسوس انسان کی طرح بڑے ناز و نحرے سے چلی رہی ہوگی۔
 ۸۰ تو اس کا جھوم جھوم کر چلنا اور دائیں بائیں جھلکانا اس تروتازہ شاخ کی طرح ہو گا
 جس نے پھل سیب اور انار اٹھا رکھے ہوں۔
 ۸۱ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ والے جنت میں بڑے نحرے سے چل رہی ہوگی اور اس طرح چلنا
 اس جیسی نادردہ روزگار کا حق بھی ہے۔
 ۸۲ اور اس کی خدمت گزار لوتڑیاں اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چل رہی
 ہوں گی۔
 ۸۳ اس کا بدن گویا چودھویں رات کا چاند ہو گا جیسے اندھیری رات میں ستاروں نے
 گمیر رکھا ہو

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ جنت کے پھولوں اور پھلوں سے لدلے ہوئے باغات میں اس
 حور کا چلنا پھرنا اور دائیں بائیں جھومنا اس تروتازہ اور سبز و شاداب شاخ کی طرح ہو
 گا جس پر گلابی رنگ کے پھول اور سیب اور انار لگے ہوں اور اس طرح چلنا کسی
 تکلف کی بنا پر نہیں ہو گا بلکہ یہ چال اس کی خوبصورتی کا طبعی تقاضا ہوگی جب کوئی
 سینہ اور جیلہ دو شیرہ اناروں جیسے پستان اور سیب جیسی ٹھوڑی اور گلابی پھول جیسے

رخساروں اور سرو جیسے قد و قامت والی ہوتی ہے تو اس کی چال میں اور گفتار میں
 نخرے کا آنا اور منک منک کر چلنا اس کا طبعی تقاضا بن جاتا ہے۔ جب یہ حور جنت کا
 بے مثال سوٹ اور دلہنہ زیب تن کر کے اپنی ہم جولیوں اور باندیوں کے جلو میں باہر
 نکلے گی تو یوں معلوم ہوگی جیسے اندھیری رات میں صاف و شفاف نیلگوں آسمان میں
 ستاروں کے درمیان چودھویں کا چاند دکھ رہا ہو۔ چنانچہ وہ مخمور انسان کی طرح
 اپنے حسن و جمال کے نشے مست ہو کر ناز و نخرے سے اپنے جنتی دلہے کے سامنے
 آئے گی۔

- ۸۴ لِسَانُهُ وَ فُؤَادُهُ وَالطَّرْفُ ○ لِي تَبْشِيرٍ وَاعْجَابٍ وَلِي سُبْحَانَ
 ۸۵ فَالْقَلْبُ قَبْلَ زَلَا لِيهَا فِي عُرْسٍ ○ وَالْعُرْسُ أَثَرُ الْعُرْسِ مُتَّصِلًا بِ
 ۸۶ حَتَّى إِذَا مَا وَجَّهَتْ تَقَابَلًا ○ أَرَأَيْتَ إِذْ يَتَقَابَلُ الْقَمْرَانِ

ترجمہ

- ۸۴ اسے دیکھ کر اس سعادت مند انسان کی زبان تسبیح اور دل تعجب اور آنکھ حیرانی میں
 پڑ جائے گی۔
 ۸۵ اس کا دل اسے آغوش میں لینے سے پہلے ہی آغوش والا لطف حاصل کرے گا
 لیکن لطف اندوز دیدار اور اس کے بعد جھلند عروسی کی محبت کے اتصال کے کیا کہنے۔
 ۸۶ جب وہ اسے ملے گی اور یہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے تو بتاؤ دو چاند
 آنے سامنے آجائیں تو کیا سانا منظر ہو گا۔

توضیح مطالب

اسے دیکھ کر خوش نصیب نیکوکار تہجد گزار دلہے کی زبان بے ساختہ سبحان اللہ،
 سبحان اللہ پکارنے لگے گی اور دل تعجب میں مبتلا ہو جائے گا اور آنکھیں حیران رہ
 جائیں گی چنانچہ اس کے دیدار سے دل کو وہی سرور اور لطف حاصل ہو گا جو شب
 زفاف سے حاصل ہوتا ہے لیکن یہاں تو یکے بعد دیگرے دو خوشیاں اکٹھی ہو گئیں
 ایک لذت دیدار اور دوسری لذت وصال ایک سے بڑھ کر ایک۔ جب وہ چاند جیسی
 دلہن اس سورج جیسے دلہے کے سامنے آئے گی تو بتاؤ وہ منظر کیسا خوش نما اور سانا ہو
 گا!

- ۸۷ قَسِيلِ الْمُتِمِّمِ هَلْ يَعْلُ الْقَبْرُ ○ عَنِ صَبِّهِ وَتَقْبِيلِ وَعَنْ لَقَائِهِ
 ۸۸ وَسَبِيلِ الْمُتِمِّمِ أَيْنَ خَلْفَ صَبْرَةَ ○ فِي أَبِي وَادِ آمَ بِأَيِّ مَكَانٍ
 ۸۹ وَسَبِيلِ الْمُتِمِّمِ كَيْفَ حَالَتُهُ وَقَدْ ○ مُلِئَتْ لَهُ الْأَذْنَانُ وَالْعَيْنَانُ
 ۹۰ مِنْ مَنَاطِقِ زَقَّتْ حَوَاشِيَهُ ○ كَمْ بِهِ لِلشَّمْسِ مِنْ جِرَانٍ
 نَهْرًا وَسَبِيلِ الْمُتِمِّمِ كَيْفَ عَمِشَتْهُ إِذَا ○ وَهَمَّا كَجَلَى لِقَائِهِمَا خَلْوَانِ

۸۷ اب اس عاشق سے پوچھتا کیا وہ اس موقع پر سینے سے لگانے اور بوسہ لینے اور چستی دکھانے سے مبر کر سکے گا۔

۸۸ اور پوچھتا کہ اس کا مبر کس وادی یا کس جگہ رک گیا۔

۸۹ اور اس عاشق سے پوچھتا کہ جب اس کے کان اس کی نرم نگوڑوں اور آنکھیں

۹۰ سورج کی طرح چمکتے چہرے کے دیدار سے بھر جائیں گے تو اس کا کیا حال ہو جائے

گا۔

اور اس سے پوچھتا کہ جب وہ دونوں الگ خیمے میں اپنے بستر پر ہوں گے تو گزران
 تو سب امتیازی ہوگی۔

فرماتے ہیں کہ جو نیکو کار عاشق اپنے رب کو راضی کرنے اور ان کے حصول کے لیے ساری عمر صدقہ و خیرات اور سردیوں کی راتوں میں نرم گرم بستر سے اٹھ کر تہجد ادا کرتا رہا ہو اور دنیا کے اسباب زینت سے مبر کر کے اپنے رب کی جنت پر راضی ہو گیا ہو تو کیا وہ اپنے رب کے انعام کو دیکھ کر مبر کر سکے گا؟ بھلا وہ موتیوں کے جڑاؤ والے خیمے کے اندر تنہائی میں اسے سینے سے لگانے یا اس کا بوسہ لینے یا خواہش پوری کرنے کے لئے سرعت دکھانے سے باز رہ سکے گا اور اس حور کے دل سے پوچھتا کہ جب وہ اس کے پھول کی پتیوں جیسے نازک ہونٹوں سے سر ملی اور شیریں آواز سے گایا چاند کی طرح دکتے ہوئے چہرے کو دیکھے گا تو مبر کر سکے گا اور یہ بھی پوچھتا کہ جب وہ دونوں سونے اور چاندی کی تاروں سے بنے ہوئے کھانوں پر ہبز اور نرم قالینوں پر نیک لگا کر بیٹھے ہوں تو وہ زندگی کیسی زندگی ہوگی۔

- ۹۲ بَسًا لَطَانٍ لَّائِنًا مَسْجُورَةٌ ○ مِّنَ مَّعْنُومٍ كُنَّظِيمٌ جُمَانٍ
- ۹۳ وَصَلِ الْمُتِمَّمِ كَيْفَ مَجْلِسُهُ مَعَهُ ○ الْمَحْبُوبِ لِي رُوحٍ كَوْلِي رَبِّعَانَ
- ۹۴ وَتَدُّ وَرْدُ كَأَسَاتِ الرَّحِيقِ عَلَيْهَا ○ بِأَكْثِ أَلْمَارِ مِنَ الْوِلْدَانِ
- ۹۵ بِنْتَا زَعَانِ الْكَأَسِ هَذَا مَرَّةً ○ وَالْخَوْدُ أُخْرَى ثُمَّ بَنَتَكْنَانَ
- ۹۶ لَقِضْتُهَا وَتَضَّمْتُ أَرَابَتَ ○ مَعْشُوقِينَ بَعْدَ الْبُعُو بَلَّتِيَانِ

ترجمہ

- ۹۲ دونوں میاں بیوی لڑی میں پروے ہوئے موتیوں کی طرح ہونٹوں سے موتی بکھیر رہے ہوں گے۔
- ۹۳ اور عاشق سے پوچھتا کہ اس کی مجلس، ناز و نعت اور خوشبودار ہوا میں محبوب کے ساتھ کیسی ہوگی۔
- ۹۴ جب سر بہر خوش دار شراب کے جام، چاند جیسے غلمان کی ہتیلیوں کے ذریعے ان کے درمیان گھوم رہے ہوں گے۔
- ۹۵ یہ دونوں ایک دوسرے پر لپکیں گے جامائے شیریں کی چیمنا چھٹی کر کے گاؤ تکیے پر نیک لگائیں گے۔
- ۹۶ یہ دونوں ایک دوسرے کو بازوؤں میں لے کر باہم گلے ملیں گے یہ اس سے لپٹ جائے گا وہ اس سے لپٹ جائے گی کیا خیال ہے جب دونوں عاشق اور معشوق لمبی جدائی کے ملاقات کریں۔

توضیح مطالب

فرماتے ہیں کہ جب نوخیز حسین و جمیل دلہنا اپنی خوبصورت دو شیرازہ سے خوش گپیاں لگائے گا تو دونوں کے منہ سے موتیوں کی طرح صاف شفاف اور شہد کی طرح میٹھے قطرات لبدہ گر رہے ہوں گے ذرا سخاوت کے دریا بہانے والے سخی اور سردیوں میں نرم و گرم بستر سے اٹھنے والے تہجد گزار اور دین اسلام کے غلبے کے لیے

شیر کی طرح جان دینے والے شہید سے پوچھنا کہ اس کی مجلس ایسے محبوب کے ساتھ کس خوبی سے گزرے گی جس کے چاروں طرف سامان عیش و طرب پھیلا ہو گا اور بھینی بھینی خوشبودار ہوا چل رہی ہو گی اور چاند سے بچے ان کے درمیان چھلکتے ہوئے جام لے کر چل رہے ہوں گے۔

قرآن میں ہے **بِتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأَنَّهَا لَفُتُونٌ** وَلَا تَأْتِيهِمْ كَهَيْئَةِ الْغَمَاتِ
کریں گے نہ گناہ کی البتہ محبت کے انداز میں چھینا چھپی کریں گے پھر ٹیک لگا کر بیٹھیں گے اور جذبات شوق کی تکمیل کے لیے

- ۹۷ حَابَ الرَّقِيبِ وَحَابَ كُلِّ مُنْكَرٍ ○ وَعَمَّا يَتُوبُ الْوَصِلَ مُشْتَمِلَانِ
 ۸۹ اَتْرَاهُمَا ضُجْرَيْنِ مِنْ ذَا ○ الْعَيْشِ لَا وَحْيَاةَ زَكَ مَا عَيْبًا فَسَجْرَانِ
 ۹۹ وَيَزِيدُ كُلُّ مِنْهُمَا حُبًّا ○ لِحَا حَبِيبٍ جَلِيدٌ سَائِرِ الْأَزْمَانِ
 ۱۰۰ وَوَصَالُهُ يَكْسُو حَبًّا بَعْدَهُ ○ مُتَسَلِّلاً لَا يَنْتَهِي بِزَمَانِ

ترجمہ

- ۹۷ وہاں رقیب بھی غائب ہو گا اور تکذبی محسوس کرنے والا بھی اور وہ دونوں وصال کے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے۔
- ۹۸ کیا خیال ہے ہے بھلا وہ دونوں: زندگی سے اکتاہٹ محسوس کریں گے نہیں، نہیں اور تیرے رب کی قسم وہ کبھی نہ اکتائیں گے۔
- ۹۹ اور ان دونوں میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کی نئی سے نئی محبت میں ہمیشہ بڑھتا رہے گا۔
- ۱۰۰ اور اس حور کا ہر وصال اپنے بعد جدید محبت کا لباس پہنائے گا اور محبت کا یہ عمل مسلسل جاری رہے گا کبھی منقطع نہیں ہو گا۔

توضیح مطالب

یہ خوشگوار زندگی ان نیکو کاروں کو نصیب ہوگی جو اس دنیا میں سحری کے وقت اٹھ کر اندھیرے میں اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی حلال طریقے سے کمائی ہوئی دولت کو اس جنت کے طمع میں اور دوزخ سے بچنے کے لیے خدا کے نام پر صدقہ کر دیتے ہیں اور گیڈروں کی طرح بزدلی سے مرنے کی بجائے راہ خدا میں جہاد کر کے شیروں کی طرح جان دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيسُ ظَنَّهُ
فَاتَّبَعُوهُ اِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

قبر پرستی کے فرعون

کیلئے

شیطان کی ہوش با تدبیریں

ترجمہ و تفہیم

عبدالحکیم سلفی فاضل
جامعہ سلفیہ
فیصل آباد
فاضل جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ
ایم ایے پنجاب یونیورسٹی لاہور

تالیف

عمرہ المحدثین قدوة السالکین
حجۃ الاسلام امام ابو بکر ابن قیم
الجبوزلیتہ دمشقی

فَنَدَانِ سُولٍ مَقْبُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةً كَمَا رَأَيْتُمُوهُ فِي أَصْلَاحِهِ
(بخاری شریف)



ماخوذ
از جواہر فریدی سوانح حیات بابا فرید الدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ
مکتوبہ ۱۰۳۳ ھجری

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ
عبدالحجیر سلفی

تأليف

فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ فاضل جامعہ محمدیہ
گوجرانوالہ۔ ایم اے پنجاب یونیورسٹی لاہور

حضرت مخدوم دیوان علی صغیر حشتی مرحوم
نیز زادہ حضرت بابا فرید گنج شکر

فیضانِ الیقین

۱۷- اردو بازار لاہور

- ☆ مناقب حضرت ابو بکر صدیق
 ☆ مناقب حضرت عمر فاروق
 ☆ مناقب حضرت عثمان غنی
 ☆ مناقب حضرت علی المرتضیٰ
 ☆ جواہر ہارے (بارہ مفید مسائل کا مجموعہ)
 ☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل و برکات
 ☆ یس دلن - ماثرنا مگر کون؟ (عالم الغیب و اشملہ)
 ☆ تقریر سنی
 ☆ بدعات بحیث ولادت
 ☆ رسومات مسلم میت (تیجہ، ساتواں، دسواں، چہلم، برسی)
 ☆ تحفہ النکاح
 ☆ دراشت کے مسائل
 ☆ پنجمہ شریف مترجم مع مستون اور اردو وظائف
 ☆ تقریر سنی کے فروغ کے لیے شیطان کی ہوشربا تدبیریں
 ☆ جعل القرآن
 ☆ کتاب العلوۃ (نماز کے مسائل)
 ☆ کتاب الطہارۃ (طہارت کے مسائل)
 ☆ کتاب اتباع السنۃ (اتباع سنت کے مسائل)
 ☆ کتاب الزکوٰۃ (زکوٰۃ کے مسائل)
 ☆ کتاب التوحید (توحید کے مسائل)
 ☆ کتاب السیام (روزوں کے مسائل)
 ☆ کتاب الجہاد (جہاد کے مسائل)
 ☆ کتاب صلوات علی النبی (درود شریف کے مسائل)
 ☆ کتاب الحج والعمرو (حج اور عمرہ کے مسائل)
 ☆ کتاب الدعاء (دعا کے مسائل)
 ☆ کتاب الجملہ (جملہ کے مسائل)
 ☆ مسلمان عورت اور اسلامی پردہ
 ☆ حلالہ کی شرعی حیثیت
 ☆ یک صد مسائل قرآنی امام لاناہیاء کی لہنی
- مولانا روشن دین ڈسکوی
 مولانا روشن دین ڈسکوی
 مولانا روشن دین ڈسکوی
 مولانا روشن دین ڈسکوی
 پروفیسر نور محمد چوہدری
 پروفیسر نور محمد چوہدری
 پروفیسر نور محمد چوہدری
 پروفیسر نور محمد چوہدری
 پروفیسر نور محمد چوہدری
 حضرت مولانا ابراہیم پالن پوری
 مولانا عبد السلام بسوی
 خالد محمود کیلانی
 مولانا عبد الجبار سلفی
 مولانا اشرف علی تھانوی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 محمد اقبال کیلانی
 مولانا محمد اشرف سلیم
 رانا محمد شفیع خان پٹواری
 مولانا محمد اشرف سلیم

1

—

1